اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں

(سفر نامہ یمن)

(صاحبزادہ) محمد نعیم اللہ نوری

اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں

(سفرنامہ یمن)

(صاحبزادہ) محمد نعیم اللہ نوری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

Marfat.com

کتاب	اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں (سفرنامہ یمن)
تصنیف	(صاحب زادہ) محمد نعیم اللہ نوری
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف
کمپیوٹر کوڈ	Mohib\Yaman\Final.inp
سال اشاعت	جمادی الآخرہ ۱۴۳۰ھ/ جون 2009ء
صفحات	160
مطبع	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف

98179

سٹاکسٹ

1. انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور شریف، ضلع اوکاڑا
2. ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
3. فرید بک سٹال، 38- اردو بازار، لاہور
4. شبیر برادرز، زبیدہ سنٹر، 40- اردو بازار، لاہور
5. مکتبہ اشرفیہ، منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ

ISBN 969-9079-19-1

9 789699 079191

Marfat.com

اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں

(سفرنامہ یمن)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَـهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكْ

Marfat.com

فہرست

حرفِ محبت	۱۱
تریم	۲۳
دارالمصطفیٰ	۲۵
علامہ عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ	۲۵
دورۂ تصوف	۲۷
چالیس روزہ دورۂ تصوف کے معمولات	۲۸
بعد نماز فجر اذکار و معمولات	۲۹
ناشتہ	۳۱
تعلیم و تدریس	۳۳
نماز ظہر	۳۳
ظہرانہ	۳۴

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَـہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

Marfat.com

فہرست

حرفِ محبت	۱۱
تریم	۲۳
دارالمصطفیٰ	۲۵
علامہ عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ	۲۵
دورۂ تصوف	۲۷
چالیس روزہ دورۂ تصوف کے معمولات	۲۸
بعد نماز فجر اذکار و معمولات	۲۹
ناشتہ	۳۱
تعلیم و تدریس	۳۳
نماز ظہر	۳۳
ظہرانہ	۳۴

Marfat.com

دیوان حداد کا درس	۳۵
امام حداد	۳۵
الإمام أبو عبد الله المحاسبی	۳۶
اصلاحی لیکچرز	۳۸
محفل میلاد	۳۹
ایصال ثواب	۴۰
اذان اور درود و سلام	۴۲
شیخ سالم الشاطری سے ملاقات	۴۳
صحیحین و دیگر کتب کی اجازت	۴۴
بخاری شریف کی اعلیٰ سند	۴۶
سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار کی حاضری	۴۸
احقاف	۵۰
قوم عاد	۵۱
عذاب الٰہی	۵۳
عمر	۵۶
مزار مبارک	۵۶
حاضری کا پروگرام	۵۷
سیدنا ہود علیہ السلام کا عرس	۵۸
وادیٔ احقاف کا سفر	۶۰
وادیٔ احقاف کے نقشے کا عکس	۶۱
صاحب درود تاج	۶۲

Marfat.com

آداب حاضری ۶۲
روضہ مبارکہ ۶۳
جامع المحضار کی زیارت ۶۴
عمر المحضار ۶۴
محفل میلاد ۶۵
سیئون میں محفل ختم بخاری ۶۷
سیدنا الامام المہاجر ۶۸
سیر و تفریح ۷۱
دار الحجر۔۔۔تاریخی قلعہ ۷۳
نیشنل میوزیم ۷۶
صنعاء ۷۷
حُدَیْدَہ ۸۰

تصاویر (۸۱تا۹۶)

دار المصطفیٰ (تریم) کا ایک گیٹ ۸۱
مسجد المحضار کا ۵۷ا میٹر بلند و بالا مٹی اور چونے سے بنا منار ۸۲
دار المصطفیٰ تریم ۸۲
شیخ ابوبکر سالم (صاحب درود تاج) اور دیگر صلحاء کے مزارات ۸۳
نہر ۸۳
سیدنا ہود علیہ السلام کا مزار ۸۴
سیدنا ہود علیہ السلام کی قبر کا بقیہ حصہ، جو مزار سے اوپر تک جاتا ہے ۸۴
ناقہ نامی چٹان، جس کے نیچے علماء وعظ کرتے ہیں ۸۵

Marfat.com

مزار ہود علیہ السلام سے ملحقہ بستی جو سال میں ایک ہی مرتبہ آباد ہوتی ہے	۸۵
امام دار الهجرة کا مزار	۸۶
امام دار الهجرة کا مزار کی لوح	۸۶
دار الحجر (صنعاء)	۸۷
دار الحجر کی چھت سے لی جانے والی ایک تصویر (صنعاء)	۸۷
یمنی خنجر اور دیگر اشیاء کی ایک دوکان (صنعاء)	۸۸
نیشنل میوزیم (صنعاء)	۸۸
ایک مخطوط (صنعاء)	۸۹
جامعہ شیخ مرعی کے ہاسٹل کا ایک منظر (حدیدہ)	۸۹
جامعہ شیخ مرعی کے ہاسٹل کا ایک منظر (حدیدہ)	۸۹
سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مزار (زبید)	۹۰
سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی قبر (زبید)	۹۰
سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک قبر (زبید)	۹۱
درخت کے سایہ میں امام ابو بکر الحداد رضی اللہ عنہ کی قبر (زبید)	۹۱
محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر (زبید)	۹۲
زبید کی بیرونی دیوار	۹۲
جبل صبر سے تعز کا خوب صورت نظارہ (تعز)	۹۲
فندق جبل صبر (تعز)	۹۳
فندق جبل صبر کا صحن (تعز)	۹۳
مسجد معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (تعز)	۹۴
ابوبکر عدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار (عدن)	۹۴

Marfat.com

جامعہ ابوبکر عدنی ۹۴

جبل ربی سے اِب کا خوبصورت نظارہ (اب) ۹۵

مسجد اَبان (عدن) ۹۵

مسجد اَبان کا منار (عدن) ۹۵

شہر کے وسط میں بہنے والی ندی کا خوب صورت نظارہ (مکلا) ۹۶

شہر کے وسط میں بہنے والی ندی کا پل (مکلا) ۹۶

پانچ منزلہ کچی تاریخی عمارات ۹۶

جامعة دار العلوم الشرعية ۹۸

شیخ الجامعہ سے ملاقات ۹۹

ناظم تعلیمات سے ملاقات ۱۰۱

زَبِیْد ۱۰۳

دعوت ولیمہ ۱۰۵

زیارات ۱۰۶

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ ۱۰۷

خیر التابعین ۱۰۸

حضرت عمر اور حضرت علی (رضی اللہ عنہما) کی ملاقات ۱۰۹

ابن حیان سے عارفانہ گفتگو ۱۱۱

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱۴

عبادت ۱۱۴

شہادت ۱۱۵

Marfat.com

منقبت حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ	۱۱۷
سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ	۱۱۸
اقوال اَبو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ	۱۲۲
محمد بن یعقوب الفیروزآبادی	۱۲۴
الإمام أبوبکر الحداد	۱۲۶
حنفی مفتی محمد قاسم صاحب سے ملاقات	۱۲۷
تَعِز	۱۳۰
مسجد حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	۱۳۳
جبل صبر	۱۳۵
اِب	۱۳۸
جبل ربّی	۱۳۸
عدن	۱۳۹
سیدنا امام ابوبکر العدنی	۱۴۰
مسجد اُبان	۱۴۱
شیخ السید صادق محمد العیدروس سے ملاقات	۱۴۲
مُکَلّا	۱۴۴
دورۂ تصوف کی اختتامی تقریب	۱۴۶
یمن سے واپسی کا سفر	۱۴۷
اسناد و اجازات	۱۵۳ تا ۱۶۰

Marfat.com

حرفِ محبت

حرمین شریفین زادھما شرفاً کے بعد جس خطۂ زمین کو سب سے زیادہ شرف و اعزاز نصیب ہوا، وہ یمن ہے --- یہ انبیاء کرام، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، علماء، صلحاء اور صوفیہ کی سرزمین ہے --- احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل آتے ہیں، چند احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

((إِنَّ الْإِيْمَانَ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةَ يَمَانِيَةٌ، وَأَجِدُ نَفَسَ رَبِّكُمْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ))---

[المعجم الاوسط للطبرانی، جلد۵، صفحہ۳۳۵، حدیث نمبر۴۶۵۸]

"بے شک ایمان یمن کا ہے، حکمت یمن کی ہے اور مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب (ﷻ) کی خوشبو آتی ہے"---

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا))---

"اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈال دے، اے اللہ! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے"---

اس پر بعض لوگوں نے نجد کے لیے دعا کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ))---

"وہاں سے زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے اور یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا"---

[تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر، جلد۱، صفحہ۱۰۲]

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عیینہ بن حصن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اہل نجد کی تعریف کرتے ہوئے انہیں بہتر لوگ قرار دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ))---[مسند امام احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۳۸۷]

Marfat.com

''تم غلط کہہ رہے ہو بلکہ سب سے بہتر لوگ تو اہلِ یمن ہیں، ایمان یمنی ہے''---

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((انا یمان))---[مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۴۳]

''میں یمنی ہوں''---

حضور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی اہل یمن کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ آپ کے اس فرمان کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ عربوں کے جد امجد قحطان کے بیٹے کا نام یمن تھا، چوں کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، اس نسبی تعلق کی بنا پر حضور ﷺ نے خود کو یمنی کہا--- مزید براں یہ کہ حضور ﷺ نے اہل یمن کے اخلاق و اطوار کو پسندیدہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ''میں بھی یمنی ہوں''---

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الإیمانُ یمانٍ، وَھُمْ مِنّی و إلَیَّ، و إنْ بعُدَ منھم المربع، و یُوشك أن یأتو کم أنصاراً و أعواناً، فآمر کم بھم خیراً))---

[مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۵۵]

''ایمان یمنی ہے اور اہلِ یمن مجھ سے ہیں۔ وہ اپنی رہائش کے اعتبار سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں، ان کا رخ میری طرف ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل یمن تمہارے مددگار بن کر آئیں گے، میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں''---

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل یمن کا وفد حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں

Marfat.com

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ))---

[صحیح مسلم کتاب الایمان، باب تفاضل اهل الایمان و رجحان اهل یمن فیه، حدیث ۹۰]

"تمہارے پاس یمن کے لوگ آتے ہیں، جن کے دل بہت نرم اور رقت والے ہیں--- ایمان یمن کا ہے اور حکمت یمنی ہے--- کفر کا گڑھ (مدینہ کے) مشرق میں ہے"---

واضح رہے کہ مدینہ منورہ کے مشرق میں صوبہ نجد ہے، جسے حضور ﷺ نے کفر کا گڑھ قرار دیا--- ایک اور حدیث میں فرمایا:

حیث یطلع قرنا الشیطن--- [مصدر سابق، حدیث ۸۱]

"اس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے"---

اس سے مراد ایسے دو شخص ہیں جن سے زبردست گمراہی پھیلنی تھی--- چناں چہ نجد سے پہلی صدی ہجری میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا ظہور ہوا، جب کہ بارہویں صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا---

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَأَنَّهُمُ السَّحَابُ، هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ))---

"تمہارے پاس اہل یمن بادلوں کی طرح آئیں گے، وہ سارے اہل زمین سے بہتر ہیں"---

Marfat.com

ایک انصاری صحابی نے پوچھا یارسول اللہ! کیا ہم سے بھی؟ آپ نے جواب نہ دیا، دوسری مرتبہ پھر یہی سوال کیا، تو آپ خاموش رہے، تیسری بار پوچھنے پر آپ نے آہستہ سے فرمایا:

((الا انتم))---"سوائے تمہارے"---

[مسند امام احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۸۴]

محب رسول ﷺ حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی یمن سے ہے، جنہیں حضور ﷺ نے "خیر التابعین" کے لقب سے معزز فرمایا---

حضور ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری سے سیکڑوں برس پہلے آپ کی محبت کے اسیر تبع اوّل حمیری کا تعلق بھی یمن سے تھا، جنہوں نے کتب سماویہ کے علماء سے حضور ﷺ کا ذکر خیر سن کر شہر محبت نگر مدینہ منورہ کی بنیاد رکھی اور چار سو علماء کے لیے رہائش گاہیں اور حضور ﷺ کے لیے دو منزلہ مکان تعمیر کرایا---

نیز حضور ﷺ کے نام عریضہ تحریر کیا، جو نسل در نسل اہل مدینہ کے ہاں محفوظ رہا---

جب حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف آور ہوئے، تب یہ خط حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا---آپ نے وہ خط اپنے غلام ابولیلیٰ کو دے کر مکہ مکرمہ بھجوایا اور ساتھ ہی ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لانے کی دعوت پیش کی---

حضور ﷺ نے پہلے سے کسی تعارف کے بغیر خود ہی فرمایا، تم ابولیلیٰ ہو اور تبع حمیری کا خط لے کر آئے ہو؟---اس پر ابولیلیٰ ششدر رہ گئے---خط پڑھ کر حضور ﷺ نے اظہار مسرت فرمایا---

قرآن کریم میں بیان کیے گئے بعض عبرت خیز اور ایمان افروز واقعات کا تعلق بھی

Marfat.com

یمن سے ہے، مثلاً قوم ہود کا تذکرہ ہو یا حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کا اپنے دربار میں ملکہ سبا کے تخت منگوانے کا واقعہ --- سبھی کا تعلق یمن ہی سے تھا ---

غرض یمن ایک قدیم ملک ہے، جس کا تذکرہ زبان رسالت مآب پر بارہا آیا ---

اہل یمن کو دعوت اسلام دینے کے لیے بھی خصوصی انداز اختیار کیا گیا، جس میں حضور ﷺ کے معجزے کا اظہار بھی ہوتا ہے --- آپ ﷺ نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تبلیغ اسلام کے لیے یمن روانہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، حضور! وہاں کے لوگ مشرک ہیں اور میری ان سے جان پہچان بھی نہیں ہے ---

تو آپ ﷺ نے فرمایا، میری ناقہ پر سوار ہو جایئے، جب تم یمن کے قریب گھاٹی پر چڑھو اور لوگ تمہارے استقبال کے لیے جمع ہو جائیں، تو تم نے بلند آواز سے کہنا ہے:

یَا حَجَرُ یَا مَدَرُ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یقرءُ عَلیکمُ السَّلامَ ---

''پتھرو، مٹی کے ڈھیلو، رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام فرماتے ہیں'' ---

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب یمن پہنچے اور لوگ استقبال کے لیے اکٹھے ہو گئے تو آپ نے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل بجالاتے ہوئے بلند آواز سے درج بالا کلمات کہے:

فَارْتَجَّتِ الْاَرْضُ وَ قَالُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ السَّلَامُ --- [جامع مسانید امام اعظم، جلد ۱، صفحہ ۱۳۰، مرتبہ علامہ خوارزمی]

''زمین گونج اٹھی، پتھروں اور ڈھیلوں نے جواب دیا:

''اللہ کے رسول پر سلام'' ---

احادیث میں بیان کیے گئے فضائل اگرچہ محدثین کی توجیہ کے مطابق عہد نبوی کے اہل یمن کے ساتھ مخصوص ہیں، تاہم ان اعلیٰ اوصاف کی جھلک کسی نہ کسی رنگ میں

Marfat.com

اب بھی وہاں کے لوگوں میں موجود ہے---

یمن کی تاریخی، روحانی اور علمی حیثیت کے پیش نظر اہل ایمان کو یمن سے گونہ محبت ہے--- عزیزم مولانا محمد نعیم اللہ نوری ﷾ کو جب یمن کے دینی ادارے "دار المصطفیٰ" میں شروع ہونے والے دورۂ تصوف میں شمولیت کی دعوت ملی تو احقر نے یمن جانے کی فی الفور اجازت دے دی--- واپسی پر احباب کے اصرار اور میرے ایماء پر اپنے اس سفر کے بعض احوال رقم کیے--- جس کا بیش تر حصہ "نور الحبیب" میں قسط وار چھپ چکا ہے--- اب یہ "اویس قرنی کے دیس میں" کے نام سے شائع ہو رہا ہے---

اللہ تعالیٰ ﷻ اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور عزیز القدر ﷾ کے علمی و روحانی ذوق وشوق میں روز افزوں اضافہ فرمائے---

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ و سلم علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین

محمد محبّ اللہ نوری

مدیر اعلیٰ ماہ نامہ نور الحبیب بصیر پور

۱۷ر جون ۲۰۰۹ء

Marfat.com

((اِنَّ الْاِیْمَانَ یَمَانٍ وَ الْحِکْمَۃَ یَمَانِیَۃٌ، وَ اَجِدُ نَفَسَ رَبِّکُمْ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ))---

[المعجم الاوسط للطبرانی، جلد۵، صفحہ۳۳۵، حدیث نمبر۴۶۵۸]

"بے شک ایمان یمن کا ہے، حکمت یمن کی ہے اور مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب (عزوجل) کی خوشبو آتی ہے"---

Marfat.com

جمعہ ۲۷ر جون ۲۰۰۸ء، رات ۰۰ : ۱۰ بجے، ایمریٹس (Emirates) ائیر لائن کا طیارہ EK-603 کراچی ایئرپورٹ سے دبئی کے لیے روانہ ہوا۔ طیارہ ڈیڑھ گھنٹا کی پرواز کے بعد دبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ ساڑھے سات گھنٹے کے طویل قیام کے بعد اگلے دن صبح ۰۰ : ۷ بجے دبئی ائیر پورٹ سے ایمریٹس ائیر لائن EK-961 کا طیارہ یمن کے دار الحکومت صنعاء کی طرف روانہ ہوا اور پونے دو گھنٹا بعد صنعاء لینڈ کر گیا۔

یہ ہفتہ کا دن تھا، تیز دھوپ تھی اور موسم ''مری'' کی طرح ٹھنڈا اور خوش گوار تھا۔

صنعاء یمن کا دار الحکومت ہے، یمن اسلامی ملک ہے، ملک کی اکثریت اہل سنت و

Marfat.com

جماعت سے تعلق رکھتی ہے، یہاں فقہ شافعی رواج پذیر ہے۔ یمن کی کرنسی ریال ہے اوران دنوں ۱۰۰ ڈالر کے 19970 ریال ملتے ہیں۔ مہنگائی پاکستان کی نسبتاً کم ہے اور اشیاء اتنی زیادہ مہنگی نہیں ہیں۔ پورے ملک میں خواتین برقع اوڑھ کر باہر نکلتی ہیں اور نقاب پہنتی ہیں۔ یمن، صنعاء اور عدن جیسے بڑے شہروں میں بعض خواتین چہرہ ننگا رکھتی ہیں۔ مغربی تہذیب کے زیراثر عام خواتین خصوصاً یونی ورسٹی کی طالبات برقع کے نیچے جنیز اور شرٹ پہنتی ہیں، مقامی لباس کم ہی پہنا جاتا ہے۔ گھروں میں عموماً اتنا مختصر لباس پہنا جاتا ہے جو ہمارے ہاں سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ یمن کے بہت سے علاقے سخت گرم جب کہ بعض سرسبز اور ٹھنڈے ہیں۔ لوگ دوسرے ممالک سے آنے والوں کو عزت دیتے ہیں، خصوصاً پاکستانیوں کا بہت زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔ چھوٹی داڑھی کی بیماری دیگر عرب ممالک کی طرح یہاں بھی عام ہے اور اکثر علماء کی داڑھیاں بھی خفیف ہیں۔ بڑی داڑھی والے کو عموماً شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ کہیں یہ وہابی تو نہیں۔

نماز کا اہتمام نسبتاً زیادہ ہے، عام لوگ بھی نماز کے لیے مسجد میں بکثرت حاضر ہوتے ہیں۔ مساجد میں اذکار و اوراد بھی مروّج ہیں۔ خاص طور پر تریم میں تو بچوں کو اوراد و اذکار زبانی یاد ہوتے ہیں۔

ناشتہ اور رات کے کھانے میں عموماً لوگ لوبیہ (فول) کھاتے ہیں اور دوپہر کو چاول، روسٹ وغیرہ کھایا جاتا ہے۔ ہوٹلز میں صبح، دوپہر اور رات کو بڑی روٹی بھی دستیاب ہوتی ہے، جس پر ہلکا سا گھی اور کلونجی کا چھٹا لگایا ہوتا ہے۔ ہلکی مرچ استعمال کی جاتی ہے۔ ان کے ہاں پکا ہوا مرغی کا سالن دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہوتا، کچے شوربہ میں ڈبکیاں کھاتی ہوئی سری سمیت سالم مرغی، اچھے خاصے موڈ کو خراب کر دیتی ہے۔

Marfat.com

ہر علاقہ کا مخصوص کلچر ہوتا ہے، ہمارے ہاں صوبہ سرحد اور میاں والی کے لوگ ہمہ وقت بدبودار نسوار منہ میں ڈالے رکھتے ہیں، اسی طرح یہاں کے اکثر لوگ ہر وقت "گھات" کھاتے رہتے ہیں۔ تمباکو کی طرح ہرے بھرے بدبودار پتے مسلسل منہ میں ڈال کر چباتے رہتے ہیں، خواہ دیہاتی ہوں یا شہری، عام لوگ ہوں یا علماء، ان کے بقول گھات کھانے سے دماغ روشن اور چست رہتا ہے مگر ہم اس چستی اور روشنی سے دور بہتر--- یہاں چائے، قہوہ، دودھ پتی سب چلتا ہے۔ پان بھی کھایا جاتا ہے مگر خالی پتہ اور سپاری پر مشتمل پان تھما دیا جاتا ہے، جسے لوگ شوق سے کھاتے ہیں مگر ہمارے ہاں کے پان کے کیا کہنے۔

ہفتہ کے دن ہوٹل میں قیام کیا اور اگلے دن دوپہر دو بجے حضرموت کے شہر تریم کے لیے بذریعہ بس روانہ ہوئے۔ یاد رہے کہ یمن میں بس کے شیڈول صباحاً، مساءً ہیں، یعنی 5:00 بجے صبح یا 2:00 بجے ظہر اور 5:00 بجے شام، جب کہ ہمارے ہاں تو عموماً ہر گھنٹا بس سروس کی سہولت ہوتی ہے۔

صنعاء سے تریم کی مسافت ۹ رگھنٹا ہے، راستے میں مختلف چیک پوسٹوں پر غیر ملکیوں کے پاسپورٹ، جب کہ مقامی لوگوں کے شناختی کارڈ سختی سے چیک کیے جاتے ہیں۔ دیگر عرب ممالک کی طرح یمن میں بھی مقامی باشندوں پر ہر وقت شناختی کارڈ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

صنعاء سے تریم کی جانب تقریباً ۴ رگھنٹے کے فاصلے پر ایک شہر بلقیس مآرب آتا ہے، جو خصوصاً غیر ملکی سیاحوں کے لیے حساس علاقہ ہے۔ یہاں اثنی عشریہ شیعہ کافی تعداد میں رہائش پذیر ہیں اور حکومت کے خلاف فتنہ فساد کی فضا پائی جاتی ہے، اس لیے تریم سے

Marfat.com

صنعاء جانا ہو یا صنعاء سے تریم آنا ہو، سخت تلاشی کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، خصوصاً مقامی لوگوں کو، لیکن ہم پاکستانیوں کو ہر جگہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

رات 11:00 بجے ''سیئون'' پہنچ گئے۔سیئون قدیم شہر ہے، اس میں ائیر پورٹ بھی ہے اور اس میں چار پانچ منزلہ کچی عمارات بکثرت ہیں۔

حضر موت کے علاقے میں جتنے بھی شہر ہیں، ان میں مکان اسی طرح ہی تعمیر کیے جاتے ہیں کہ باہر سے عمارت کچی ہوتی ہے جس پر گارے کا لیپ چڑھا ہوتا ہے، جب کہ اندر سے مکان چونا وغیرہ سے پلستر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں اچھی خاصی کمی ہو جاتی ہے۔

سیئون سے بذریعہ ٹیکسی سوا گیارہ بجے رات ہم تریم پہنچ گئے، جہاں مدرسہ ''دار المصطفیٰ''میں دورۃ التصوف کا آغاز ہونے والا تھا۔

•

98179

Marfat.com

تریم

تریم ---حضر موت کا شہر ہے، جو ملجأ العلم والعلماء ہے۔اس شہر میں سیکڑوں علماء، فضلاء اور مشائخ مدفون ہیں۔آج بھی تریم ہزاروں تشنگان علم کو سیراب کر رہا ہے، فقہ شافعی کی عمدہ تدریس بھی تریم میں ہی میسر ہے، کتنے ہی فقہاء تریم کی سرزمین پر فقہ شافعی کی اشاعت میں مصروف ہیں۔سادگی اور ملن ساری علماء تریم کے روشن چہروں سے عیاں ہے۔

''تریم'' پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا شہر ہے، حضر موت کے علاقہ میں جتنے بھی شہر آتے ہیں، تقریباً سب ہی خشک، مٹیالے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ ان علاقوں میں بسنے والی اقوام پر سیلاب کی صورت میں عذاب الٰہی نازل ہوا تھا، جس کے کیچڑ سے یہ پہاڑ وجود میں آئے۔موسم گرما میں درجہ حرارت 45 سے 50 ڈگری تک ہوتا ہے۔ان شہروں میں خشک گرمی پڑتی ہے، موسم سرما کی طرح سخت گرمی میں بھی ہونٹ پھٹ جاتے ہیں، اس لیے روزانہ رات کو ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر ویزلین لگانا پڑتی ہے۔خشک گرمی کے باعث پسینہ نہیں آتا۔زمین سے نکلنے والا پانی بھی گرم ہوتا ہے، اس لیے دن ہو یا رات، اچھے خاصے گرم پانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے،

Marfat.com

جس سے وضو یا غسل خاصے مجاہدے کا کام ہے۔

29/جون، دوپہر 2 بجے صنعاء سے سیئون بذریعہ بس روانہ ہوئے اور رات 11/ بجے "سیئون" پہنچ گئے۔ "سیئون" نسبتاً بڑا شہر ہے، اس میں ائیر پورٹ بھی ہے، دارالحکومت صنعاء کے لیے روزانہ ایک پرواز جاتی ہے اور دورہ تصوف کے اختتام کے موقع پر دن میں دو پروازیں جاتی ہیں۔

بس سے اترنے کے بعد ٹیکسی پکڑی اور آدھ گھنٹے میں تریم پہنچ گئے۔ رات محترم علامہ محمد انیس قادری کے ہاں قیام کیا۔

موصوف کراچی کے رہنے والے ہیں، ویزا سے داخلہ تک کا سارا انتظام انہوں نے احسن انداز سے کیا۔ نہایت ہی شفیق اور محتمل مزاج ہیں، پاکستان سے آنے والے طلباء کا حتی الامکان بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ ایئر پورٹ سے دارالمصطفیٰ تک ساتھ ساتھ رہے۔ صنعاء کے ٹھنڈے موسم سے نکل کر تریم کی فضا میں سانس لیتے ہی گرمی کی حدت کا کچھ اندازہ ہو گیا۔ اگرچہ آدھی رات بیت چکی تھی مگر ہلکی گرم لو اپنے وجود کا احساس دلا رہی تھی۔ گھر پہنچ کر عشاء کی نماز ادا کی، کھانا کھایا اور سو گئے۔ کمرہ ایئر کنڈیشنڈ تھا، اس لیے خوب نیند آئی۔ نمازِ فجر گھر میں ادا کی اور اس کے بعد کچھ دیر آرام کیا، 9 بجے ناشتے سے فارغ ہو کر پیدل ہی دارالمصطفیٰ روانہ ہوئے، کیوں کہ ان کا گھر ادارہ کے قریب ہی تھا۔ گھر کے ایئر کنڈیشنڈ ہونے کی وجہ سے موسم کا صحیح اندازہ نہ تھا، لیکن جوں ہی گھر سے باہر قدم رکھا تو تیز دھوپ اور گرم لو چل رہی تھی۔ یوں لگا جیسے دن کے 9 نہیں بلکہ 2 بجے ہوں، جیسے تیسے جلدی جلدی دارالمصطفیٰ پہنچ گئے۔

Marfat.com

دارالمصطفیٰ

دارالمصطفیٰ یمن کا مشہور تعلیمی ادارہ ہے۔ تقریباً 13 سال پہلے اس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ تھوڑے سے عرصہ میں اس کی شہرت یمن کے کونہ کونہ میں پھیل گئی۔

اس ادارہ کے بانی اور پرنسپل علامہ عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ ہیں۔

علامہ عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ

آپ کے جداعلیٰ فضیلۃ الشیخ ابوبکر بن سالم بلند پایہ عالم دین تھے، ان کے لکھے ہوئے درود تاج کا ایک ایک جملہ محبتِ مصطفیٰ سے مملو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے "درود تاج" کو قبولیت عامہ نصیب فرمائی ہے۔

علامہ عمر بن محمد بن سالم نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم شرعیہ کی تحصیل کے لیے متعدد علماء سے کسب فیض کیا۔ موصوف درمیانے قد، سفید مسکراتے چہرے اور وجیہ شخصیت کے حامل ہیں۔ پہلی ملاقات میں ہی ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔

Marfat.com

موصوف فن خطابت میں یکتا ہیں، جو شیلے انداز میں دلائل سے بھرپور خطاب کرتے ہیں۔ تصوف پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ہر سال دورہ میں تصوف کی قدیم کتب میں سے کسی نہ کسی کتاب کا درس دیتے ہیں۔ پچھلے سال عوارف المعارف، جب کہ اس سال ابوعبداللہ الحارث بن اسد المحاسبی (۲۴۳ھ) کی کتاب ''آداب النفوس'' کا درس دیا۔

موصوف شب و روز دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں۔ چوبیس گھنٹے میں شاید ہی چار، پانچ گھنٹے آرام کرتے ہوں گے۔ قوت حافظہ کا یہ عالم ہے کہ اوراد و وظائف زبانی یاد ہیں اور خطاب کرتے ہوئے بیسیوں آیات واحادیث اور اقوال صوفیہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

مدرسہ میں داخل ہونے کے بعد ضروری مراحل سے گزرنا پڑا، وہاں ہمارے ہاں کے اکثر مدارس کی طرح بے ترتیب نظام نہ تھا، بلکہ انتظامی شعبہ کسی اچھی یونی ورسٹی کی طرح انتہائی مظبوط و مربوط تھا۔ داخلہ فارم سے کمرہ کے حصول تک متعدد مراحل سے گزرنا پڑا اور تقریباً دو گھنٹے کے بعد بالآخر اپنے سامان کے ساتھ مقررہ کمرہ میں داخل ہوئے۔

دارالمصطفیٰ سہولیات کے اعتبار سے یمن کے اوّل درجہ کا دارالعلوم ہے۔ خوب صورت ہوادار بلڈنگ، عالی شان بڑی مسجد اور وسیع گراؤنڈ سے آراستہ ہے۔ ہاسٹل کا ہر کمرہ ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ ہاسٹل کے ہر بلاک کے کمروں کا سائز ایک ہی طرح کا ہے۔ مسجد بھی مکمل ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ مسجد کی لمبائی اور چوڑائی تقریباً 80×100 فٹ ہوگی۔ مسجد میں تقریباً 75 پنکھے، 150 ٹیوب لائٹ اور 18 ایئر کنڈیشن ہیں۔ مسجد ڈبل سٹوری ہے اور ساؤنڈ سسٹم اور آڈیو ویڈیو کی مکمل سہولیات سے آراستہ ہے۔ ادارہ کا اپنا ایف ایم (F.M) ریڈیو ہے۔ اوراد و اذکار ہوں یا اذان و صلوٰۃ، درس قرآن ہو یا درس تصوف، ہر پروگرام (Live) نشر ہوتا ہے۔

Marfat.com

دورۂ تصوف

دار المصطفیٰ میں ہر سال دورہ تصوف رجب سے شعبان کے پہلے ہفتے تک جاری رہتا ہے۔ اس سال (2008ء) 14 رواں دورۂ تصوف منعقد ہوا۔ یکم جولائی 2008ء، بروز منگل، دورۂ تصوف کا آغاز ہوا۔ اس دورہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے سیکڑوں طلباء آتے ہیں، زیادہ تر طلباء کا تعلق ملائیشیا سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملائیشیا میں اسلام کی اشاعت یمن کے علماء نے کی۔ یہی وجہ ہے کہ نامور علماء کے ہاں کئی ایک ملائیشین نوجوان بطور خدمت کئی کئی سال ڈیوٹی دیتے ہیں۔ گھر کے کام کاج سے ڈرائیونگ تک کا سارا انتظام بخوبی فی سبیل اللہ سرانجام دیتے ہیں۔

ہمارے کمرے میں 12 طالب علم تھے، جن میں ہم دو (میں اور علامہ بخت منیر جن کا تعلق سوات سے تھا) پاکستان سے، ایک مصر، دو حبشہ سے اور باقی ملائیشیا سے تھے۔

دورہ کے آغاز کے موقع پر ہر طالب علم کو دلیل المشارك (ڈائری) دی گئی،

Marfat.com

جس میں دورہ کے معمولات، اسباق اور شب و روز کی مصروفیات تفصیلاً درج تھیں۔

چالیس روزہ دورۂ تصوف کے معمولات

- اذان فجر سے ایک گھنٹا پہلے بیداری

بیداری کے لیے ہر بلاک کا ایک نگران مقرر تھا، جو اذانِ فجر سے ایک گھنٹا پہلے چکر لگاتے ہوئے یوں پکارتا تھا:

لا إلٰه إلّا الله محمد رسول الله ﷺ صلوٰة، صلوٰة، صلوٰة---

ہر بلاک میں باتھ اور وضو خانے کی سہولت میسر تھی، جس کی وجہ سے طلباء کو کافی سہولت تھی۔ اسی طرح ہر بلاک کی سیڑھی پر گیٹ لگا ہوا تھا، جب تمام طلباء کمروں سے مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے تو اس بلاک کا نگران ہر کمرے کی تفتیش کرتا کہ کوئی طالب علم سویا ہوا تو نہیں اور پھر گیٹ کو تالہ لگا دیا جاتا۔ ادارہ کا یہ سسٹم اتنا عمدہ ہے کہ بغیر مار پیٹ کے طلباء کو بخوبی سدھارا جا سکتا ہے۔ جب ادارہ کے مین گیٹ پر چوکی دار کا پہرا ہو، کمروں میں جانے کا رستہ نہ ہو تو نماز سے غفلت برتنے والوں کے لیے بھی سوائے مسجد جانے کے اور کیا چارہ ہے۔ اس سسٹم کو دیکھ کر بے ساختہ میری زبان پر زمانہ طالب علمی میں یاد کیا ہوا شعر یاد آ گیا:

إذا لم يكن إلّا الأسنة مركب

فما حيلة المضطر إلّا ركوبها

''جب نیزوں کی نوک کے علاوہ سواری نہ ہو تو مجبور آدمی کے لیے اس پر سوار ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں''---

عملی تزکیۂ نفس کا کیا ہی اچھا طریقہ ہے۔ کاش ہمارے مدارس میں بھی اس طرح کے

Marfat.com

ہاسٹل ہوں، جن کو تالہ لگ سکے اور طلباء کے لیے سوائے پڑھنے کے اور کوئی چارہ نہ رہے۔

وضو کے بعد تمام طلباء مسجد میں چلے جاتے ہیں اور تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد امام نووی کے اذکار پڑھے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ اذکار اذان فجر تک جاری رہتا ہے۔ مسجد میں اذکار کی کتب وافر مقدار میں موجود ہوتی ہیں، اس کے علاوہ ایک طالب علم کی ڈیوٹی بھی ہوتی ہے کہ وہ (F.M) ایف ایم ریڈیو کے ذریعے اذکار کو نشر کرے، اکثر طلباء ہم آواز ہو کر اسی کے ساتھ ساتھ اوراد پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد فجر کی اذان ہوتی ہے۔

اذان کے بعد دعا اور اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ چوں کہ یمن میں شافعی مذہب رائج ہے، اسی لیے ہر نماز اوّل وقت میں ادا کی جاتی ہے۔ فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اقامت تک پھر اذکار پڑھے جاتے ہیں، اس کے بعد تکبیر ہوتی ہے، تکبیر سے پہلے یہ الفاظ کہے جاتے ہیں:

الحمد لله رب العلمين اللّٰهم صل علىٰ سيدنا محمد و علىٰ آل سيدنا محمد و رضى الله تعالىٰ عن أصحاب رسول الله أجمعين---

فجر کی نماز اکثر الشیخ حبیب عمر خود پڑھاتے تھے، سادہ مگر تجوید کے قواعد کے مطابق قراءت کرتے تھے۔ یمن میں عموماً نمازوں میں بہت زیادہ تصنع سے قراءت نہیں کی جاتی، جیسا کہ ہمارے ہاں قراءت میں غلو کیا جاتا ہے۔ سادہ سی قراءت ہوتی ہے، جس میں الفاظ کی ادائیگی قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

بعد نماز فجر اذکار و معمولات

نماز کے بعد مکبر بلند آواز سے یوں پکارتا ہے:

Marfat.com

الفاتحة إلى حضرة النبی ﷺ---

خاموشی سے دعا ہوتی ہے، اس کے بعد پھر صدا دیتا ہے:

الفاتحة إلى حضرة النبی ﷺ---

اس کے بعد پھر کہتا ہے:

الفاتحة إلى جمیع المؤمنین و المؤمنات---

اسی طرح ہر نماز کے بعد دو مرتبہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں فاتحہ کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے اور ایک مرتبہ تمام مومنین کو فاتحہ کا ہدیہ دیا جاتا ہے۔ اہل یمن کے ایصال ثواب کا طریقہ کتنا عمدہ ہے!

نماز کے بعد امام مسجد کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلی صف والے ترتیب سے ان سے مصافحہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر جو بھی مصافحہ کرتا ہے، وہ سب سے مصافحہ کرتا ہوا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہوتا جاتا ہے، اسی طرح پوری مسجد امام صاحب سمیت تمام نمازیوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور جہاں جگہ ملے (خواہ پہلی صف ہو یا دوسری یا تیسری) کھڑے ہوتے جاتے ہیں، اس عمل میں تقریباً بیس پچیس منٹ لگ جاتے ہیں، اس دوران اذکار مابعد صلوٰۃ الفجر جاری رہتے ہیں۔

واضح رہے کہ یمن میں مصافحہ کا بہت رواج ہے۔ ایک حدیث مبارک ہے پتا چلتا ہے کہ مصافحہ کا طریقہ سب سے پہلے اہل یمن نے ہی شروع کیا تھا۔

[سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب المصافحة]

نماز فجر کے بعد اوراد و وظائف سے فارغ ہوتے ہی مسجد میں مختلف حلقوں کی صورت میں طلباء حفظ القرآن کرتے، ادارہ کی طرف سے ہر حلقہ کے لیے ایک معلم

Marfat.com

مقرر ہے۔ حلقہ میں شریک طلباء سے روزانہ قرآن کریم کا مخصوص حصہ زبانی سنا جاتا، مثلاً سورۃ الضحیٰ، جن طلباء کو یاد ہو، وہ باری باری یہی سورت زبانی سناتے، اگلے دن سورۃ الم نشرح، کبھی دو دو تین تین سورتیں بھی سنائی جاتی۔ جب اشراق کا وقت شروع ہو جاتا تو طلباء نوافلِ اشراق ادا کرتے، تب ہاسٹل کے گیٹ کھول دیے جاتے تاکہ طلباء طویل دورانیہ پر مشتمل عبادات و اعمال سے فارغ ہونے کے بعد تین گھنٹے آرام کرلیں۔

اجنبی دیس، سخت موسم، آب و ہوا کی تبدیلی، نیا ماحول، سخت شیڈول اور مختلف ممالک کے طلباء کے باہمی اختلاط اور رہن سہن کے باعث، اکثر طلبہ ابتدائی پانچ چھ دن تھکاوٹ، نیند، گلے کی انفیکشن اور بخار سے دوچار رہے، لیکن ایک ہفتہ بعد مخصوص ماحول کی اچھی خاصی عادت پڑگئی، بلکہ اس میں راحت محسوس ہونے لگی۔

ناشتہ

آرام کرنے کے بعد دوبارہ ڈیوٹی پر مقرر طلباء ندائیں دے کر طلباء کو ناشتہ کے لیے بیدار کرتے ناشتہ میں فول (لوبیہ) کے سالن کے ساتھ "خُبُز" دی جاتی، جو ہمارے ہاں برگر میں استعمال ہونے والی ڈبل روٹی کی طرح ہوتی ہے۔ عرب اسی طرح کی ڈبل روٹی کو "خبز" کہتے ہیں۔ وہاں ہوٹلوں میں صبح دس بجے سے ظہر تک ہمارے ہاں کی طرح گھی والی بڑی تنوری روٹی ملتی ہے، جس پر کلونجی کا چھٹا لگا ہوا ہوتا ہے، اس کا ذائقہ تقریباً ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ہمارے ہاں کی تنوری روٹی کا ہوتا ہے۔ عرب بھی اس کو "روتی" بولتے ہیں۔ جب کہ ظہر سے مغرب تک وہی "خبز" کھانے کو ملتی ہے، البتہ رات کے کھانے میں اکثر ہوٹلوں پر نسبتاً چھوٹی تنوری روٹی

Marfat.com

مل جاتی ہے۔ بریانی تو دوپہر کو ہی دستیاب ہوتی ہے، ناشتہ اور رات کے کھانے میں اس کا رواج نہیں۔

ادارہ میں ناشتہ اور کھانے کے لیے کچن سے متصل ایک بڑا ہال ہے، جس میں داخل ہونے کے لیے پانچ فٹ چوڑی اور بارہ فٹ لمبی گلی ہے، جس کے ایک جانب وضوخانہ کی طرح ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں تاکہ طلباء ہاتھ دھو کر ہال میں داخل ہوں۔ گلی کے سامنے ۱۲ فٹ چوڑا صحن ہے اور صحن کی دوسری طرف طلباء کے لیے مکمل سہولیات سے آراستہ کینٹین ہے، وہیں صحن کے ایک جانب گلی کے آغاز میں ہی ٹھنڈے پانی کی ٹوٹیاں بھی موجود ہیں، تاکہ طلباء ٹھنڈی پانی کی بوتلیں بھر سکیں۔

ہال میں 3×3 کے گول دسترخوان وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں، ایک دسترخوان پر آٹھ طالب علم کھانا کھا سکتے ہیں۔ جب تک کسی دسترخوان پر آٹھ طلباء جمع نہ ہو جائیں، کھانا نہیں دیا جاتا۔ مطلوبہ تعداد پوری ہونے پر کچن کی کھڑکی پر مقرر ملازم اس دسترخوان پر کھانا پہنچا دیتا۔ ہال کی دیواروں پر کھانے کے آداب کے متعلق احادیث چارٹ کی صورت میں آویزاں ہیں۔ دسترخوان پر کھانا لگا دیے جانے کے بعد فوراً کھانا شروع نہ کیا جاتا بلکہ دسترخوان پر موجود طلباء میں سے سب سے بڑی عمر والے طالب علم کو کھانا شروع کرنے کی درخواست کی جاتی، چناں چہ اس کے لقمہ سے کھانے کا آغاز ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی دوران کھانا دسترخوان سے اٹھنا چاہتا ہے تو سب سے اجازت لے کر اٹھتا۔ وہاں کھانے کے آداب اور دیگر معاملات سکھائے نہیں جاتے، بلکہ طلباء دیکھا دیکھی خود بخود خاص ماحول کے عادی ہو جاتے۔ جب کسی بھی ادارہ کا مجموعی ماحول منظم صورت میں ہو تو نیا طالب علم خود بخود مخصوص ماحول میں ڈھل جاتا ہے

Marfat.com

اور قواعد وضوابط کا عادی ہو جاتا ہے۔

تعلیم و تدریس

ناشتہ کے بعد صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک ہفتہ کے چار دن فقہ پڑھائی جاتی تھی، اس درس فقہ میں ''کتاب المقدمة الحضرمية'' کے ''باب صلاة الجمعة'' سے دروس کا آغاز ہوا، جب کہ دو دن مختلف موضوعات پر بحث مباحثہ ہوتا تھا۔ گیارہ سے پونے بارہ بجے دوپہر تک، ہفتہ کے تین دن حدیث کا درس دیا جاتا تھا، جس میں کتاب ''مختصر رياض الصالحين، فتح القريب المجيب'' اور ''نور الإيمان'' کا درس دیا جاتا تھا۔ اتوار کو اس پیریڈ میں خطابت کا طریقہ سکھایا جاتا تھا اور جمعرات کو ضابطہ حیات پر بحث مباحثہ ہوتا تھا، جب کہ منگل کے دن طلباء کو ادارہ کی بسوں کے ذریعے شہر کی مختلف قدیم مساجد اور مقامات دکھانے کے لیے لے جایا جاتا تھا۔

نماز ظہر

ان دنوں 12:05 منٹ پر زوال ہو جاتا تھا، چوں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مقلدین اوّل وقت میں نماز ادا کرتے ہیں، اس لیے زوال کے ساتھ ہی اذان ظہر کہی جاتی تھی۔ سنتوں کی ادائیگی اور ذکر اذکار کے بعد نماز ظہر ادا کی جاتی، یاد رہے کہ عموماً الشیخ عمر حبیب نماز پڑھاتے تھے، ان کی عدم موجودگی میں وہاں کے اساتذہ میں سے کوئی ایک امامت کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ عربوں کے ہاں چوں کہ بالعموم چھوٹی داڑھی کی وبا عام ہے، فقہ حنفی میں مشت سے کم داڑھی والا فاسق ہوتا ہے، جو منصب امامت کے لیے ہرگز موزوں نہیں۔ جماعت کی فضیلت حاصل کرنے اور اس کی مخالفت سے بچنے کے لیے میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کر کے احتیاطاً اس کا اعادہ کر لیتا تھا۔

Marfat.com

نماز ظہر کے متصل بعد دس منٹ کے لیے کسی نہ کسی طالب علم کو خطاب کا موقع دیا جاتا اور اسے پہلے سے آگاہ کر دیا جاتا تھا۔ خطاب کے بعد دعا ہوتی، پھر بقیہ سنتیں اور نوافل ادا کیے جاتے تھے۔ نماز ظہر کے بعد ہر کمرہ کے افراد مسجد میں حلقات کی صورت میں قرآن خوانی کرتے، روزانہ ایک پارہ تلاوت کیا جاتا، جس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک طالب علم پہلا صفحہ تلاوت کرتا، اگلا طالب علم دوسرا صفحہ تلاوت کرتا، اسی ترتیب سے ایک پارہ تقریباً بیس پچیس منٹ میں ختم ہو جاتا، اس کے بعد دعا مانگی جاتی اور پھر دوپہر کا کھانا شروع ہو جاتا ہے۔

ظہرانہ

دوپہر میں روزانہ بڑے تھال میں پلاؤ دیا جاتا، جس کے وسط میں بھنی ہوئی مچھلی کے تین چار ٹکڑے اور کبھی سالم مرغ روسٹ رکھا ہوا ہوتا، جس پر تیز مرچ مصالحے والی ٹماٹر کی چٹنی ڈلی ہوئی ہوتی۔ دوپہر کے کھانے میں کبھی کبھار فروٹ بھی دیا جاتا تھا، کبھی انگور، کبھی کیلا اور کبھی تازہ رطب (نیم پختہ کھجور/ ڈوکے) اور کبھی سیب۔ اکثر مچھلی کے تین چار ٹکڑے ہر تھال میں رکھے جاتے تھے، طلباء از خود ان کو باہم تقسیم کر لیتے، بلکہ اپنا حصہ بھی دوسرے کو پیش کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ ایثار کا یہ جذبہ کتنا ہی بھلا لگا۔

جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد شان دار بریانی دی جاتی تھی، جس میں بکرے کا گوشت ملا ہوتا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد کچھ طلباء قیلولہ کرتے، کچھ گپ شپ لگاتے، جب کہ کچھ کینٹین کی جانب چائے بوتل کے لیے چلے جاتے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے تقریباً سوا گھنٹے بعد اذان عصر ہو جاتی تھی، کیوں کہ شافعی مثل اوّل کے بعد نماز عصر ادا کرتے ہیں۔ اذان کے بعد طلباء مسجد میں سنتیں ادا کرتے۔

Marfat.com

دیوان حداد کا درس

نمازِ عصر کے بعد "رَوْحَة" ہوتا ہے، جس میں اس سال (۲۰۰۸ء) امام حداد کے دیوان کا مشہور قصیدہ "إذا شئتَ أن تحیا سعیداً" درس تصوف کے لیے منتخب ہوا۔ روزانہ تین چار اشعار کا درس ہوتا تھا، اس قصیدہ میں عقائد اہل سنت، علم و عمل، تقویٰ و طہارت، تزکیۂ نفس اور اخلاقِ حسنہ سے مزین ہو کر زندگی گزارنے کا سبق ملتا ہے۔

امام حداد

امام حداد یمن کے مشہور عالم اور شاعر تھے، آپ کا پورا نام الحبیب عبد اللہ بن علوی بن محمد الحداد العلوی الحسینی الحضرمی التریمی ہے۔ آپ ۱۰۴۴ھ میں پیدا ہوئے، بچپن میں قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد علوم شرعیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے۔ بچپن میں ہی آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔ آپ نے محنت اور لگن سے علوم شرعیہ کی تکمیل کی اور اپنے زمانہ کے کبار علماء میں شمار ہوئے اور اجتہاد کے درجہ پر فائز ہوئے۔ کئی ایک کتب تالیف کیں، جن میں سے بعض کتب وہاں کے مدارس کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ کے دیوان کا نام "الدر المنظوم لذوی العقول و الفهوم" ہے۔

امام حداد کے اشعار توحید، اسلام، ایمان، یقین، احسان، اسرار، معارف اور علوم دقیقہ سے مزین ہیں، جن کی طرف آپ نے یوں اشارہ فرمایا:

إنّا أودعنا فیه من الأسرار ما لم نودعه فی غیره من المؤلفات---

"ہم نے اس دیوان میں بہت سے اسرار ودیعت کیے ہیں، جو ہم نے

Marfat.com

دیگر کتب میں نہیں رکھے"---

ایک اور جگہ فرمایا:

إنَّ فی کلامنا المنظوم علومًا لا توجد فی غیرہ من الکتب و من کان عندہٗ کفاہ---

"بے شک ہمارے منظوم کلام میں بہت سے ایسے علوم ہیں جو اس کے علاوہ کتب میں نہیں پائے جاتے اور جس کے پاس یہ کلام ہوگا، اسے کفایت کرے گا"---

دیوانِ حداد تقریباً ۱۵۰ قصائد پر مشتمل ہے۔ آپ ۱۱۳۲ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ تریم کے مشہور قبرستان "زنبل" میں ان کی تدفین ہوئی۔

روزانہ تین چار اشعار کا درس ہوتا، جس کا دورانیہ تقریباً پون گھنٹا ہوتا۔ درس سے پہلے پڑھے ہوئے تمام اشعار طلباء کھڑے ہو کر بیک آواز زبانی پڑھتے اور اس کے بعد درس ہوتا تھا۔ دیوان حداد کے بعد أبو عبد اللہ المحاسبی کی کتاب "آداب النفوس" کا درس ہوتا۔ غالباً پچھلے دورہ تصوف میں "عوارف المعارف" کا درس دیا گیا تھا۔

الإمام أبو عبد الله المحاسبی

آپ کا پورا نام أبو عبد اللہ الحارث بن أسد المحاسبی ہے، آپ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ وقت کے امام، عابد، زاہد، صوفی، فقیہ، متکلم، واعظ اور محدث تھے، علم و عمل اور زہد و عبادت میں یکتا تھے۔ آپ کو محاسبی کہا جاتا ہے، کیوں کہ آپ کثرت سے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے تھے۔

آپ نے یزید بن ہارون جیسے علماء سے حدیث روایت کی اور امام شافعی سے بھی

Marfat.com

اخذ کیا۔ ابوالعباس بن مسروق، احمد بن الحسن بن عبدالجبار الصوفی، اسماعیل بن اسحاق السراج، ابوعلی الحسین بن خیران اور جنید بغدادی رحمہم اللہ جیسے علماء اور صوفیہ نے آپ سے روایت کیا۔

آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں، جن کی تعداد دوسو کے لگ بھگ ہے۔ آداب النفوس، تزکیۂ نفس اور محاسبہ کے لیے بہترین کتاب ہے۔ آپ کی وفات ۲۴۳ھ میں ہوئی اور بغداد میں مدفون ہوئے۔

روزانہ "آداب النفوس" کے تین چار صفحات کا درس ہوتا تھا، جس کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹا ہوتا۔ طلباء صفحہ، ڈیڑھ صفحہ (موضوع کے مطابق) عبارت پڑھتے، پھر شیخ حبیب عمر اس کا درس دیتے تھے۔ رَوحَة کے اختتام پر تمام شرکاء کھڑے ہو جاتے، نعت خواں چند اشعار پڑھتا اور اس کے بعد دعا ہو جاتی۔ لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہوئے مسجد سے باہر آ جاتے۔

اذان مغرب تک آدھ، پون گھنٹا فراغت ہوتی، اس دوران میں کوئی بازار کی طرف رواں دواں ہوتا تو کوئی کسی مکتبہ میں کتب دیکھنے اور خریدنے میں مشغول ہو جاتا۔ ادارہ کے صحن میں کافی گہما گہمی ہوتی، کینٹین اور P.C.O پر کافی رش ہوتا۔ فرصت کے ان لمحات میں میرا معمول یہ ہوتا کہ میں کمرے میں آ کر نماز عصر ادا کر لیتا تھا، کیوں کہ شافعی تو مثل اوّل ختم ہوتے ہی نماز عصر ادا کر لیتے تھے، جب کہ ہمارے (احناف کے) ہاں مثلِ ثانی کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر عموماً ادارہ کے باہر مکتبہ میں چلا جاتا اور نئی کتب سے آگاہی حاصل کرتا۔ وہاں دو تین مکتبے ہیں، جن میں عمدہ کتبِ شافعیہ دستیاب ہیں۔ ریٹ کچھ زیادہ محسوس ہوئے، لہٰذا کتب بینی پر ہی اکتفا کیا،

Marfat.com

تاہم چند ضروری کتب مثلاً آداب النفوس، اوراد و وظائف، دیوان امام حداد وغیرہا خرید لیں۔ ہاں کبھی کبھار ضرورت کے تحت بازار بھی چلا جاتا۔ ادارہ کے باہر ویگن، ٹیکسی بکثرت موجود ہوتیں۔ ادارہ سے بازار جانا ہو یا بازار سے ادارہ آنا ہو، ڈیڑھ سو ریال 150/ (جوان دنوں ۵۰/روپے پاکستانی کے مساوی تھے) کرایہ لگتا تھا۔ چوں کہ بازار زیادہ دور نہیں، اس لیے کئی طلباء ٹہلتے ہوئے پیدل ہی بازار کا رخ کر لیتے۔

اصلاحی لیکچرز

نماز مغرب کے بعد مسجد میں پونے گھنٹے کا پیریڈ ہوتا تھا، جس میں درس فقہ ہوتا، جب کہ جمعرات کو بعد از نماز مغرب تا عشاء مولد (میلاد النبی ﷺ) منعقد ہوتا تھا۔ نماز عشاء کے بعد دو سنتیں ادا کرتے ہی تمام طلباء ادارہ کی عمارت کے پیچھے وسیع گراؤنڈ میں جمع ہو جاتے، تب ادارہ کے گیٹ ہر عام و خاص کے لیے کھول دیے جاتے۔ (واضح رہے کہ یہاں وتر، نماز تہجد کے ساتھ ادا کرنے کا معمول ہے)

ہفتہ کے تین دن اصلاح معاشرہ کے موضوع پر الحبیب علی الجفری لیکچر دیتے تھے، منگل اور بدھ کو شیخ حبیب عمر سیرت النبی ﷺ کا درس دیتے، جب کہ سوموار کو بازار کے وسط میں واقع بڑی مسجد کے سامنے جلسۃ الاثنین منعقد ہوتا تھا، جس میں شیخ حبیب عمر درس قرآن دیتے تھے۔ طلباء کو بازار لے جانے کے لیے ادارہ کی بسیں دست یاب ہوتیں۔

عشاء کے بعد لیکچرز کا دورانیہ تقریباً سوا گھنٹا ہوتا تھا، لیکچر سننے کے بعد طلباء کے لیے ہاسٹل کے مقفل گیٹ کھول دیے جاتے تھے۔ رات کے کھانا کے لیے طلباء ہال میں جمع ہو جاتے، کھانے میں سفید ابلے ہوئے چاول اور تیز ٹماٹر والی چٹنی یا خُبز اور لوبیہ کا

Marfat.com

خوش ذائقہ سالن دست یاب ہوتا۔ جس کا جو جی چاہے، کھائے۔

کھانا کھانے کے بعد ادارہ کے صحن میں کافی رونق ہو جاتی، طلباء ٹولیوں کی صورت میں صاف ستھرے فرش پر بیٹھ جاتے۔ چائے کافی کا خوب دور چلتا ہے، کوئی مشروبات سے دل بہلاتا تو کوئی P.C.O پر اپنے ''پیاروں'' سے باتیں کرتا۔ غرضے کہ دن بھر کی علمی وتربیتی سرگرمیوں سے فراغت کے لحات میں کوئی گپ شپ میں مصروف ہو جاتا اور کوئی جلدی جلدی بستر پر نیند کے مزے لینے کے لیے بے تاب ہوتا۔

یمن روانگی کے وقت ہمیں خصوصی تلقین کی گئی تھی کہ وہاں زیادہ سے زیادہ عربی بولنے کی پابندی کی جائے، اسی لیے ان قیمتی لحات میں ہم بھی ہر ایک سے گپ لگاتے، خواہ وہ مصری ہوتا یا حبشی، ملائشین ہوتا یا وہاں کا مقامی۔ ابتدائی چھ سات دن گزرنے کے بعد زبان میں روانی آ گئی اور عربی ماحول کی کچھ ایسی عادت سی پڑ گئی کہ یمن سے واپسی تک عربی بول چال پر اچھی خاصی دسترس ہو گئی۔

محفل میلاد

جمعرات کو مولد النبی ﷺ کا انعقاد ہوا، اس موقع پر مسجد میں خوب گہما گہمی تھی۔ نماز مغرب کے وقت مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گئی۔ بخور جلا کر مسجد کو صندل کی خوشبو سے معطر کر دیا گیا۔ تلاوت ہوئی اور اس کے بعد تمام حاضرین محفل سلام کے لیے ہاتھ باندھے کھڑے ہو گئے تو یا نبی سلام علیک ، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک کی صداؤں سے مسجد گونج اٹھی۔ ہمارے ہاں تو یہی چند جملے محفل کے اختتام پر پڑھے جاتے ہیں، مگر وہاں محفل کی ابتداء میں کھڑے ہو کر پورا سلام انوکھی طرز پر بیک آواز پڑھا جاتا ہے، جو بہت بھلا لگتا ہے۔

Marfat.com

فضا درود و سلام کے نذرانہ سے معطر ہو گئی، معمولات اہل سنت کا نظارہ دل کو باغ باغ کر گیا۔ سلام کے بعد تمام حاضرین محفل بیٹھ گئے، اس کے بعد دو تین مقررین نے میلا د النبی ﷺ کے حوالہ سے مختصر گفتگو کی، اس دوران حاضرین محفل کی تواضع چھوٹی پیالیوں میں تل اور ادرک والے قہوہ سے کی گئی۔ قہوہ بہت لذیذ تھا، خوب مزا آیا۔ آخر میں شیخ حبیب عمر نے پون گھنٹا بیسیوں حوالہ جات اور دلائل سے میلا د النبی کے موضوع کو خوب نبھایا۔ خطاب کے بعد اذان عشاء ہوئی اور نماز عشاء اور دعا کے ساتھ محفل میلا د النبی اختتام پذیر ہوئی۔ (مولد شریف کی یہ محفل ہر جمعرات کو باقاعدگی سے ہوتی ہے)

محفل میلا د النبی ﷺ سے فراغت کے بعد ہم نے ایک ریسٹورنٹ سے کھانا کھایا اور تھوڑی دیر چہل قدمی کی، پھر ادارہ میں واپس آ کر سو گئے۔

ایصال ثواب

اگلے دن جمعۃ المبارک تھا، صبح معمول کے مطابق بیدار ہوئے، نماز فجر ادا کر کے زیارت قبور کے لیے طلباء کو ادارہ کی بسیں لینے آ گئیں۔ کئی طلباء تو صبح کی سیر کرتے ہوئے پیدل ہی قبرستان روانہ ہو گئے۔ بازار کے قریب ہی تریم کا مشہور قبرستان "زنبل" ہے، جس میں دس ہزار سے زیادہ اولیاء، صلحاء، علماء اور اسی (۸۰) کے قریب اقطاب مدفون ہیں۔ مضمون کی طوالت کے پیش نظر صرف اہل یمن کے ایصال ثواب کا طریقہ بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ زنبل (قبرستان) میں داخل ہوتے ہی جوتے اتار دیے جاتے ہیں اور سیدنا الفقیہ المُقدّم کے مزار سے فاتحہ کی ابتدا کی جاتی ہے۔ قبر سے تھوڑا پیچھے ہٹ کر تین مرتبہ ان صیغوں کے ساتھ سلام کیا جاتا ہے:

Marfat.com

اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ یا أولیاءَ اللہ، السلام علیکم یا خیرۃَ اللہ، السلام عَلَیکُم یا صفوۃَ اللہ، السلام علیکم و رحمۃُ ربّنا علیکم و مغفرۃُ ربّنا علیکم و رضوانُ ربّنا علیکم ---

پھر یوں کہا جاتا ہے:

اَلسَّلام علیکم یا أھلَ القبور و أتاکم ما تُوْعَدُوْنَ و إنّا إنْ شاء اللہُ بکم لاحِقُوْن، نسألُ اللہَ لکم العافیۃَ، أدْخِل اللّٰھمَّ علیھم روحاً منک و سلاماً منّا، السلامُ علیکم أھلَ لا إلہ إلّا اللہُ، مِن أھلِ لا إلہ إلّا اللہُ، یا لا إلہ إلّا اللہُ، بحقِّ لا إلہ إلّا اللہُ، اجْعَلْنا مِن أھلِ لا إلہ إلّا اللہُ، اللّٰھمَّ ربَّ الأرواحِ الباقیۃِ و الأجسامِ البالیۃِ و العِظامِ النخرۃِ و الشعورِ المتمزّقۃِ أدْخِل اللّٰھُمَّ علیھم روحاً منک و سلاماً منّا السلام علیکم إخْوانَنا مِنَ الْمُؤمنینَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ یرحم اللہُ منکم المستقدمین و المستأخرین، آنَسَ اللہُ وحشتَکم و رَحِمَ غریبَکم و کَتَبَ حَسَنَاتِکم و تَجَاوَزَ عَن سَیِّئَاتِکم و جَمَعَنَا و إیّاکُم فی مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِہٖ یا واسعَ المَغْفِرَۃِ اغْفِرْ لَنَا و لَھُمْ ---

پھر بیٹھ کر سورۃ یٰس، سورۃ الملک، گیارہ مرتبہ قل شریف، معوّذتین، سورۃ بقرہ کا اوّل، آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرہ کا آخر پڑھا جاتا ہے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جاتی ہے۔ پہلے نبی کریم ﷺ کی روح اقدس کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، پھر آپ کے وسیلہ سے سیدنا ہود علیہ السلام، دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام، صحابہ کرام

Marfat.com

اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کی ارواح مقدسہ کو ثواب پہنچایا جاتا ہے اور اس کے بعد اپنے سلاسل کے بزرگ اور خاندان کے افراد کی ارواح کا نام لے کر ایصال ثواب کیا جاتا ہے، بلکہ اکثر لوگ مختلف اولیاء کی قبور پر ان کا شجرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے ہیں۔

سیدنا الفقیہ المقدم کے مزار پر فاتحہ کہنے کے بعد آگے بڑھتے ہوئے متعدد نامور اولیاء اور علماء کی قبور پر جا کر اسی طریقہ سے ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ معمولات اہل سنت کا حسین نظارہ، مخالفین کے لیے مقام غور ہے!

ہم الشیخ حبیب عمر کی معیت میں زنبل میں داخل ہوئے اور اسی طریقہ سے متعدد اولیاء کی قبور پر فاتحہ خوانی کی اور تقریباً تین گھنٹے بعد واپس دار المصطفیٰ پہنچ گئے۔

اذان اور درود و سلام

دو اڑھائی گھنٹے آرام کر کے جمعہ کی تیاری کی اور شہر کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ وہاں خاص بات یہ تھی کہ پہلی اذان کے بعد وقفہ وقفہ سے درود پاک کے مختلف صیغے:

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْن

دس منٹ تک دہرائے گئے، پھر جمعہ کی سنتیں ادا کی گئیں اور پھر اذان ثانی کے بعد خطبہ اور نماز جمعہ ہوئی۔ جمعہ سے فارغ ہو کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ تھوڑی دیر آرام کیا تو

Marfat.com

عصر کی اذان آ گئی، پھر نماز عصر کے بعد روحہ اور دیگر معمولات..............۔

شیخ سالم الشاطری سے ملاقات

تریم میں رہتے ہوئے بائیس دن گزر چکے تھے، ہم مختلف علاقوں سے آئے ہوئے طلباء، مقامی علماء وطلباء سے یمن کے تاریخی مقامات اور علماء کرام کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، یہاں سب سے پہلے حبشہ کے محمد عادل سے ملاقات ہوئی۔ محمد عادل کچھ عرصہ پاکستان مقیم رہے، بڑی صاف اردو بول لیتے ہیں، وہ مجھ سے اردو میں بات چیت کرنے کے شوقین تھے تاکہ ان کی اردو رواں ہو جائے، جب کہ میں ان سے عربی میں بات کرتا، تاکہ عربی بول چال میں روانی آ جائے۔ محمد عادل گزشتہ دو سال سے حصول تعلیم کے لیے یمن میں مقیم ہیں، انھوں نے تریم میں اپنا گھر لیا ہوا ہے، جہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔

یہ ۲۰ رجولائی کی شام تھی، مجھے ملتے ہی کہنے لگے کہ کیا تم تریم کے سب سے بڑے شیخ العلامۃ سالم الشاطری سے ملنا پسند کرو گے؟ ان کے بارے تھوڑا بہت سن رکھا تھا کہ یہ تریم کے مقامی علماء کے استاذ ہیں اور ہر اہم دینی محفل کی صدارت کرتے ہیں۔ ہم نے ان کی زیر صدارت ''سیئُون'' میں ہونے والی محفل میلاد النبی ﷺ کی تقریب میں ان کی زیارت کی ہوئی تھی۔ میں نے فوراً ملاقات کی ہامی بھر لی۔ محمد عادل، شیخ سالم شاطری کے شاگرد تھے، انھوں نے میرے بارے بتایا تو شیخ نے نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے ملاقات کے لیے اگلے دن عصر کا وقت دے دیا۔ محمد عادل کے ماموں اور دوست بھی حبشہ سے دورۂ تصوف کے لیے آئے ہوئے تھے اور ہم سب ایک ہی کمرے میں رہتے تھے، چناں چہ طے پایا کہ ہم چاروں کل عصر کے بعد شیخ سے

Marfat.com

ملاقات کے لیے جائیں گے۔

اگلے دن ۲۱ رجولائی کو عصر کی نماز کے بعد محمد عادل اپنی گاڑی میں ہم تینوں کو الشیخ سالم الشاطری سے ملانے ان کے گھر لے گئے۔

آپ کا پورا نام سالم بن عبد اللہ بن عمر الشاطری ہے، آپ ۱۳۵۹ھ کو تریم میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی کے کبار تلامذہ سے حاصل کی، پھر حصول تعلیم کے لیے ۱۳۷۶ھ کو مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور وہاں کے جید علماء کرام سے علم حاصل کیا، جن میں السید العلامة علوی بن عباس المالکی بھی شامل ہیں۔ ۱۳۸۱ھ کو حصول تعلیم کے بعد وطن واپس ہوئے، کچھ عرصہ عدن میں تدریس کی، ساتھ ساتھ دعوتی و تبلیغی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ ان دنوں یمن میں اشتراکی نظام حکومت رائج تھا، جس کی زبردست مخالفت کی پاداش میں آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ آپ نے بہت سے ممالک میں دین کی تبلیغ کی۔

۱۴۱۲ھ میں اپنے بھائی السید العلامة حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر اپنے شہر تریم میں رباط قائم کی اور تاحال رباط کے سرپرست اعلیٰ ہیں اور تشنگان علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ موصوف کئی کتب کے مصنف بھی ہیں۔

صحیحین و دیگر کتب کی اجازت

شیخ سالم شاطری کے حوالے سے ایک اہم بات یہ ہے کہ آپ کے پاس بخاری شریف کی "اعلیٰ سند" ہے، جو صرف بارہ واسطوں سے امام بخاری رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ اس وقت دنیا میں شاید ہی اتنی اعلیٰ سند کسی کے پاس ہو، جو اتنے کم واسطوں سے امام بخاری رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہو۔ محدثین و علماء پر علو اسناد کی اہمیت مخفی نہیں، اعلیٰ وسائط کے حصول کے لیے

Marfat.com

محدثین علمی سفر کرتے تھے۔امام بخاری رحمہ الباری کی ''ثلاثیات'' تو علو اسناد کی عمدہ مثال ہیں۔راستے میں محمد عادل نے بتایا کہ شیخ سند کی اجازت بہت کم دیتے ہیں اور عموماً اجازۃ خاصۃ (محدود اجازت) دیتے ہیں، اجازۃ عامۃ بہت کم عطا فرماتے ہیں۔ ہم تھوڑی دیر میں شیخ کے گھر پہنچ گئے۔خادم نے ہمیں کمرہ میں بٹھایا، وہاں شیخ کی ذاتی بہت بڑی لائبریری بھی تھی، جس میں ہر فن کی کثیر کتب موجود تھیں۔تھوڑی دیر بعد شیخ سالم تشریف لے آئے، ہم نے دست بوسی کی، شیخ نے نہایت محبت وشفقت سے اپنے پاس بٹھایا، اورنج جوس سے ہماری تواضع کی۔اتنے میں مغرب کی اذان شروع ہوگئی، شیخ کی عمر تقریباً ستر سال ہو چکی ہے، جوڑوں کے درد کی وجہ سے بغیر سہارے کے چل پھر نہیں سکتے، اسی لیے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں۔آپ نے وہیں نماز پڑھائی۔ نماز مغرب سے فراغت کے بعد آپ نے کچھ کتب عنایت فرمائیں اور قوت حافظہ کی دعا اور چند اذکار کی اجازت بن مانگے عطا فرمادی۔محمد عادل نے شیخ کے قریب ہو کر میرے بارے میں بتایا تو شیخ نے خادم کو مسکراتے ہوئے کچھ اشارہ فرمایا۔تھوڑی دیر بعد خادم بخور جلا کر شیخ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے صندل کے چند ٹکڑے ڈال دیے، پورا کمرہ خوشبو سے مہک اٹھا (یہ اہتمام احترام حدیث کے لیے تھا)۔پھر اجازات کے اوراق ہمیں دیتے ہوئے فرمایا کہ ان پر اپنے اپنے نام لکھو، چناں چہ ہم نے اجازات پر اپنے نام لکھے۔اس موقع پر آپ نے میری لکھائی کی تعریف بھی کی۔پھر سب سے پہلے مجھے اپنے سامنے بٹھایا، میں دوزانو بیٹھ گیا، آپ نے نہایت ہی کرم نوازی کرتے ہوئے صحیح بخاری کی اعلیٰ سند کے علاوہ صحیح مسلم، امام نووی کی کتب اور دلائل الخیرات کی سندوں کی اجازت عامہ عطا فرمائی۔آپ نے فرمایا کہ میں نے ان اسناد کی تمہیں

Marfat.com

اجازت دی۔ پھر فرمایا، اب تم بھی جس اہل اور صلاحیت رکھنے والے کو مناسب سمجھو، اجازت دے سکتے ہو اور ساتھ ہی فرمایا:

قل قبلت الإجازة "کہو کہ میں نے اجازت قبول کی"۔۔۔

میں نے جواباً عرض کی:

قبلت الإجازة "میں نے اجازت قبول کی"۔۔۔

اس کے بعد آپ نے میری اجازات پر دستخط ثبت فرمائے اور خود ہی ان پر تاریخ رقم فرمائی، جب کہ باقی ساتھیوں کو تاریخ لکھنے کا حکم دے دیا۔ میں نے شیخ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوئے اپنی اجازات حاصل کیں۔ پھر شیخ نے پانی کے برتن سے ایک گھونٹ پیا اور مجھے عنایت فرمایا، میں نے اس برتن سے چند گھونٹ لے کر باقی ساتھیوں کو بھی تبرک دیا۔ آخر میں شیخ نے ہمارے لیے دعا فرمائی اور ہم دست بوسی کرتے ہوئے شیخ کی بارگاہ سے "دار المصطفیٰ" لوٹ آئے۔ فلله الحمد و المنة

بخاری شریف کی اعلیٰ سند

واضح رہے کہ سند بخاری میں الشیخ السید سالم بن عبد اللہ بن عمر الشاطری سے امام بخاری تک بارہ (۱۲) واسطے ہیں:

۱......شیخ عبد اللہ بن صالح بن ھاشم الحبشی

۲......شیخ محمد بن ھادی بن حسن السقاف

۳......شیخ عیدروس بن عمر الحبشی

۴......سید عبد الرحمٰن بن سلیمان الأھدل

۵......شیخ ابن السنة صالح الفلانی

Marfat.com

۶......شیخ معمر احمد بن محمد العجیل الیمنی (موصوف کا ۱۴۷ سال کی عمر میں وصال ہوا)

۷......مفتی مکہ شیخ معمر قطب الدین محمد بن احمد الهروی

۸......شیخ ابو الفتوح الطاووسی

۹......شیخ معمر بابا یوسف الهروی

۱۰......شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن یوسف الفارسی الفرغانی (وصال بعمر ۱۳۰ سال)

۱۱......شیخ أبو لقمان یحییٰ بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلانی (وصال بعمر ۱۴۳ سال)

۱۲......شیخ حافظ أبو عبد اللّٰه محمد بن یوسف بن مطر بن صالح الفربری تلمیذ إمام المحدثین أبی عبد اللّٰه محمد بن إسمٰعیل البخاری رحمه الباری

سند مسلم میں شیخ سالم شاطری اور امام مسلم کے مابین سولہ (۱۶) واسطے ہیں، امام نووی کی جمیع کتب میں شیخ سالم شاطری اور امام نووی کے درمیان پندرہ (۱۵) واسطے ہیں، دوسری سند میں سولہ واسطے ہیں، جب کہ تیسری سند میں گیارہ واسطے ہیں۔ دلائل الخیرات کی سند میں شیخ سالم شاطری اور صاحب دلائل الخیرات کے درمیان گیارہ واسطے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار کی حاضری

قیام یمن میں تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ زیارات کا سلسلہ بھی جاری رہا تھا، چناں چہ ایک روز ہم نے حضرت سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار کی زیارت کا پروگرام بنایا۔

سیدنا ہود علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

هود بن عبدالله بن رباح بن خالد بن الخلود بن عاد بن عوض بن إرم بن سام بن نوح بن لمك بن متوشلخ بن أخنوخ وهو إدريس بن يارد بن مهلائيل بن قنتبان بن أنوش بن شيث بن آدم نبي الله علیہ السلام---

[تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۶۷، صفحہ ۱۲۱]

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مکعبة بنت عويلم بن سام بن نوح ہے۔

Marfat.com

و كان نور النبی ﷺ ساطعًا فی جبین هود---

[تفسیر مظہری، جلد۳، صفحہ ۴۱۷]

''حضرت ہود علیہ السلام کی پیشانی سے حضور اکرم ﷺ کا نور چمکتا دکھائی دیتا''---

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے، سوائے گیارہ انبیاء علیہم السلام کے:

① ......حضرت سیدنا نوح علیہ السلام
② ......حضرت سیدنا ہود علیہ السلام
③ ......حضرت سیدنا لوط علیہ السلام
④ ......حضرت سیدنا صالح علیہ السلام
⑤ ......حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام
⑥ ......حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام
⑦ ......حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام
⑧ ......حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام
⑨ ......حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام
⑩ ......حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
⑪ ......حضرت سیدنا و مولانا محمد ﷺ [تاریخ دمشق، جلد ۶۷، صفحہ ۱۲۱]

سیدنا ہود علیہ السلام کا تعلق قبیلہ الخلود سے تھا، آپ بہت حسین و جمیل، وجیہ اور قوم عاد کی طرح جسیم اور لمبی داڑھی والے تھے۔ [ایضاً، صفحہ ۱۲۲]

آپ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا﴾---[الأعراف:۶۵]

''ہم نے قوم عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود (علیہ السلام) کو بھیجا''---

قوم عاد بتوں کی پوجا کرتی تھی، آپ نے اپنی قوم کو فرمایا:

﴿یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قَالَ

Marfat.com

الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ○ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ○﴾---

[الأعراف:٦٥ تا ٦٨]

''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہاری عبادت کا کوئی مستحق نہیں ہے، تو کیا تم نہیں ڈرتے؟ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، بے شک ہم آپ کو حماقت میں مبتلا پاتے ہیں اور بے شک ہم آپ کو جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا، اے میری قوم! مجھ میں کوئی حماقت نہیں ہے، لیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا قابل اعتماد خیر خواہ ہوں''---

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا، اس وقت قوم عاد وادیٔ احقاف میں مقیم تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ﴾---[الاحقاف:۲۱]

''اور یاد کرو عاد کے ہم قبیلہ کو جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا''---

احقاف

احقاف، حِقف کی جمع ہے، اس کے لغوی معنی ہیں، ریت کے اونچے اونچے ٹیلے۔
حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

Marfat.com

"قرآن کریم میں احقاف سے مراد وہ ریگستان ہے جو عمان سے حضر موت تک پھیلا ہوا ہے، اس کا کل رقبہ تین لاکھ مربع میل بتایا جاتا ہے، اسے الربع الخالی بھی کہتے ہیں۔ بعض مقامات پر ریت اتنی باریک ہے کہ جو چیز وہاں پہنچے، اندر دھنستی چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑے مہم جو سیاح اسے عبور کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں کسی زمانہ میں اپنے عہد کی ایک طاقت ور زبردست اور متمول قوم آباد تھی"---

[ضیاء القرآن، جلد ۴، صفحہ ۴۹۰]

حضرت سیدنا ہود علیہ السلام کی قبر انور بھی اسی وادی احقاف میں ہے۔

قوم عاد

قوم عاد کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، ان کے قد بہت دراز تھے، چناں چہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ ان کا پستہ قد شخص ساٹھ زراع (ایک زراع ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے) یعنی نوے (۹۰) فٹ کا تھا، جب کہ دراز قد والا ایک سو زراع یعنی ڈیڑھ سو فٹ تھا۔ [تفسیر جلالین، صفحہ ۱۳۵]

امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کے قد چار سو زراع یعنی چھ سو فٹ تھے۔

[تفسیر جلالین تحت سورۃ الفجر، صفحہ ۴۹۸]

جب کہ بعض نے لکھا ہے کہ ان کے قد ساڑھے سات سو فٹ لمبے تھے۔

[تفسیر جمل، جلد ۳، صفحہ ۶/ تفسیر صاوی، جلد ۲، صفحہ ۷۳]

ان کے سر بڑے گنبد کی طرح تھے، آنکھیں اتنی موٹی تھیں کہ جنگلی درندے اس کے حلقے میں اپنا گھر بنالیں۔ [تفسیر روح المعانی، جلد ۸، صفحہ ۱۵۶]

Marfat.com

وہ اتنے بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے کہ عام آدمیوں کی ایک بڑی جماعت بھی ان پتھروں کو اٹھا نہ سکے، غرض قوم عاد کو اپنی قوت پر گھمنڈ تھا۔ حضرت سیدنا ہود علیہ السلام نے انہیں سمجھایا کہ اللہ کو ایک مانو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور لوگوں پر ظلم و ستم نہ کرو۔ قوم نے انکار کیا اور آپ کی تکذیب کی اور طاقت کے نشے میں اتراتے ہوئے بولے۔ ہم سے بڑھ کر کون طاقت ور ہوسکتا ہے؟

﴿وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾---[فصّلت:۱۵]

آپ نے انہیں تقویٰ کی نصیحت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کا انعام یاد دلایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں قوم نوح کی تباہی کے بعد عزت عطا کی:

﴿وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾---[الأعراف:۶۹]

''اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ بڑھایا، تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو''---

یحییٰ بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی قوم نے جب بت پرستی ترک نہ کی تو آپ علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

میں تمہاری طرف مبعوث ہوا ہوں، تم اللہ سے ڈرو اور اس کی اطاعت کرو، کیوں کہ اللہ کی اطاعت کرنے والا اپنے لیے اطاعت کے بسبب رضا پائے گا اور اللہ کا نافرمان اپنے لیے نافرمانی کے بسبب ناراضگی پائے گا۔ یقیناً تم زمین والے ہو اور زمین، آسمان کی محتاج ہے، پس تم اللہ کی اطاعت کرو، تاکہ تمہاری زندگیاں خوش گوار ہو جائیں

Marfat.com

اور تا کہ تم محفوظ ہو جاؤ اور یقیناً کشادہ زمین اللہ کی ناراضگی کے باعث تنگ ہو جاتی ہے۔

[تاریخ دمشق الکبیر، جلد ٦٧، صفحہ ١٢٣]

عذاب الٰہی

ضحاک سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے تین سال تک بارش روک دی۔

[مرجع سابق]

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دیتا ہے تو ان سے بارش روک لیتا ہے۔ [مرجع سابق]

چناں چہ آپ کی قوم تین سال تک قحط اور خشک سالی میں مبتلا رہی۔ ان ایام میں بھی بدقسمت قوم نے توبہ نہ کی۔ آپ نے سمجھایا:

﴿وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ۝﴾--- [ھود:٥٢]

"اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو"---

اس دور میں رواج یہ تھا کہ جب کوئی مصیبت آ پڑتی تو بلا تفریق مذہب، لوگ کعبۃ اللہ کے پاس حاضر ہو کر دعا مانگتے تھے، چناں چہ قوم عاد نے ستر (٧٠) افراد پر مشتمل ایک وفد مکہ مکرمہ روانہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قوم عاد کے یہ افراد مکہ آئے اور کوہ صفا پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کیا، پھر کوہ مروہ پر التجائیں کیں

Marfat.com

اور کہا، اے ہود کے رب! ہم کسی مریض کی تن درستی کی التجا لے کر نہیں آئے اور نہ کسی قیدی کو قید سے چھڑانے کے لیے آئے ہیں، اگر ہود (علیہ السلام) سچا ہے تو ہمیں سیراب کر دے، کیوں کہ ہم سب ہلاک اور برباد ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سفید، سرخ اور سیاہ رنگ کے تین بادل بھیجے، آسمان سے ندا آئی کہ کسی ایک بادل کو اختیار کر لو، بولے، سفید بادل تو خالی ہوتا ہے اور سرخ بادل میں بھی چند چھینٹے ہوتے ہیں، ہاں! کالا بادل خوب برستا ہے۔ چناں چہ قوم عاد نے کالا بادل پسند کر لیا، ندا آئی کہ تم نے جھلسانے والی گرم راکھ پسند کر لی۔ جب اللہ تعالیٰ نے قوم کو عذاب دینے کا ارادہ فرمایا تو ہوا پر مامور فرشتوں کو حکم دیا کہ ہوا کا منہ انگوٹھی کے حلقہ کی مقدار کھول دو اور سیدنا ہود علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم قوم سے جدا ہو جاؤ۔ چناں چہ آپ اپنے ماننے والوں کو لے کر دور چلے گئے اور اپنے اردگرد دائرہ کھینچ دیا، آندھی اس حصار کے اندر داخل نہ ہوئی۔ قوم عاد نے امڈتا ہوا بادل دیکھا تو کہنے لگے، بہت برسنے والی گھٹا آئی ہے، اب سب ندی نالے بھر جائیں گے اور خوش حالی آ جائے گی، لیکن یہ بڑے زور کی آندھی تھی، جو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی۔ اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آدمی، درخت اور جانور تنکوں کی مانند اڑتے پھرتے تھے۔ یہ آندھی ہر چیز کو اکھاڑ کر پھینک رہی تھی اور ہر چیز کو تباہ کر رہی تھی اور سوائے کھنڈرات کے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔

[تاریخ دمشق الکبیر، جلد ٦٧، صفحہ ١٢٣]

قرآن کریم میں اس عذاب کا متعدد مقامات پر ذکر ہے، یہاں صرف ایک حوالہ پیش کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ

Marfat.com

لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ۝﴾---[الحاقة:٦ تا ٨]

''اور رہے قوم عاد کے لوگ، تو وہ ایک سخت گرجتی ہوئی نہایت تیز آندھی سے ہلاک کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آندھی کو متواتر سات راتوں اور آٹھ دنوں تک ان پر مسلط کر دیا تھا۔ سو (اے مخاطب! اگر) تو اس وقت وہاں موجود ہوتا تو اس قوم کو دیکھتا، گویا وہ گری کھجوروں کے تنے (پڑے) ہیں۔ تو کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے؟''---

عذاب الٰہی کی گرفت میں آ کر جب وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انھیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا''---

[خزائن العرفان]

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قوم نوح، پھر عاد اور پھر ثمود کو عذاب دیا، ان اقوام نے سب سے پہلے رسولوں کی تکذیب کی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ﴾---[الحج:۴۲]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا، جب حضرت سیدنا ہود علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

ذَاكَ خَلِيْلُ اللّٰهِ ''وہ اللہ کے خلیل ہیں''---

[تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۶۷، صفحہ ۱۲۳]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یرحمنا اللہ و اخا عاد---

Marfat.com

''اللہ ہم پر اور عاد کے ہم قوم ہود پر رحم فرمائے''---[مرجع سابق]

حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی انبیاء کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء کرتے اور یوں فرماتے:

رحمة الله علينا و على هود و صالح---[مرجع سابق]

عمر

حضرت سیدنا ہود علیہ السلام، حضرت سیدنا نوح علیہ السلام سے آٹھ سو سال بعد تشریف لائے اور ۴۶۴ برس کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرما کر حیات جاودانی حاصل کی۔

[تفسیر صاوی، جلد ۲، صفحہ ۷۲]

مزار مبارک

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی کی قبر معلوم نہیں ہے، سوائے تین کے۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام، ان کی قبر میزاب رحمت کے نیچے ہے، حضرت سیدنا ہود علیہ السلام، ان کی قبر یمن کے ریت کے ٹیلوں اور پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کے دامن میں ہے اور حضرت سیدنا نبی کریم ﷺ۔

[تاریخ دمشق الکبیر، جلد ۶۷، صفحہ ۱۲۸]

بغوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے:

إنّ قبر هود بحضرموت---

[تفسیر معالم التنزیل و تفسیر خازن، جلد ۲، صفحہ ۲۰۷]

''ہود (علیہ السلام) کی قبر حضرموت میں ہے''---

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

Marfat.com

"حضر موت میں ایک مقام ہے، جہاں لوگوں نے حضرت ہود (علیہ السلام) کا مزار بنا رکھا ہے اور وہ قبر ہود کے نام ہی سے مشہور ہے۔ ہر سال ۱۵ رشعبان کو وہاں عرس ہوتا ہے اور عرب کے مختلف حصوں سے ہزاروں آدمی وہاں جمع ہوتے ہیں۔ یہ قبر اگرچہ تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے (بہت سی روایات سے احقاف میں آپ کی قبر کا ثبوت ملتا ہے [نعیم]) لیکن اس کا وہاں بنایا جانا اور جنوبی عرب کے لوگوں کا کثرت سے اس کی طرف رجوع کرنا، کم از کم اس بات کا ثبوت ضرور ہے کہ مقامی روایات اسی علاقے کو قوم عاد کا علاقہ قرار دیتی ہیں" --- [تفہیم القرآن، جلد ۴، صفحہ ۶۱۵]

سید مودودی کے اقتباس سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ صرف پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ عالم عرب میں بھی اہل اللہ کا عرس منانے کا قدیمی معمول ہے۔

حاضری کا پروگرام

محمد ناصر نامی ایک پاکستانی، جو بیس سال سے اپنے بیوی، بچوں سمیت لندن میں رہ رہا تھا، دو ہفتے کے لیے دورۂ تصوف میں شرکت کے لیے یمن آیا۔ ہم نے پاکستانی ہونے کے ناتے اپنے کمرہ میں اس کی رہائش کا بندوبست کر دیا۔ وہ دورہ کے دوران مختلف مزارات کی زیارت کرنا چاہتا تھا، چناں چہ ایک دن ہم نے سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار کی حاضری کا مشترکہ پروگرام بنایا۔ U.K کے ایک دوست (جو نصف سال سے تریم میں قیام پذیر تھے اور کئی بار دورہ میں شرکت کر چکے تھے) نے اس سفر مقدس کا بندوبست کیا اور ایک شام بتایا کہ ہم کل صبح روانہ ہو رہے ہیں۔ چناں چہ ہم (پانچ پاکستانی، ایک مصری، محمد ناصر اور U.K والا دوست) آٹھ افراد، زیارت سیدنا ہود علیہ السلام کے لیے

Marfat.com

تیار ہوئے۔اس نے خاص تاکید کی کہ مزار کے اردگرد دور دور تک کوئی آبادی نہیں اور نہ ہی کوئی Mobile Network کام کرتا ہے،صرف زیارت کے ایام میں عارضی بازار لگتے ہیں،اس لیے کھانے کا بندوبست یہیں سے کرنا ہوگا۔چناں چہ میں نے رات کو کینٹین سے بسکٹ، چاکلیٹ اور پانی (Mineral Water) کی وافر بوتلیں خرید لیں تا کہ دورانِ سفر پریشانی نہ ہو۔اذانِ فجر سے پہلے غسل کیا اور تیار ہو کر اپنے بیگ ساتھ لیے، کیوں کہ نمازِ فجر کے بعد ہاسٹل کے گیٹ مقفل ہوتے ہیں اور مطلوبہ آدمی کو تلاش کر کے گیٹ کھلوانا پڑتا ہے، اسی لیے سامان سفر ساتھ لیتے ہوئے نمازِ فجر کے لیے مسجد میں آ گئے۔نماز فجر کے بعد تھوڑی دیر ویگن کا انتظار کیا۔پندرہ، بیس منٹ بعد ویگن آ گئی اور ہم سب سوار ہو کر سفر مقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

صبح کا سہانا منظر تھا، سورج کی ٹکیہ نمودار ہو رہی تھی، ہلکی ہلکی خوش گوار ہوا چل رہی تھی اور ہم باہم گفتگو کرتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں تھے۔

سیدنا ہود علیہ السلام کا عرس

اہلِ یمن ہر سال شعبان کے دوسرے ہفتے سیدنا ہود علیہ السلام کا عرس مناتے ہیں۔ رجب کا چاند نکلتے ہی مختلف اجتماعات اور محافل میں زیارت سیدنا ہود علیہ السلام کے حوالے سے مفصل خطابات اور حاضری کی ترغیب دلائی جاتی ہے، اختتام محفل پر شعراء عمدہ اشعار کے ذریعے زیارت کا شوق دلاتے ہیں۔جیسا کہ الشیخ عبد الرحمٰن بن الشیخ علی نے اپنے ایک قصیدہ میں فرمایا:

هود النبي المرسل
في وادي الأحقاف قبره صحيح

Marfat.com

سر نا سرہ و احذرا تکسل

و اطلب مرادك منه حول الضريح

اور ایک قصیدہ میں یوں فرمایا:

طوبی لمن ذا الرسول

یعطیه مولاه کل سول

شعبان کی آمد پر جوش وخروش اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے، یہ غالباً یکم یا دو شعبان کی رات تھی، شہر کے وسط میں جلسة الاثنین (میلاد شریف) منعقد تھا، جس میں الشیخ حبیب عمر بن محمد بن سالم نے درس قرآن دیا، اس کے بعد حاضرین محفل تین ٹولیوں میں بٹ کر گول دائرہ بناتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ ہم اس عجیب منظر سے ناآشنا تھے، لہٰذا احتیاطاً تھوڑا ہٹ کر ان کا مشاہدہ کرنے لگے۔ اسٹیج پر ایک مقامی شاعر اپنے مخصوص انداز میں اشعار کہنے لگا۔ دوران اشعار جب اس نے یہ کہا:

یا غافل اذکر اللّٰه و قل لا إلٰه إلا اللّٰه

تو پہلی ٹولی نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تقریباً رکوع تک جھک کر اوپر اٹھتے ہوئے بلند آواز سے یوں پکارا:

ھود یا ھود یا ھود نبی

پھر دوسری ٹولی نے اسی انداز میں پکارا:

ھود یا ھود یا ھود نبی

پھر تیسری ٹولی نے اسی انداز میں پکارا:

ھود یا ھود یا ھود نبی

Marfat.com

دوران اشعار کئی مرتبہ خوشی اور مسرت کے یہ مناظر دیکھنے کو ملے۔ دعا کے بعد طلباء اور حاضرین محفل نے زنبل (مشہور قبرستان) تک کا سفر پیدل طے کیا۔ بارہ بارہ افراد ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر سیدھی صف میں تیز تیز چلتے ہوئے اچانک رک کر اپنے ہاتھوں کو فضا میں بلند کرتے ہوئے پکارتے:

هود   يا هود.   يا هود نبى

زیارت ہود کے لیے جشن و مسرت کا کتنا ہی حسین نظارا ہے!

اسی طرح تین شعبان کا دن تھا، نماز عصر کے بعد لوگ سرخ لباس پہنے ہوئے، سروں پر خوب صورت پگڑیاں باندھے ہوئے، ہاتھوں میں رنگے ہوئے دو دو ڈنڈے لیے جمع ہو گئے اور آمنے سامنے "لڈی" کے انداز میں دوسرے ساتھی کے ڈنڈوں سے ڈنڈے ٹکراتے ہوتے جشن منانے لگے اور اذان مغرب تک شہر میں یہی سلسلہ جاری رہا، جب کہ ہم ان مناظر سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان واپسی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

اہل تریم سات، آٹھ شعبان کو زنبل میں سیدنا الفقیہ المقدم اور دیگر اولیائے کرام کے مزارات پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے عرس میں شرکت کے لیے وادیٔ احقاف روانہ ہوتے ہیں۔

وادیٔ احقاف کا سفر

ہم صبح سویرے سفر مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ تریم سے وادیٔ احقاف تقریباً دو گھنٹے کے فاصلہ پر ہے، سارا علاقہ خشک پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے، پہاڑوں کے دامن میں چھوٹے چھوٹے میدان، ہرے بھرے کھیتوں سے لہلہا رہے ہیں، کھجوروں کے باغات بکثرت ہیں، پختہ، چوڑی، عمدہ سڑک ہے، اگرچہ بعض میدان صحرا کا منظر پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

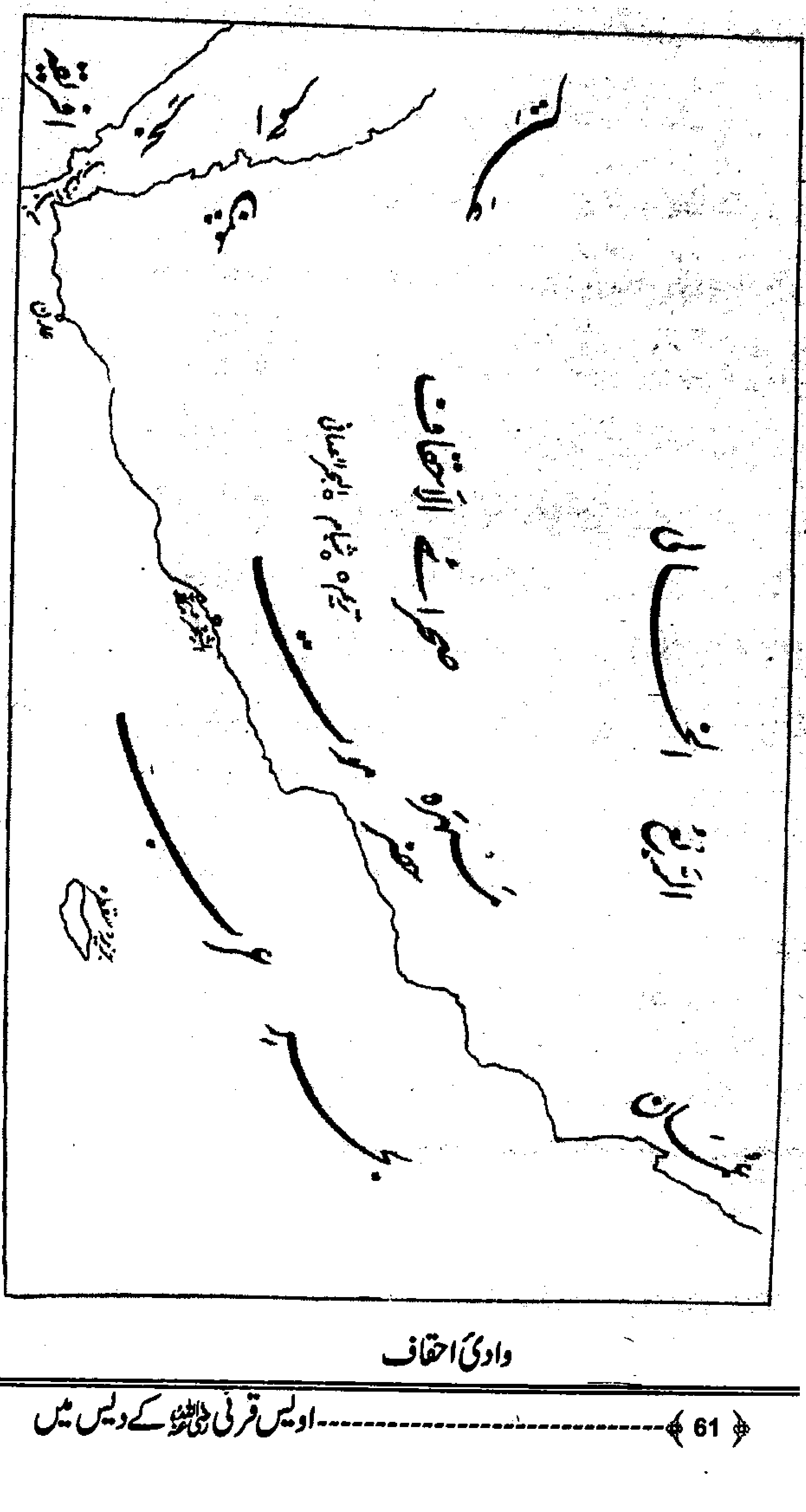

وادیٔ احقاف

Marfat.com

صاحب درود تاج

وادیٔ احقاف کے راستے میں ایک گاؤں آتا ہے، جس کے قبرستان میں متعدد اولیائے کرام مدفون ہیں، صاحب درود تاج الشیخ ابوبکر بن سالم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی یہیں ہے، جن کا مقبول بارگاہ رسالت درود بلاد اسلامیہ، بالخصوص یمن، ہندوستان اور پاکستان میں زبان زد خاص وعام ہے۔ ہم نے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی، پھر ایک دوکان سے مشروبات لیے اور تھوڑی دیر وہاں قیام کیا۔ ابھی دن کے ساڑھے آٹھ بجے تھے، دھوپ بہت زیادہ تیز تھی، محسوس ہوتا تھا جیسے دوپہر کے بارہ بجے ہوں۔ دوبارہ سفر پر روانہ ہوئے اور آدھے گھنٹے میں وادیٔ احقاف پہنچ گئے۔

آداب حاضری

سیدنا ہود علیہ السلام کا مزار کافی بلندی پر ہے، وادی میں ایک نہر بہہ رہی ہے، مزار پر جانے سے پہلے اس میں غسل کرنا، سنت علماء واولیاء ہے۔ سیکڑوں سال سے اس نہر میں ہزاروں علماء، صلحاء اور اولیائے کرام غسل کرتے چلے آرہے ہیں اور باطنی صفائی کے حصول کے لیے ظاہری صفائی کا اہتمام کرتے ہیں۔ نہر کے تھوڑا اوپر ایک میدان نما مسجد ہے، وہاں دو رکعت نفل پڑھ کر مزار شریف کی طرف جایا جاتا ہے۔ ہم نے بھی اولیاء وعلماء کی سنت پر عمل کرتے ہوئے نہر میں نہانے کا پروگرام بنایا۔ نہر میں نہانے کا میرا یہ پہلا تجربہ تھا، کچھ خوف بھی تھا، لیکن دیکھا دیکھی میں نے بھی ڈرتے ڈرتے سخت گرم موسم میں ٹھنڈے پانی میں قدم رکھ دیا اور آہستہ آہستہ نہر کے وسط تک آ گیا۔ پانی میرے کندھوں کو چھو رہا تھا، باقی حضرات نے تو خوب تیراکی کی اور کافی آگے تک گئے، لیکن مجھے تو تھوڑی دیر میں ہی ٹھنڈ لگنے لگی، چناں چہ واپس کنارے کو ہولیا اور کنارے پر بیٹھ کر لطف اندوز ہونے پر اکتفا کیا۔ اس کے بعد

Marfat.com

دو رکعت نفل ادا کیے اور پیدل اوپر چڑھائی شروع کردی۔

مزار کے قریب ایک کنواں ہے، جواب خشک ہو چکا ہے، اسے بئر تسلیم کہا جاتا ہے، یہاں انبیاء ومرسلین اور اولیائے کرام کی فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر تو معلوم نہ ہوسکا، کیوں کہ وہاں کوئی معلوماتی کتبہ بھی نہ تھا اور نہ ہی کوئی بتانے والا۔ ہم نے بھی وہاں فاتحہ خوانی کی، مزار کی سیڑھیوں کے پاس ہی ایک بہت بڑی چٹان فضا میں معلق ہے، جس کا ایک سرا زمین میں گڑا ہوا ہے، اسے ''ناقہ'' کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس کی شکل اونٹ کی کوہان کی طرح ہے۔ اس کے سائے میں علماء کرام ایام عرس میں وعظ کرتے ہیں۔ مزار کے اردگرد ہر طرف حدنگاہ تک عمارتیں ہی عمارتیں بنی ہوئی ہیں، یہ عمارتیں مختلف قبائل اور علماء نے ایام عرس کے لیے بنوائیں ہیں، تاکہ زیارت کے موسم میں ان عمارتوں میں رہائش کی جائے۔

روضہ مبارکہ

سیدنا ہود علیہ السلام کا روضہ مبارکہ چونے اور مٹی کی آمیزش سے تیار کردہ گارے سے بنا ہوا ہے، جس کی وجہ سے مزار کا صحن سخت ترین دھوپ کے باوجود بالکل ٹھنڈا تھا۔ آپ کی قبر انور اندازاً چالیس، پچاس فٹ لمبی ہو گی، لیکن چھتا ہوا حصہ صرف چھ، سات فٹ ہی ہے۔ قبر کی اونچائی تقریباً آٹھ، ساڑھے آٹھ فٹ ہے۔ چھتا ہوا حصہ گنبد نما اور سفید ہے، جس پر چونے کا لیپ چڑھا ہوا ہے۔

ہم اللہ کے خلیل حضرت سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہوئے، قرآن خوانی کی، فاتحہ خوانی کی اور اس کے بعد تھوڑی دیر نعت خوانی کی اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹا بعد اختتامی دعا مانگتے ہوئے مزار حضرت سیدنا ہود علیہ السلام سے الوداع ہوئے۔

Marfat.com

جامع المحضار کی زیارت

تریم مساجد کا شہر کہلاتا ہے، اس میں تقریباً ۳۶۰ مساجد تھیں، لیکن اب ۱۶۰ مساجد رہ گئیں ہیں، ان مساجد میں سے ایک جامع مسجد کا نام "جامع المحضار" ہے، جو تقریباً ۶۰۰ سال پرانی ہے۔ ایک دن ہم بھی ۱۲:۳۰ بجے دوپہر جامع المحضار کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے، تریم کے بازار کے قریب ہی جامع المحضار واقع ہے، یہ مسجد مربع شکل کی ہے، جس کا ہر کونہ برابر ہے، اسے مٹی اور چونے کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ سخت گرمی اور تپش کے باوجود اس کا صحن ٹھنڈا رہتا ہے۔ مسجد کی چھت لکڑی سے تیار کی گئی ہے، مسجد کا منار ۱۷۵ میٹر ہے، اس مسجد کو عمر المحضار بن عبد الرحمٰن السقاف نے تعمیر کروایا تھا۔

عمر المحضار

عمر المحضار بن عبد الرحمٰن السقاف تریم میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا اور فقہ کی تعلیم مقامی علماء سے حاصل کی اور اکابر اولیاء کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ طلب علم کے لیے یمن کے متعدد شہروں اور حرمین شریفین کا رخ کیا۔ آپ سریع الحفظ تھے، بہت زیادہ مجاہدہ اور عبادت کرنے والے تھے، آپ ۸۳۳ھ کو ظہر کی نماز میں بحالت سجدہ وفات پاگئے اور تریم کے قبرستان زنبل میں مدفون ہوئے۔

یاد رہے، ان کی صاحبزادی السیدۃ عائشۃ، السید ابو بکر العدنی بن عبد اللہ العیدروس بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن السقاف کی والدہ ہیں۔

ہم نے مسجد کی زیارت کی اور تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کیے، اس کے بعد نماز ظہر ادا کی اور اسلاف کی ارواح بالخصوص عمر المحضار اور ان کے والد عبد الرحمٰن السقاف کے لیے فاتحہ خوانی کی اور واپس لوٹے۔

Marfat.com

محفل میلاد

۱۳ر رجب کا دن تھا، اعلان کر دیا گیا کہ آج نماز ظہر کے بعد محفل میلاد کے لیے سیئون روانگی ہے۔ اکثر طلباء ایام بیض کا نفلی روزہ رکھے ہوئے تھے۔ یاد رہے کہ وہاں اسلامی روایات کا بہت ہی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ دار المصطفیٰ میں پڑھائی سے زیادہ تزکیۂ نفس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ سفر ہو یا حضر، دن ہو یا رات، ان کے معمولات یومیہ میں فرق نہیں آتا۔ حتیٰ کہ سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار پر بھی ایک ہفتہ قیام کے دوران اذان فجر سے قبل بیداری سے لے کر رات عشاء کے بعد والے دروس تک کے معمولات جاری رہتے ہیں۔ مقامی طلباء بتانے لگے کہ یہاں رمضان المبارک کے معمولات تو اس سے بھی زیادہ کڑے ہیں۔ کھجور، پانی سے افطاری کے بعد صلوٰۃ اوابین جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ ان نوافل میں بھی ختم قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تراویح اور پھر صلوٰۃ اللیل میں بھی ختم قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پھر نماز فجر سے ڈیڑھ، دو گھنٹا

Marfat.com

تک کے معمولات اسی طرح جاری رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ عزوجل معمولات اہل سنت کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چناں چہ ادارہ کی بسیں ہمیں لینے کے لیے ادارہ کے گیٹ پر آ گئیں، ہم بھی ایک بس پر سوار ہو گئے، موسم انتہائی شدید تھا، بس کی سیٹیں دھوپ میں کھڑا رہنے کے باعث بہت گرم ہو چکی تھیں، بس کا ایئر کنڈیشنڈ مکمل طور پر ناکام ہو چکا تھا، لہذا کھڑکیاں کھول کر گرم لو کے مزے لیتے ہوئے سینون کی ظرف روانہ ہوئے۔ تقریباً پون گھنٹے کا سفر گپ شپ کرتے ہوئے گزر گیا اور ہم محفل میلاد النبی میں حاضر ہو گئے۔

محفل کی ابتدا میں مخصوص طرز پر لا إله إلّا الله، لا إله إلّا الله کی وقفے وقفے سے صدائیں دی گئیں۔ حاضرین محفل کو پیاس کی شدت سے بچانے کے لیے ہاتھوں میں ٹھنڈے پانی کے گلاس لیے منتظمین پنڈال میں پھر رہے تھے، لیکن ہم تو روزے سے تھے۔ اچانک تیز ہوا چلنے لگی، صاف آسمان پر بادل چھانے لگا۔ ہمارے لیے یہ پہلا موقع تھا، کیوں کہ جب سے ہم تریم آئے تھے، بارش تو دور کی بات ہے، کبھی بادلوں کی زیارت بھی نہیں ہوئی تھی۔ موسم بدل رہا تھا، شرکاء محفل سلام کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یاد رہے کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ وہاں محفل کی ابتدا میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کا رواج ہے، وہی سلام جس کے ابتدائی کلمات ہمارے ہاں بھی پڑھے جاتے ہیں:

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

دف کے ساتھ بہت ہی پرسوز آواز میں اشعار کو پڑھا گیا، اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مقررین میں سے کئی علماء عورتوں کے پردہ کے حوالہ سے گفتگو کرنے لگے

Marfat.com

کہ ہمارے ہاں (یمن میں) عورتیں شریعت کی حدود سے تجاوز کر رہی ہیں، بے پردگی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے، انگریزی لباس کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اگرچہ ان دنوں تک اتنی بھی بے پردگی نہیں تھی، خصوصاً تریم وغیرہ کے گرد و نواح میں تو مکمل پردہ تھا۔ بہرحال آنے والے خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء کرام شریعت کے عطا کردہ احکامات پر پابندی کی تلقین کرتے رہے۔ اس محفل کی صدارت الشیخ سالم بن عبد اللہ الشاطری فرما رہے تھے۔ ہم نے اسی محفل میں پہلی مرتبہ ان کی زیارت کی۔ آپ بیماری کی وجہ سے کرسی پر تشریف فرما تھے، انھوں نے مخصوص انداز میں صدارتی خطبہ دیتے ہوئے حجیت حدیث کے حوالہ سے گفتگو کی اور وہابیہ کا سخت رد فرماتے ہوئے تحدیث نعمت کے طور پر اپنی اعلیٰ سند بخاری، دیگر اسناد کی اہمیت اور متقدمین اکابرین کے ساتھ اپنے روحانی تعلق کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آخر میں ان کے شاگرد مقرر شعلہ بیاں الشیخ حبیب عمر بن محمد بن سالم نے میلاد النبی اور سند کے بارے میں قرآن وسنت کے حوالہ سے پرمغز گفتگو کی۔ دعا کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا اور ہم نماز عصر ادا کرتے ہی تریم روانہ ہوئے۔ موسم خوش گوار تھا، تاہم بارش کا کوئی پتا نہیں تھا۔ ادارہ کے صحن میں داخل ہوئے تو مسجد میں دستر خوان سجے ہوئے تھے، بتایا گیا کہ یہاں ایام بیض کے نفلی روزوں کے لیے اسی طرح اہتمام کیا جاتا ہے۔ چناں چہ ہم بھی مسجد میں آ گئے۔ کھجور، قہوہ اور سموسے دستر خوان پر سجے ہوئے تھے، سب ہی آ بیٹھے، خواہ وہ روزہ دار تھے یا روزہ خور۔ اذان مغرب ہوئی، ہم نے افطاری کی اور نماز مغرب کے بعد بریانی کے ساتھ تواضع کی گئی۔

سیئون میں محفل ختم بخاری

۱۵ رجب، نماز جمعہ کے بعد ختم بخاری میں شرکت کے لیے روانگی کی اطلاع

Marfat.com

صبح صبح مل گئی۔ ایک مرتبہ پھر سیئون کی طرف روانگی ہوئی۔ راستے میں موسم سہانا ہو گیا، کہیں کہیں بارش کے آثار نظر آئے۔ سیئون کی ایک مسجد میں ختم بخاری کی محفل سجی ہوئی تھی، میں تو مجمع سے گزرتا ہوا بالکل آگے جا پہنچا۔ دیکھا تو علماء نے بخاری کے اجزاء تقسیم کیے ہوئے تھے، جو ہمارے ہاں سپارے کے سائز کے مجلد اجزاء کی صورت میں تھے، تھوڑی دیر بعد آخری حدیث لاؤڈ اسپیکر پر پڑھی گئی اور پھر پہلی حدیث۔ اس کے بعد علماء نے تقاریر کیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی علمی خدمت کے حوالہ سے گفتگو کی اور دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

سیدنا الامام المهاجر

نماز عصر ادا کرتے ہی ہم واپس روانہ ہوئے لیکن سیئون سے پانچ، چھ کلومیٹر تریم کی جانب ایک مزار کی طرف بسیں مڑ گئیں، پتا چلا کہ آج مزار پر افطاری ہو گی اور اس کے بعد محفل میلاد منعقد ہو گی۔

یہ مزار سیدنا أحمد بن عیسٰی بن محمد بن الإمام علی العریضی بن الإمام جعفر الصادق بن الإمام محمد الباقر بن الإمام علی زین العابدین بن الإمام الحسین السبط بن الإمام علی بن أبی طالب (رضی اللہ عنہم) کا تھا۔ یہ بزرگ جمادی الاولیٰ ۲۷۳ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴ محرم الحرام ۳۱۹ھ، حضرموت (یمن) تشریف لائے، دین اسلام کی تبلیغ کی اور ۳۴۵ھ کو وفات پا گئے۔

یہ ان علاقوں کی طرف اسلام کی تبلیغ کے لیے ہجرت کر کے تشریف لائے، اسی لیے ان کو "الإمام المُهاجر" کہا جاتا ہے۔ ادارہ کے مخصوص طلباء نے جنگل میں منگل کا سماں کر دکھایا۔ مزار کے ارد گرد آبادی کا نام و نشان تک نہیں، مزار انتہائی بلندی پر ہے،

Marfat.com

جس طرح حضرت بابا کمال چشتی رحمۃ اللہ علیہ (قصور) کے مزار پر حاضری دینے کے لیے سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں، اس سے کہیں زیادہ بلندی پر واقع مزار پر حاضری کے لیے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے سانسیں پھولنے لگتی ہیں۔

سیڑھیوں کے پاس ایک مسجد، وضو خانہ اور وسیع میدان ہے، جہاں طلباء نے سلیقے سے دریاں بچھا دیں اور مکمل ساؤنڈ سسٹم تک کی جمیع سہولیات کا اہتمام کر دیا۔ دستر خوان بچھ گئے، افطاری کے لیے دار المصطفیٰ سے خصوصی ویگنیں عمدہ بریانی، کھجوریں، فروٹ، قہوہ اور ٹھنڈے پانی کے کولر لے کر آئی ہوئی تھیں۔ الشیخ حبیب عمر نے مغرب کے وقت طلباء کے مختلف سوالات کا جواب دیا، "الإمام المهاجر" کے بارے طلباء کو بتایا اور طلباء میں گھل مل گئے۔ افطاری کے بعد اذان مغرب ہوئی، پھر نماز مغرب کے بعد محفل کا آغاز ہوا۔ ہماری بس چوں کہ تھوڑی تاخیر کے ساتھ پہنچی تھی، تب مزار کی طرف جانے والے طلباء کا بہت زیادہ رش تھا، اس لیے ہم نے نماز مغرب کے بعد حاضری کا پروگرام بنایا۔ سیکڑوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مزار پر پہنچ گئے، تھوڑی دیر سانس کو بحال کیا، نیچے نگاہ کی تو حاضرین محفل نقطوں کی مانند نظر آ رہے تھے۔ بلندی پر ٹھنڈی ہوا اور بھی زیادہ مسحور کن تھی، حاضری کا لطف آ گیا۔ صاحب مزار کے لیے فاتحہ پڑھی اور دعائیں التجائیں کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے۔ یاد رہے کہ ہر مزار پر حاضری کے موقع پر اور دعا کے وقت اہتمام کے ساتھ دوست، احباب، رشتہ داروں اور طلباء کرام کا خصوصی خیال رکھا۔ سیڑھیاں اترے اور محفل میں حاضر ہو گئے۔ سینون سے بھی بہت سے علماء محفل میں حاضر ہوئے اور مختصر خطابات کیے۔ اختتام محفل پر دعا ہوئی، اسی دوران ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی۔ میں نے ایک خاص بات نوٹ کی کہ

Marfat.com

شرکاءِ محفل میں سے کوئی بھی بارش کی وجہ سے بے چین نہ تھا اور اپنی مستی میں مگن محفل میں شریک تھا۔

اسی طرح آخری تقریب جو دار المصطفیٰ کے صحن میں منعقد ہوئی، اس موقع پر تو خوب بارش ہوئی، لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی اپنی جگہ سے ہلا بھی ہو۔ استقامت بڑی چیز ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی طرح استقامت عطا فرمائے۔

ہلکی بارش کے باوجود صفیں بن گئیں، اذان عشاء کے ساتھ ہی نماز عشاء ہوئی اور سب بس پر سوار ہو کر تریم کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے بھر ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہا، تریم میں بھی کافی بارش ہو چکی تھی۔ ہم دار المصطفیٰ پہنچ گئے اور تھکاوٹ کے باعث جلدی سو گئے تا کہ صبح کے معمولات میں حرج نہ ہو۔

Marfat.com

سیر و تفریح

دورۂ تصوف اختتامی مراحل میں داخل ہو گیا، دو ہفتے بعد پاکستان واپسی تھی۔ یمن میں کئی ایک تاریخی مقامات تھے، جن کی زیارت ضروری تھی اور زندگی میں ایسے مواقع کم ہی میسر آتے ہیں۔ چناں چہ میں نے مقامی طلباء سے یمن کے مختلف شہروں اور خاص مقامات کے بارے میں کافی معلومات اکھٹی کر لیں اور بالآخر یمن کی سیر کے لیے پروگرام بنایا۔ پاکستان سے آنے والے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس سفر پر جانے کے لیے تیار نہ تھا۔ انڈیا سے آیا ہوا طالب علم آفتاب عالم خان، یمن میں ہی دو سال سے رہ رہا تھا اور کچھ عرصہ دار المصطفیٰ میں بھی پڑھتا رہا، اس نے بھی ابھی تک یمن کو گھوم پھر کر نہیں دیکھا تھا اور ان دنوں صنعاء میں ایم اے کا داخلہ لے رہا تھا۔ چناں چہ اس نے اس سفر میں رفاقت کی ہامی بھر لی۔

میرے پاس دو ہفتے تھے، ان ایام میں سیر کے ساتھ ساتھ دورہ تصوف کی

Marfat.com

اختتامی تقریبات میں حاضری کا بھی مکمل ارادہ تھا، اس لیے مزید چار دن کم پڑ گئے۔ نو، دس دن کے مختصر لمحات میں ایسی حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی ضرورت تھی کہ مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ سیر ہو سکے۔ چناں چہ روانگی سے قبل مکمل شیڈول بنایا اور مختلف مقامات کی زیارت کو مختلف ایام پر تقسیم کیا۔

پاکستان سے آئے ہوئے ساتھیوں میں سے ایک کو درد گردہ ہو گئی، علاج کے باوجود کچھ خاص افاقہ نہ ہوا تو اس نے بھی صنعاء تک کے سفر کے لیے تیاری باندھ لی، چناں چہ طے پایا کہ جمعرات کو صنعاء کے لیے روانہ ہوا جائے۔ بدھ، نماز عصر کے بعد صنعاء روانگی کے لیے ٹکٹس بک کروائیں، ان دنوں تریم سے صنعاء ۱۳۰۰ ریال (جس کی مالیت ۴۵۰ روپے پاکستانی) تھی، نماز فجر بس اسٹینڈ پر ادا کی اور صبح ۶:۰۰ بجے تریم سے صنعاء روانہ ہوئے۔ تریم سے صنعاء تک کا فاصلہ تقریباً نو گھنٹے کا ہے، راستے میں بس ایک بار ناشتہ کے لیے ایک ہوٹل پر رکی اور تین چار بار بس کو چیکنگ کے لیے رکنا پڑا۔ ایک دو بار تو مسافروں کو نیچے اتار لیا گیا۔ ہم تو گاڑی میں ہی بیٹھے رہے اور فوجی نے گاڑی میں ہمارے پاسپورٹ چیک کر لیے۔ تقریباً ۳:۱۵ بجے ہم صنعاء پہنچ گئے، ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی، موسم خاصا خوش گوار تھا، آفتاب عالم خان ہمیں لینے بس اسٹینڈ آئے ہوئے تھے، ہم نے اپنے بیگ اٹھائے اور تھوڑی تلاش کے بعد ہوٹل کا ایک کمرہ لیا، غسل کیا اور تیار ہو کر باہر نکلے۔

شام ہو رہی تھی، خوب گھومے، کھانا کھایا۔ مجھے تھوڑا سا زکام تھا، اس لیے قہوہ میں لیموں کا رس ڈال کر مزے سے پیا۔ ہلکی ہلکی رم جھم ہو رہی تھی۔ رات کے ۱۱:۰۰ بج چکے تھے، ہم ٹہلتے ہوئے ہوٹل پہنچے اور آرام کیا۔

Marfat.com

اگلے دن جمعہ تھا، صبح دس بجے ناشتہ کرتے ہی بڑے سرکاری ہسپتال گئے تا کہ درد گردہ کا مسئلہ حل کیا جائے، لیکن اتنے بڑے ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر موجود نہ تھا۔ پتا چلا کہ جمعہ کو ڈاکٹر چھٹی پر ہوتے ہیں اور سوائے ایمرجنسی ان کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔ ابھی روڈ پر کھڑے ہی تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ ایک برآمدے میں پناہ لیتے ہوئے موسم کا نظارہ کرنے لگے۔ ہمارے پاس کوئی پروگرام نہ تھا، طے یہ پایا کہ ہفتہ کو اس کا چیک اپ کروایا جائے۔ ابھی ہمارے پاس پون دن باقی تھا، کبھی ارادہ کیا کہ نیشنل میوزیم جایا جائے، کبھی کچھ ارادہ بنا۔ موسم بھی کہیں نکلنے نہیں دے رہا تھا، چناں چہ آفتاب عالم خان نے اپنے ایک عربی دوست سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ تم آج ''دار الحجر'' سیر کے لیے چلے جاؤ، ضروری نہیں کہ یہاں بارش ہے تو وہاں بھی ہو اور اپنے ایک دوست کو اس نے کہا کہ ٹیکسی بھیج دو۔ جان پہچان کی وجہ سے ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ ۱۰۰۰ ریال کرایہ طے پایا، جب کہ موسم کی خرابی کے باعث ہر ڈرائیور سیر کے لیے ۲۰۰۰ سے ۲۵۰۰ ریال مانگ رہا تھا۔

دار الحجر--- تاریخی قلعہ

ہم ٹیکسی پر سوار ہوئے اور دار الحجر کے لیے روانہ ہو گئے۔ صنعاء سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹا کے فاصلہ پر ۲۸۰۰ سال پرانا قلعہ ہے، جسے ''دار الحجر'' کہا جاتا ہے۔ صنعاء چوں کہ مری کی طرح ٹھنڈا اور پہاڑی علاقہ ہے، اس لیے بارش کا پانی بعض مقامات پر ہمارے پاکستان کی گلیوں، محلوں کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ راستے میں بارش رک چکی تھی، بادلوں سے آسمان ڈھکا ہوا تھا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ''دار الحجر'' سے تھوڑا پہلے ایک پہاڑی ہے، جس کی انتہائی بلندی پر سیاح

Marfat.com

گہرائیوں میں واقع وادیوں اور ''دار الحجر'' کا نظارہ کرتے ہیں۔ اس بلند ترین چوٹی پر کھڑے ہو کر ارد گرد کا نظارہ بہت بھلا لگا۔ بہت تیز اور ٹھنڈی ہوا جسم کو چیر رہی تھی۔ تیز ہوا کے باعث ایک دوسرے سے بات کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا، لیکن ایسا نظارہ تو ایسے موسم میں لطف دیتا ہے۔ بہت رش تھا، کتنے ہی لوگ اس نظارہ کے لیے اپنی گاڑیوں میں آئے ہوئے تھے۔ سیاہ برقع پوش خواتین اور بچے بچیاں دستر خوان بچھا کر مختلف مقامات پر پکنک منا رہے تھے۔ اتنی سخت ٹھنڈ میں تو ہمارے لیے ۱۰، ۱۵ منٹ ہی کافی تھے۔ واپس گاڑی میں بیٹھے اور دار الحجر روانہ ہوئے۔ یاد رہے کہ صنعاء سے دار الحجر جانا ہو تو ڈرائیور سے اس موضوع پر تھوڑی بات چیت بھی کر لینی چاہیے، کیوں کہ اس Top کے نظارے کے بنا، دار الحجر دیکھنے کا کوئی خاص مزا نہیں آتا اور یہ Top دار الحجر کی سیر کا جزو لازم ہے۔ اب ہم پہاڑی سے نیچے اترے اور مین روڈ پر دار الحجر کی طرف رواں دواں ہوئے، ۱۵، ۲۰ منٹ میں ہم دار الحجر پہنچ گئے۔

دار الحجر ایک قلعہ کا نام ہے، جو ۲۸۰۰ سال پرانا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۵۰، ۶۰ فٹ ہوگی۔ نیچے سے اوپر کی طرف مکمل نظارہ کرنے پر گردن کندھے سے جا لگتی ہے۔ یہ محل نما قلعہ ایک موٹی چٹان کو اندر ہی سے کاٹ کر پختہ اینٹوں اور چونے کی آمیزش سے تیار سفید سیمنٹ سے بنایا گیا ہے۔ اس قلعہ میں داخل ہونے کے لیے غیر ملکی سیاحوں کے لیے ۵۰۰ ریال، جب کہ یمنی باشندوں کے لیے صرف ۲۰ ریال ٹکٹ تھا۔ اس لیے بادل ناخواستہ پانچ سو ریال ہی کا ٹکٹ لینا پڑا، کیوں کہ ہم پاکستانی لباس میں تھے۔ آفتاب عالم خان ۵۰۰ ریال کی ٹکٹ لینے سے مستثنیٰ قرار پایا، کیوں کہ وہ یمنی لباس میں تھا۔ ویسے بھی وہاں اتنی تحقیقات نہیں ہوتیں کہ انٹرویو ہی لینا شروع ہو جائیں۔ ہم ٹکٹ خرید کر

Marfat.com

گیٹ کے اندر داخل ہوئے، چند سیڑھیاں چڑھے تو اوپر ایک کشادہ صحن تھا، جس کے وسط میں ایک فوارہ لگا ہوا تھا، صحن کے احاطہ کے گرداگرد چونے کے خوب صورت کنگریوں والی ۳فٹ کی دیوار ہے، جہاں سے وادی کا نظارہ کیا جاتا ہے، یہاں آرام کرنے کے لیے بنچ بھی رکھے ہوئے تھے۔ ایک جانب مزید آٹھ دس سیڑھیاں چڑھنے پر ہم دارالحجر کے دروازے پر آپہنچے۔ اوپر جانے کے لیے ایک ہی دروازہ ہے، جو لکڑی کا بنا ہوا ہے، جس پر پھول دار کام کیا ہوا ہے، دروازے پر ایک چوکیدار کھڑا ہے، جو ٹکٹ چیک کر کے اوپر جانے کی اجازت دیتا ہے۔ ہم سیڑھیاں چڑھتے گئے، ہمارے پاس ایک ترجمان آیا جو ہمیں مختلف تاریخی واقعات اور قلعے کے کمروں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا رہا۔ قلعے کی پہلی منزل پر آئے تو وہاں کچھ کمرے بنے ہوئے تھے، تقریباً چار پانچ منزلیں تھیں، جن میں شہزادیوں کے لیے کمرے، بیڈروم، ڈرائنگ روم، کچن اور باتھ روم بنے ہوئے تھے۔ قلعے کے اندر چھت پر زنجیریں لٹکی ہوئی تھیں تاکہ گوشت کو ان زنجیروں سے لٹکا دیا جائے۔ بعض کمرے مقفل تھے، جن کو شیشے کی کھڑکی سے ہی دیکھا جا سکتا تھا۔ مختلف کمرے اور منزلیں دیکھتے ہوئے ہم چھت پر پہنچ گئے۔ چھت سے نیچے اشیاء چیونٹیوں کی طرح نظر آرہی تھیں اور تیز تیز ہوا چل رہی تھی۔ عصر کا وقت ہو چکا تھا، بادلوں کے درمیان سے سورج کی پیلی پیلی کرنیں بھی قلعہ کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں۔ کافی وقت گزر گیا، ہم سیڑھیاں اترتے ہوئے قلعے سے باہر آگئے۔ قلعے کے سامنے ایک دکان تھی، جس میں یمنی ٹوپیاں، خنجر، ٹوکریاں، ہار، عقیق، لباس اور دیگر بہت سی اشیاء بیچنے کے لیے رکھی ہوئی تھیں۔ واضح رہے کہ خنجر یمن کے قومی لباس کا حصہ ہے، یمنی اسے اپنے پہلو میں لٹکائے رکھتے ہیں،

Marfat.com

اسی لیے اس کو ''جنبیہ'' بھی کہتے ہیں۔

ہم خوب صورت لمحات کو کیمرے اور دل کی آنکھ سے محفوظ کرتے ہوئے صنعاء واپس ہوئے۔

نیشنل میوزیم

اگلی صبح ہفتہ تھا، ہم ناشتہ کرنے کے بعد ہسپتال روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر نے دوست کا معائنہ کیا اور الٹرا ساؤنڈ سے پتا چلا کہ پتھری کا نام ونشان تک نہیں ہے، چناں چہ یہ سنتے ہی اس نے سکھ کا سانس لیا اور تریم واپسی کے لیے اتوار دوپہر کا ٹکٹ بک کرایا۔ ہم ہسپتال سے سیدھے نیشنل میوزیم گئے، میوزیم چار منزلہ عمارت پر مشتمل تھا۔ میوزیم کے ایک حصہ میں یمنی کلچر کو تصاویر کی شکل میں دکھایا گیا تھا۔ ایک حصہ قرآن کریم کے قدیم نسخہ جات کے لیے مختص تھا، ایک حصہ مین تلواریں، زرہیں، پرانے سکے، مجسمے، پرانی مورتیاں، برتن، مٹکے، زیور اور کئی دوسری اشیاء شیشے کی الماریوں میں سجا کر رکھی ہوئی تھیں۔ ہم تھوڑی دیر گھومے پھرے اور واپس روانہ ہوئے۔ مغرب کے بعد باب الصنعاء کی سیر کا پروگرام بنایا۔

Marfat.com

صنعاء

صنعاء ایک قدیم ترین تاریخی شہر ہے، یہ یمن کا دارالحکومت ہے، اس کی بنیاد حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے پر پوتے صنعاء بن ازال نے رکھی تھی، لہٰذا یہ کبھی ازال کے نام سے یاد کیا جاتا اور کبھی صنعاء کہلاتا۔ بعض نے کہا ہے کہ زمانہ قدیم میں اس کا نام ازال تھا، جب حبشہ کے لوگ یہاں آئے تو انھوں نے پتھروں سے بنے اس مضبوط شہر کو دیکھ کر کہا:

صنعہ۔۔۔جس کا حبشی زبان میں مطلب تھا کہ یہ شہر مضبوط ہے۔

تب سے اس کا نام صنعا صنعاء مشہور ہو گیا۔[معجم البلدان، جلد ۳، صفحہ ۴۲۶]

یہ صنعاء قدیم اور جدید پر مشتمل ہے۔ صنعاء قدیم قلعہ نما شہر ہے، جس کا احاطہ بادشاہی قلعہ لاہور کی طرح موٹی، بلند و بالا مضبوط دیواروں سے کیا گیا ہے۔ اس کا ایک مرکزی دروازہ ہے، جسے باب الصنعاء کہا جاتا ہے، جو تقریباً چودہ، پندرہ فٹ اونچا

Marfat.com

اور دو پلوں پر مشتمل اتنا ہی چوڑا ہے۔ دروازہ بہت وزنی ہے اور اس پر پھول دار کام کیا ہوا ہے۔ دروازہ سے شہر میں داخل ہوتے ہی دونوں اطراف میں پر رونق بازار ہے، جو رات گئے تک کھلا رہتا ہے۔ یہاں ہر وقت گہما گہمی ہوتی ہے۔ بازار میں داخل ہوتے ہی یہ احساس ہونے لگتا ہے، جیسے ہم لاہور کے لنڈا بازار میں آگئے ہیں۔ دکانیں مختلف اشیاء سے آراستہ ہیں، جن میں جوتے، کپڑے، ڈرائی فروٹ اور قیمتی پتھر سجے ہوئے ہیں۔ پتھروں میں زمرد، فیروزہ، یاقوت، عقیق اور دیگر قیمتی پتھروں کی کئی ایک اقسام بھری پڑی ہیں، جن میں یمنی عقیق قابل ذکر ہیں۔

یمنی عقیق کا ذکر حکیم سنائی کے مشہور قصیدہ ''قبة الاسلام بلخ'' میں بھی ہے، جس میں انھوں نے روزہا، ماہ ہا، سال ہا، عمرہا اور قرن ہا کے الفاظ سے ایک ایک شعر لکھا ہے۔ عقیق یمنی کا ذکر اس شعر میں ہے:

سال ہا باید کہ تا یک سنگ اصلی زِ آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

اسی قصیدے کے ایک شعر میں حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہے، جو قدرے تصرف کے ساتھ اس طرح مشہور ہے:

قرن ہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

اسی شہرت کی وجہ سے ہم نے بھی یمنی عقیق خریدنے کا ارادہ کیا، لیکن مختلف دکانوں پر اس کی قیمتوں میں تفاوت اور افراط و تفریط نے عقیق خریدنے سے باز رکھا، کیوں کہ بعض عقیق جو ۳۰۰ ریال کے تھے، وہی دوسری دکان پر ۵۰ ریال کے تھے اور

Marfat.com

ہر دکان دار بزعم خود اصلی عقیق کا دعوی دار تھا، اس لیے ہم نے تو پتھر دیکھنے پر ہی اکتفا کیا۔

بازار کافی لمبا ہے اور ایک کشادہ گلی کی صورت میں اونچائی کی طرف جاتا ہے، جب کہ بازار کے اطراف میں مختلف گلیوں، محلوں کی صورت رہائش گاہیں اور ہوٹل بنے ہوئے ہیں۔ یہ صنعاء قدیم کہلاتا ہے، جب کہ باقی سارا شہر جو ہر طرف سے کئی کلومیٹر پر محیط ہے، صنعاء جدید کہلاتا ہے۔ صنعاء عمدہ، کشادہ، صاف ستھری سڑکوں، ہریالی، عمدہ آب وہوا، خوب صورت بلند وبالا عمارات اور درمیانے درجہ کے فائیو سٹار ہوٹلز پر مشتمل ہے۔ ان دنوں پیک سیزن تھا، اس لیے صنعاء سیاحوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ ہم کافی دیر گھومتے رہے، کھانا کھایا اور اگلے دن حدیدہ جانے کے لیے بس کے ٹکٹ بک کرواتے ہوئے تقریباً ۱۱:۳۰ بجے رات واپس ہوئے۔

Marfat.com

حُدَیْدَۃ

اگلا دن اتوار تھا، ہم صنعاء سے حدیدہ روانہ ہو رہے تھے، صبح ۸:۳۰ بجے ناشتہ کیا، میں نے بازار سے اپنے ڈیجیٹل کیمرے کے لیے G.B 2 کا میموری کارڈ خریدا، کیوں کہ کیمرے میں پہلے سے MB 256 کا کارڈ لگا ہوا تھا، جس کا ڈیٹا بار بار انٹرنیٹ کیفے سے C.D پر ڈالنا پڑتا تھا۔ ہم دوپہر ۱:۳۰ بجے باب الصنعاء کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ یمن میں عموماً پاکستان کے بس اسٹینڈز کی طرح کوئی خاص اہتمام نہیں ہوتا۔ مسافر مخصوص روڈ پر سامان لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں، بس روانگی سے ۱۵، ۲۰ منٹ پہلے آ جاتی ہے اور مسافروں بس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ ہاں بعض بس کمپنیوں نے چھوٹے چھوٹے آفس نما کمرے بھی بنائے ہوئے ہیں، جہاں مسافر آرام سے بس کا انتظار کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے دوست کو تریم جانے والی بس پر بٹھایا اور پانی، بوتلیں، چپس، چاکلیٹ اور بسکٹ خریدتے ہوئے حدیدہ جانے والی بس پر سوار ہوئے۔ بس اپنے مقررہ وقت پر ۲:۰۰ بجے دوپہر حدیدہ کے لیے روانہ ہوئی۔

Marfat.com

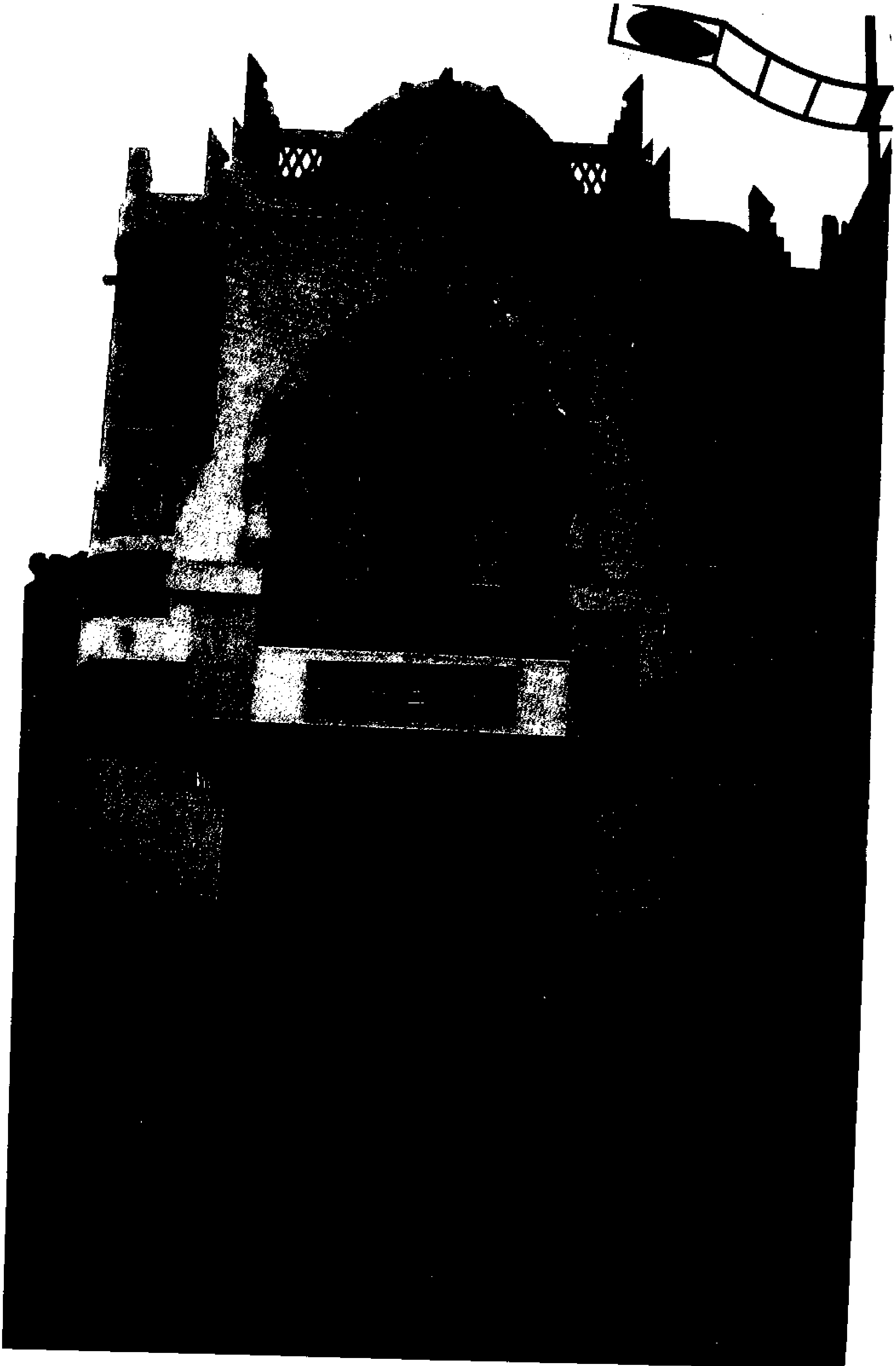

دارالمصطفیٰ (تریم) کا ایک گیٹ

Marfat.com

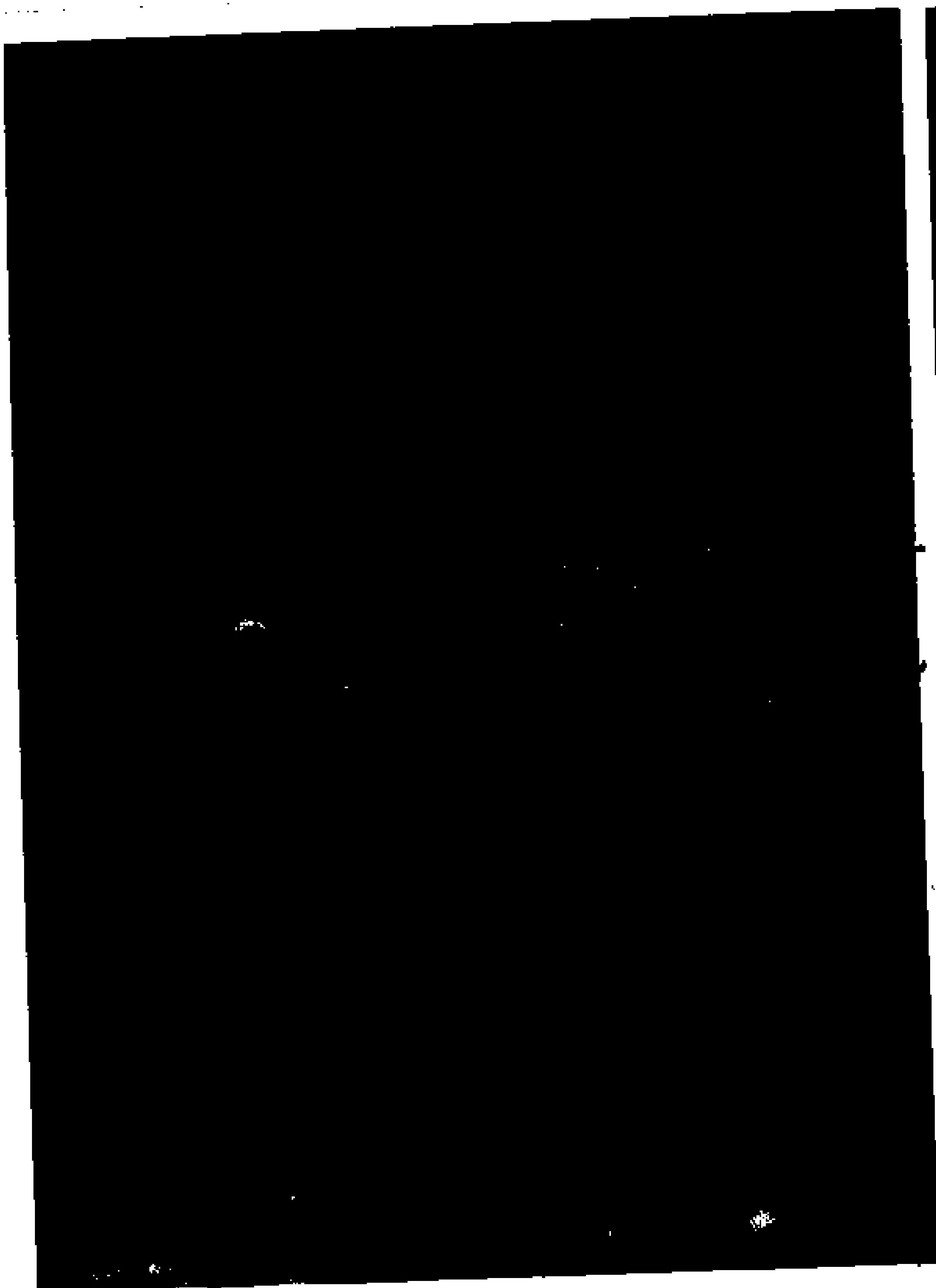

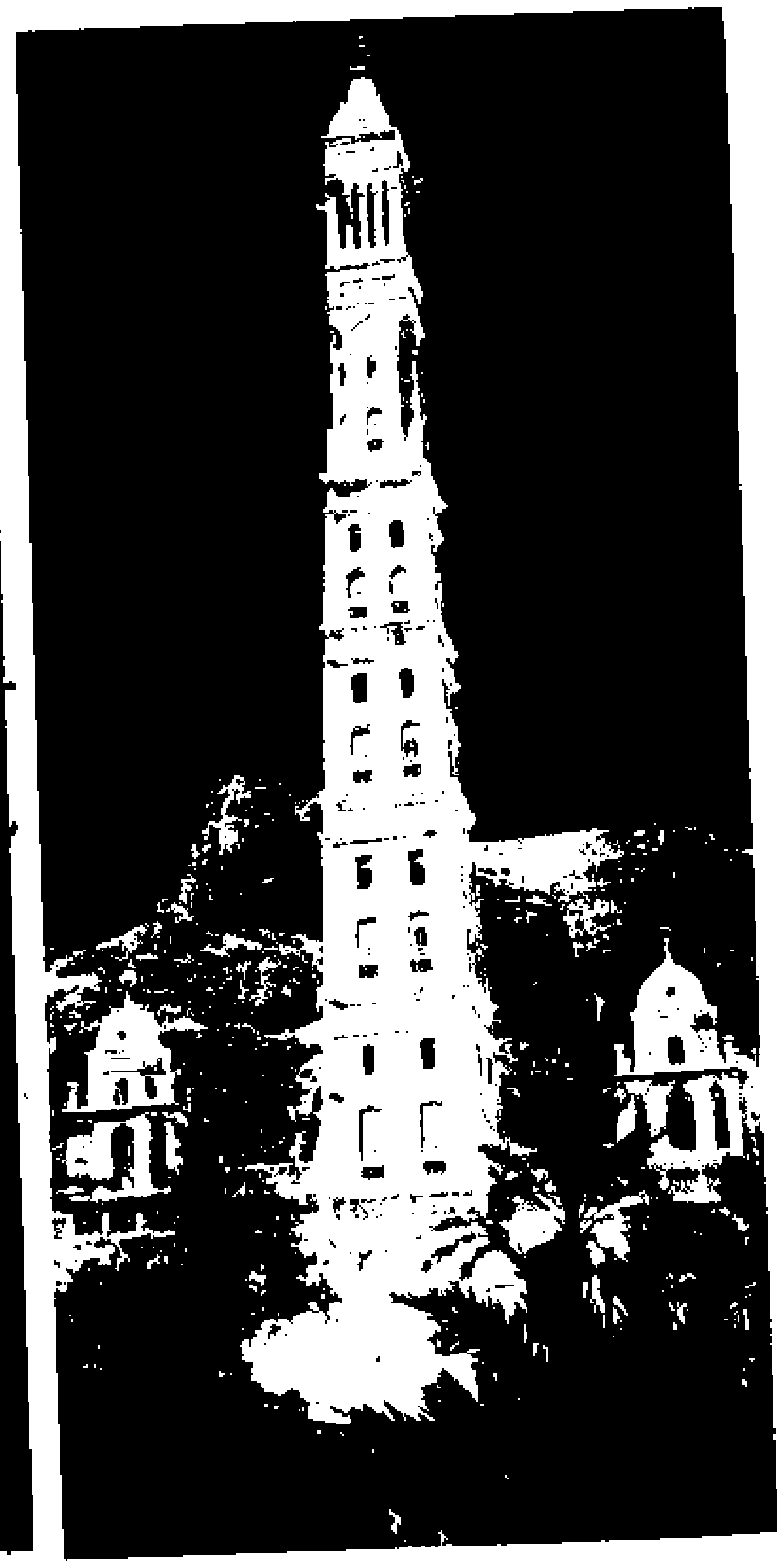

مسجد المحضار کا 175 میٹر بلند و بالا مٹی اور چونے سے بنا خوب صورت مینار (تریم)

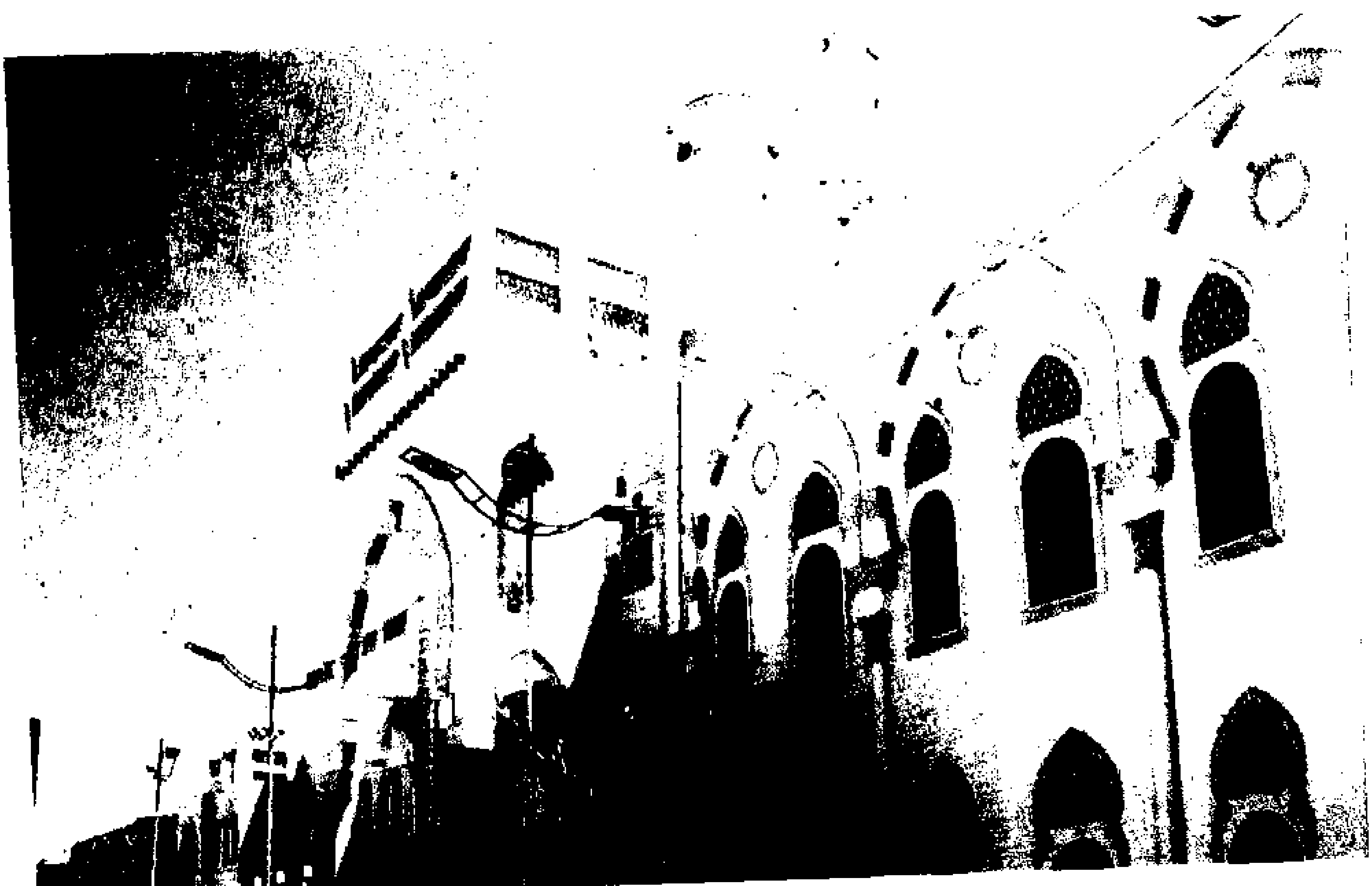

دارالمصطفیٰ (تریم)

Marfat.com

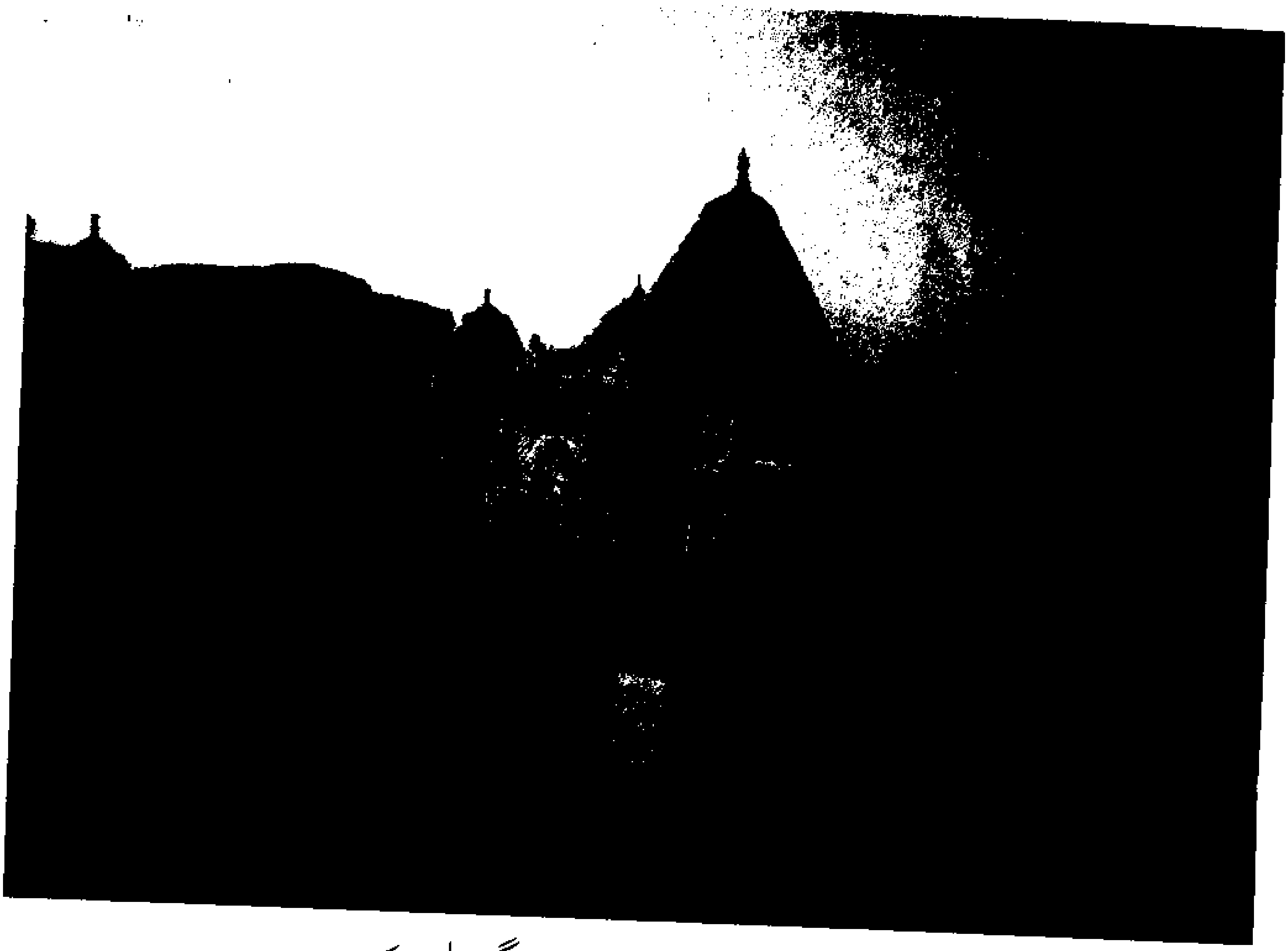

شیخ ابوبکر سالم (صاحب درود تاج) اور دیگر صلحاء کے مزارات

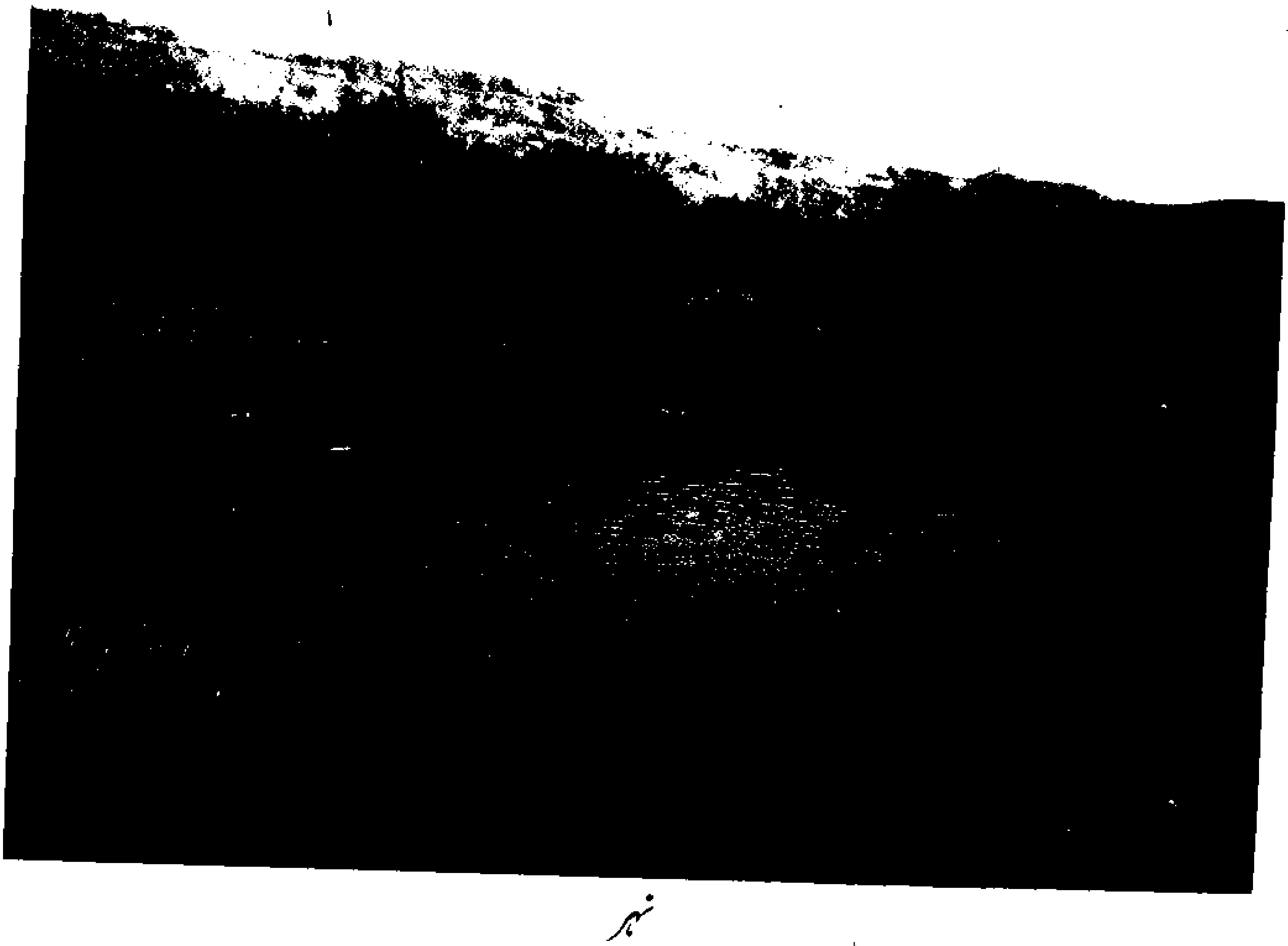

نہر

Marfat.com

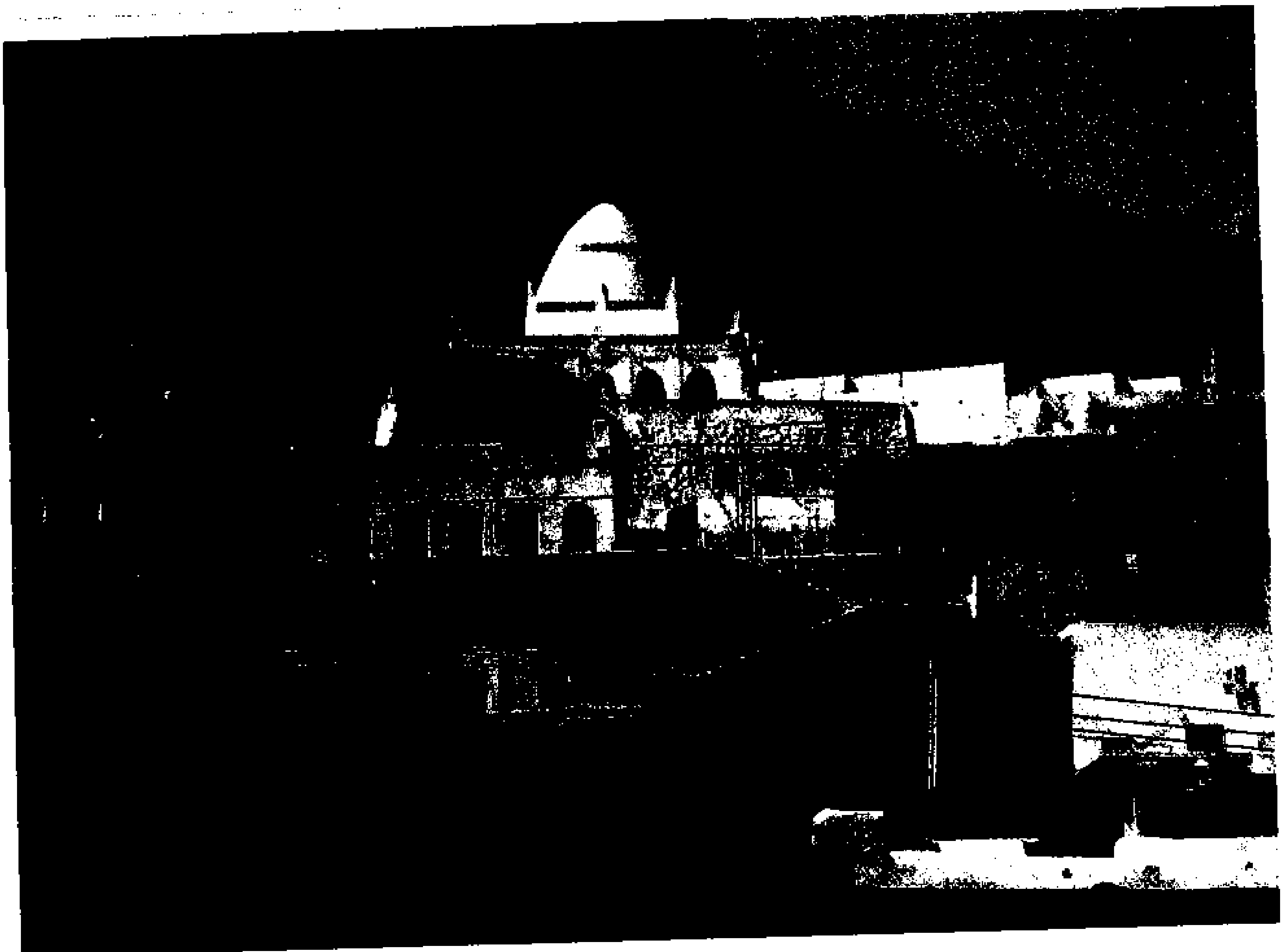

سیدنا ھود علیہ السلام کا مزار

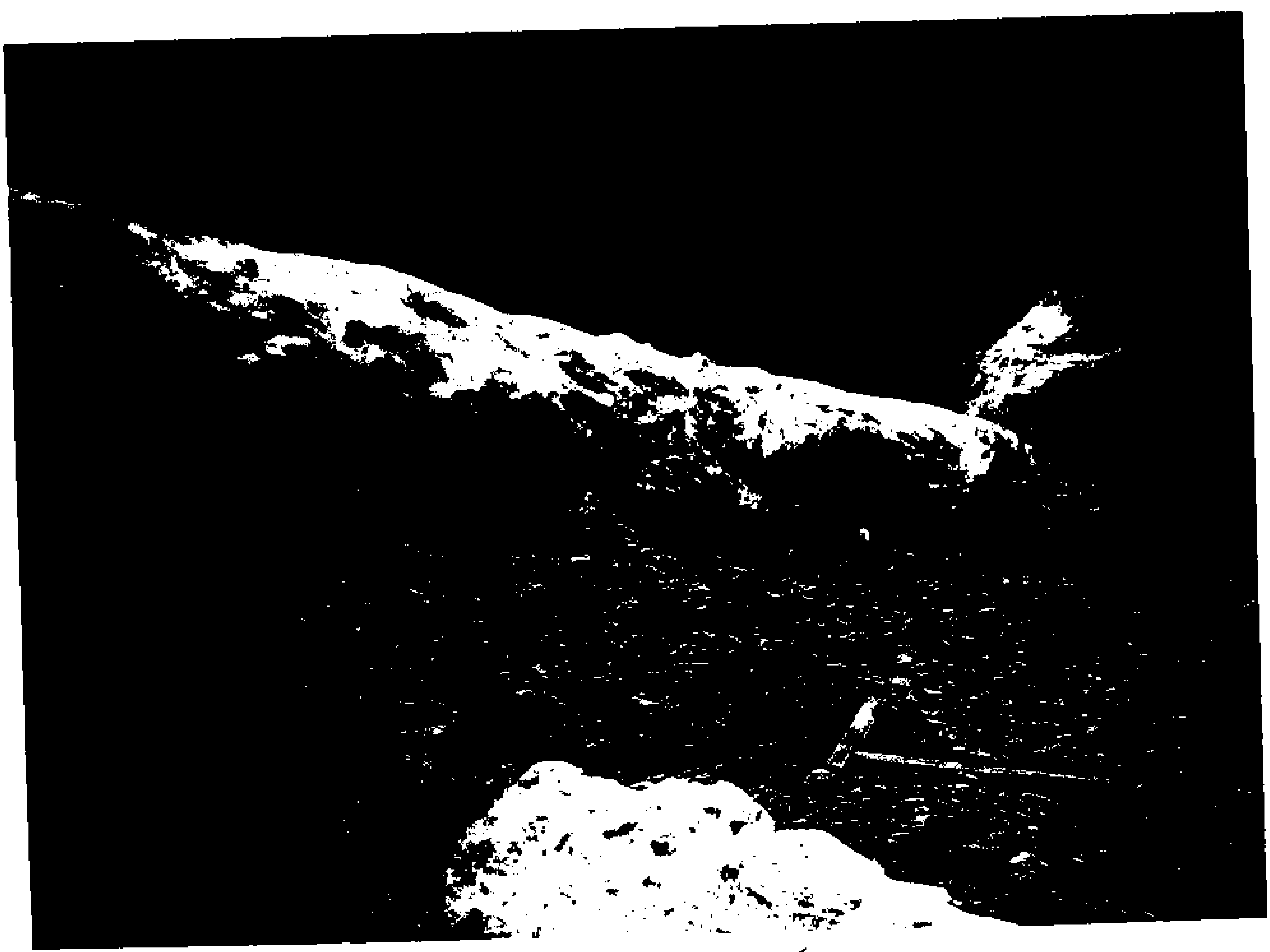

سیدنا ھود علیہ السلام کی قبر کا بقیہ حصہ جو مزار سے اوپر تک جاتا ہے

Marfat.com

ناقہ نامی چٹان، جس کے نیچے علماء وعظ کرتے ہیں

مزارِ ھود سے ملحقہ بستی جو سال میں ایک ہی مرتبہ آباد ہوتی ہے

Marfat.com

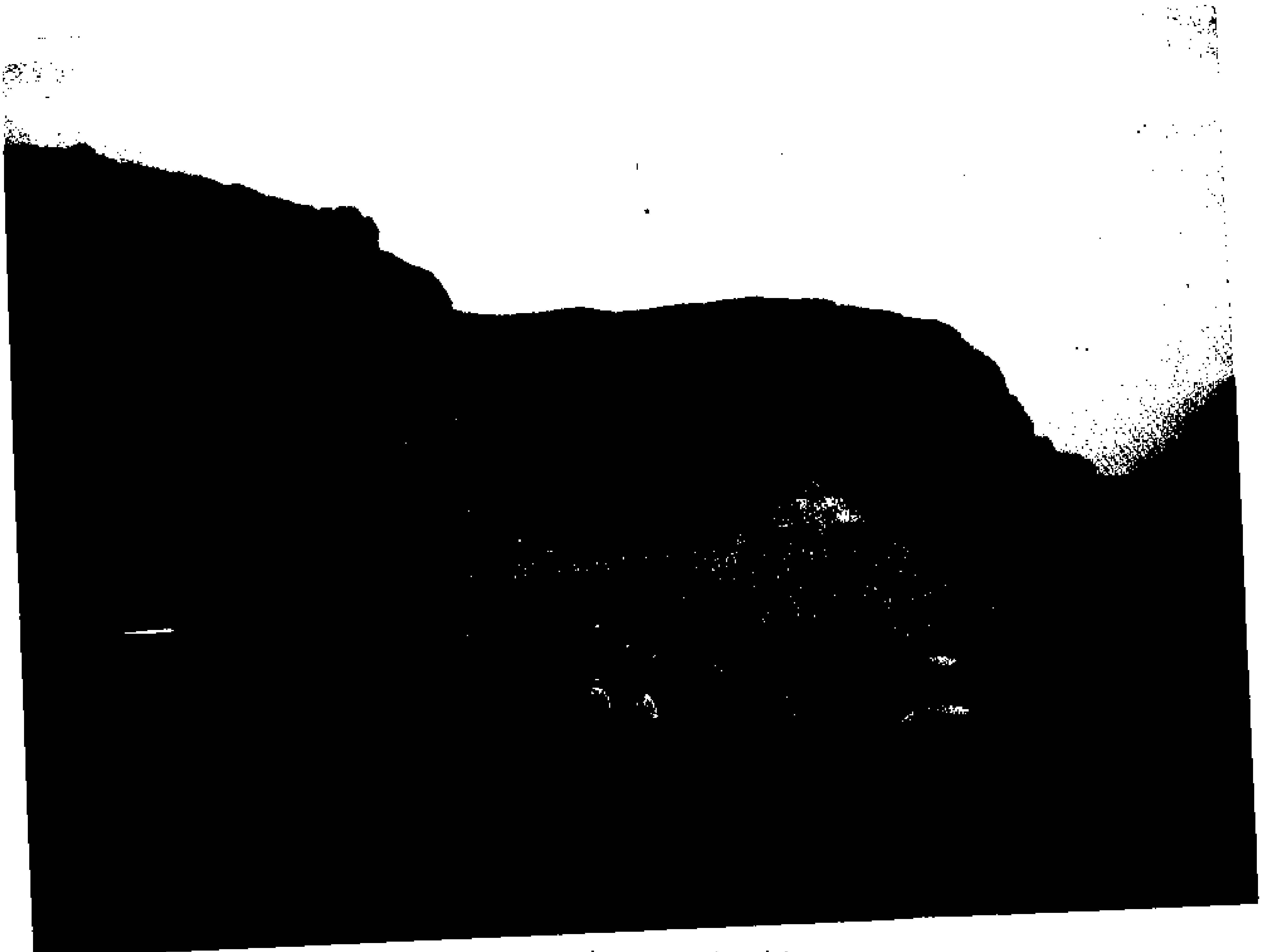

امام دار الهجرة کا مزار

امام دار الهجرة کے مزار کی لوح

Marfat.com

دار الحجر (صنعاء)

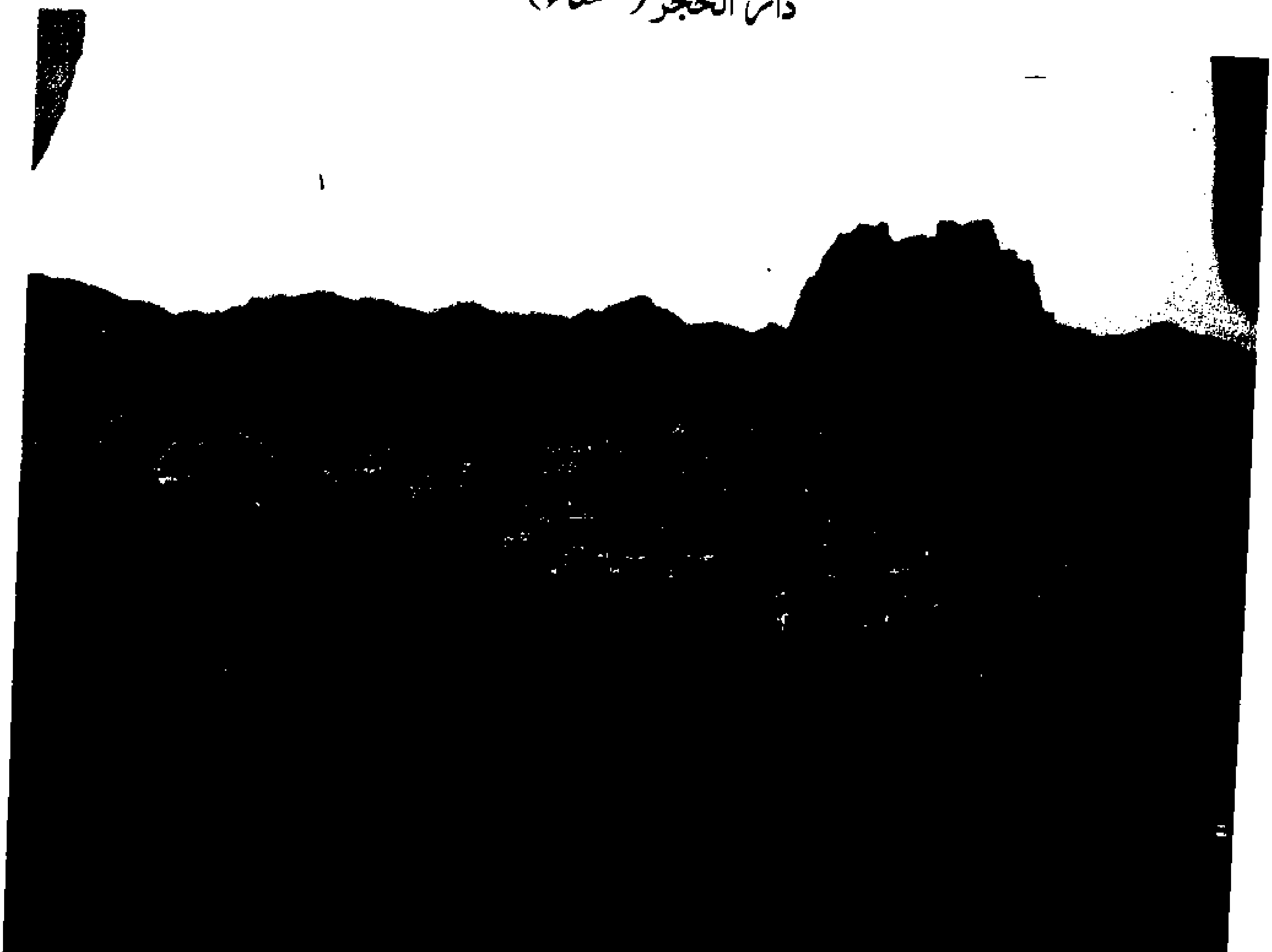

دارالحجر کی چھت سے لی جانے والی ایک تصویر (صنعاء)

Marfat.com

یمنی خنجر اور دیگر اشیاء کی ایک دوکان (صنعاء)

نیشنل میوزیم (صنعاء)

Marfat.com

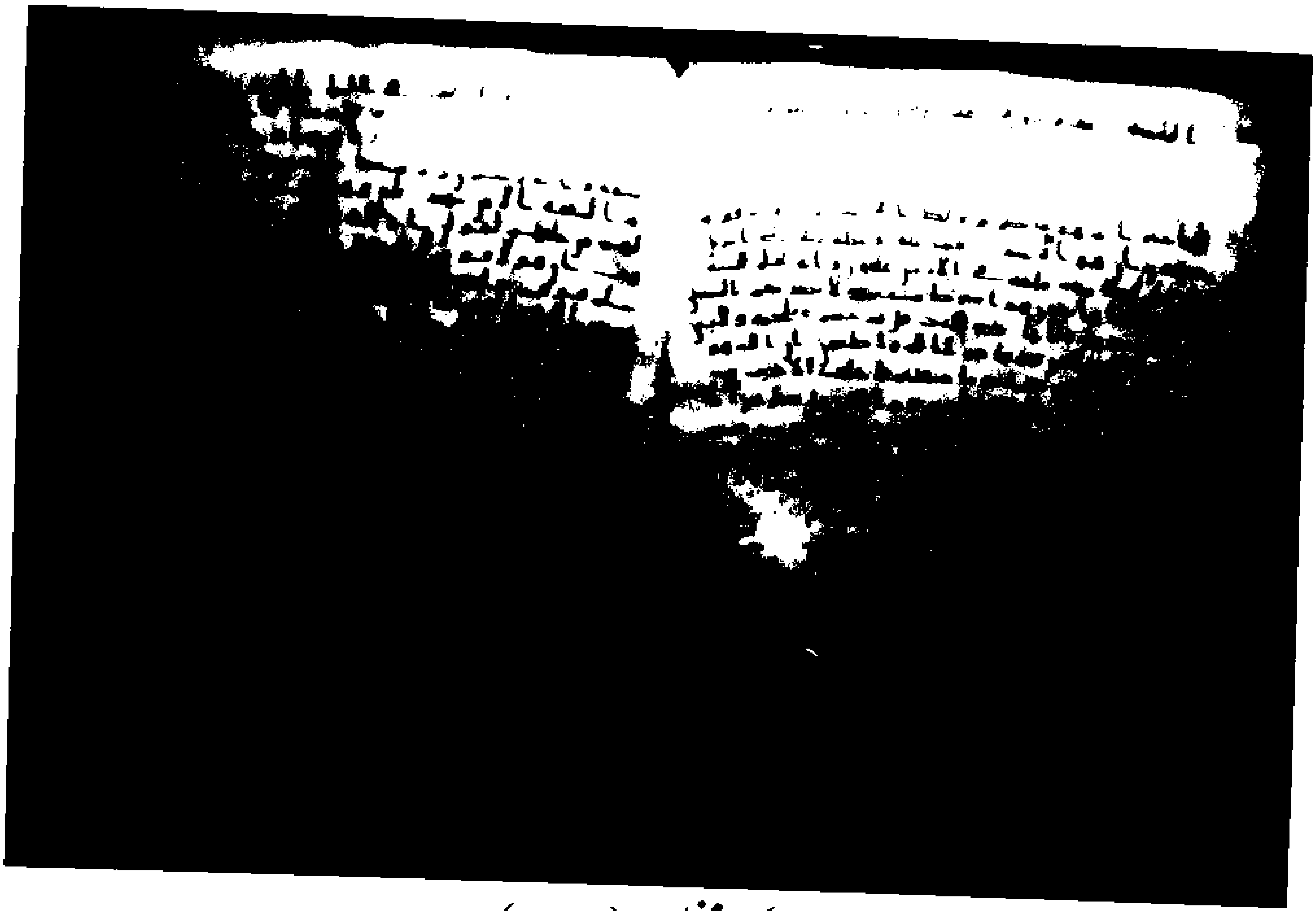

ایک مخطوط (صنعاء)

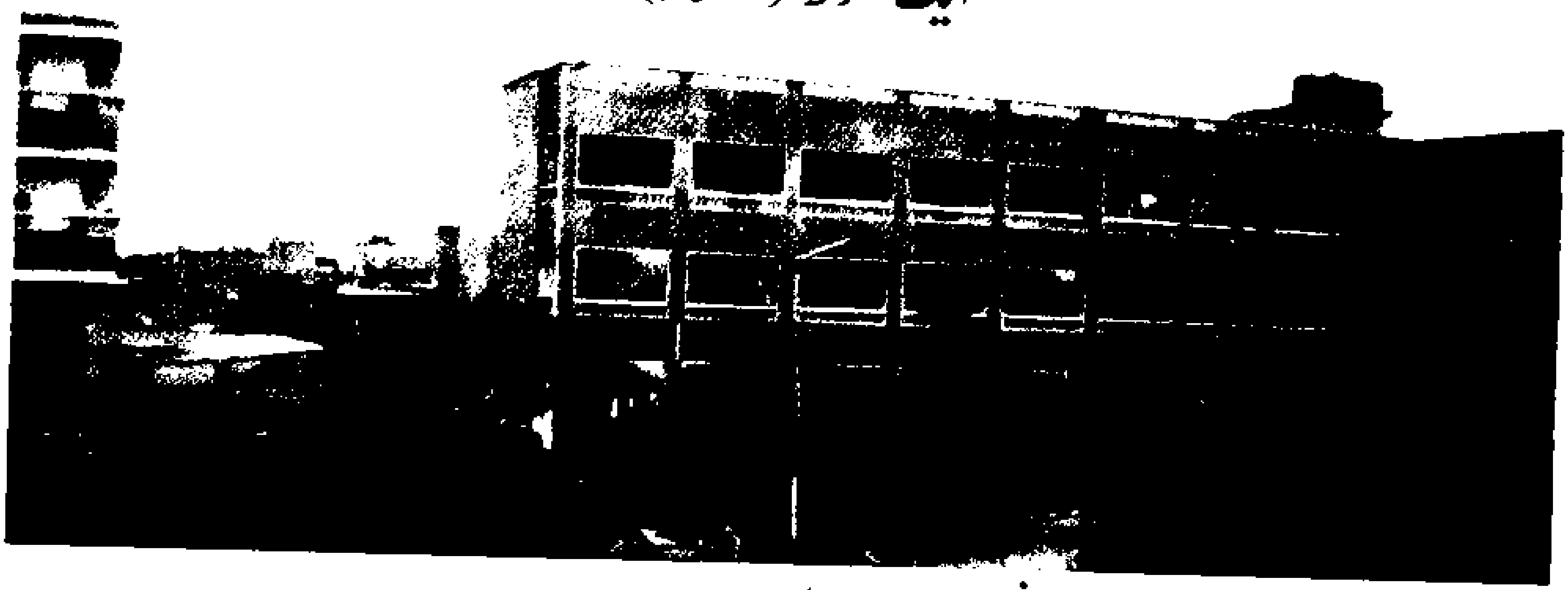

جامعہ شیخ مرعی کے ہاسٹل کا ایک منظر (حدیدہ)

جامعہ شیخ مرعی کے ہاسٹل کا ایک منظر (حدیدہ)

Marfat.com

سیدنا اویس قرنی کا مزار (زبید)

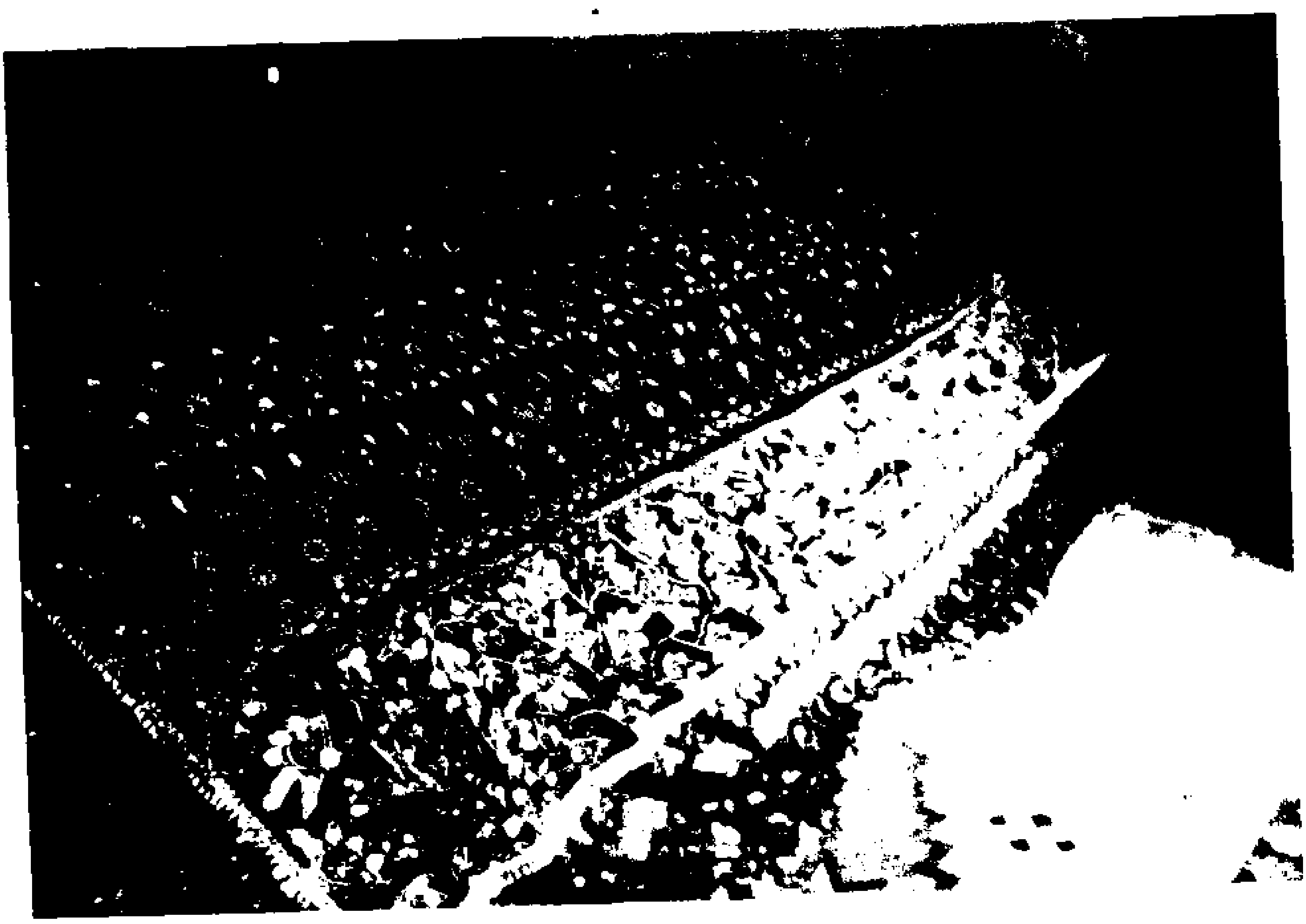

سیدنا اویس قرنی کی قبر (زبید)

Marfat.com

سیدنا ابوموسیٰ اشعری کی طرف منسوب ایک قبر (زبید)

درخت کے سایہ میں امام ابوبکر الحداد کی قبر (زبید)

Marfat.com

محمد بن یعقوب فیروز آبادی کی قبر (زبید)

زبید کی بیرونی دیوار

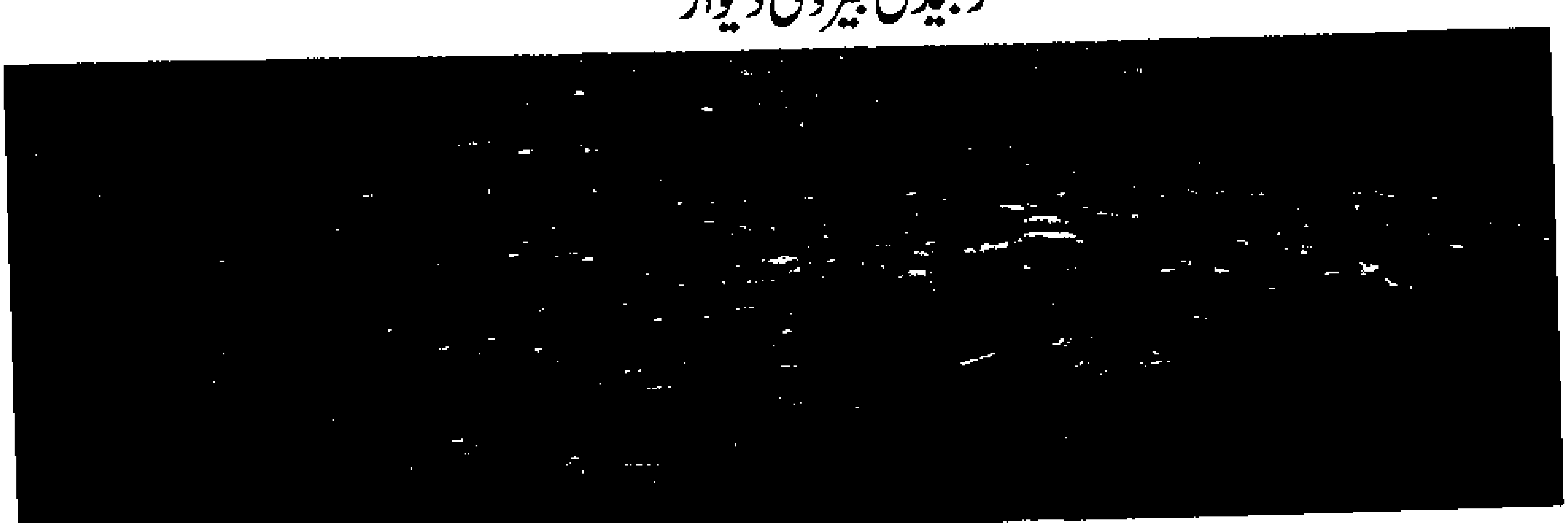

جبل صبر سے تعز کا خوبصورت نظارہ (تعز)

Marfat.com

فندق جبل صبر (تعز)

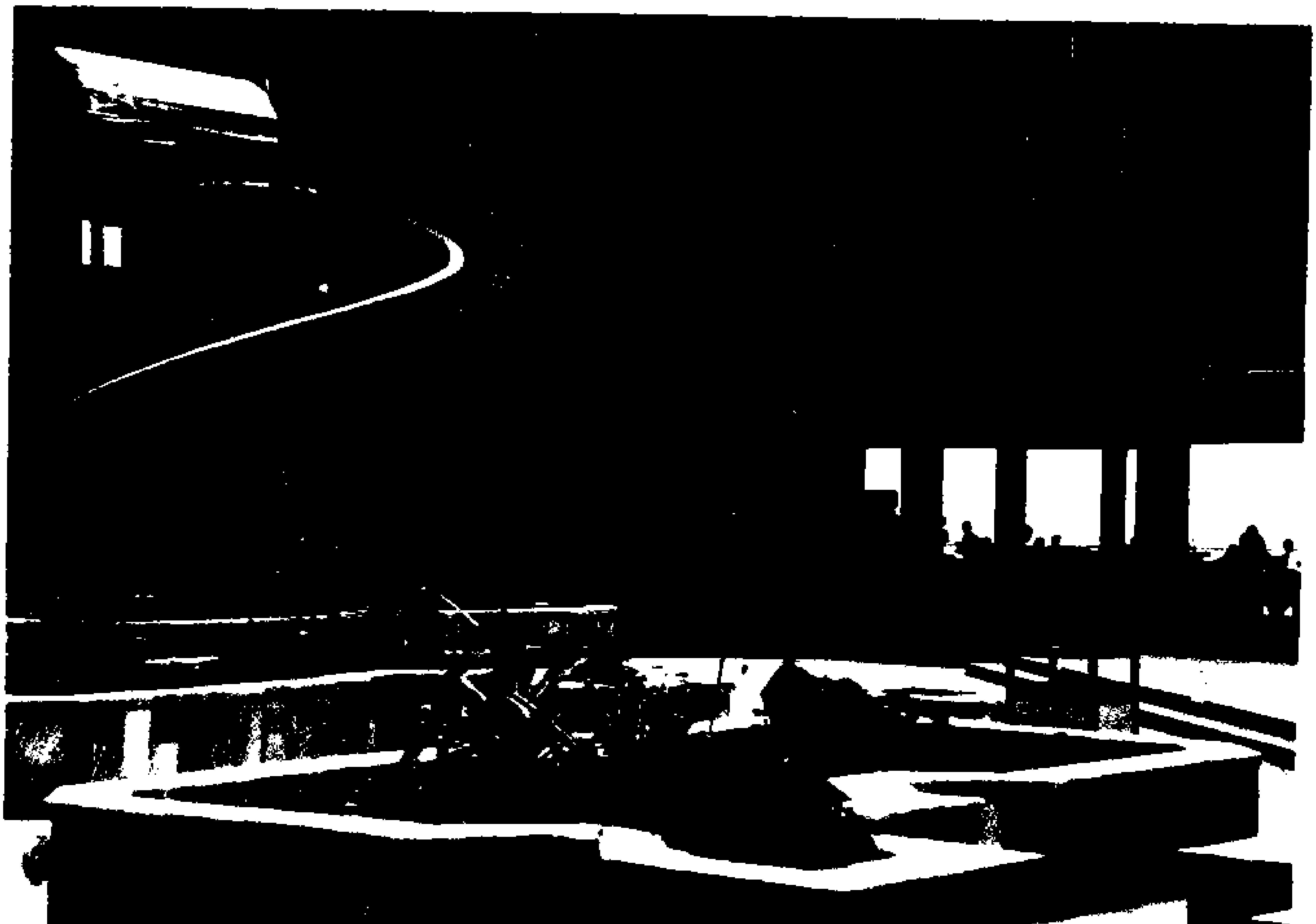

فندق جبل صبر کا صحن (تعز)

Marfat.com

مسجد معاذ بن جبل (تعز)

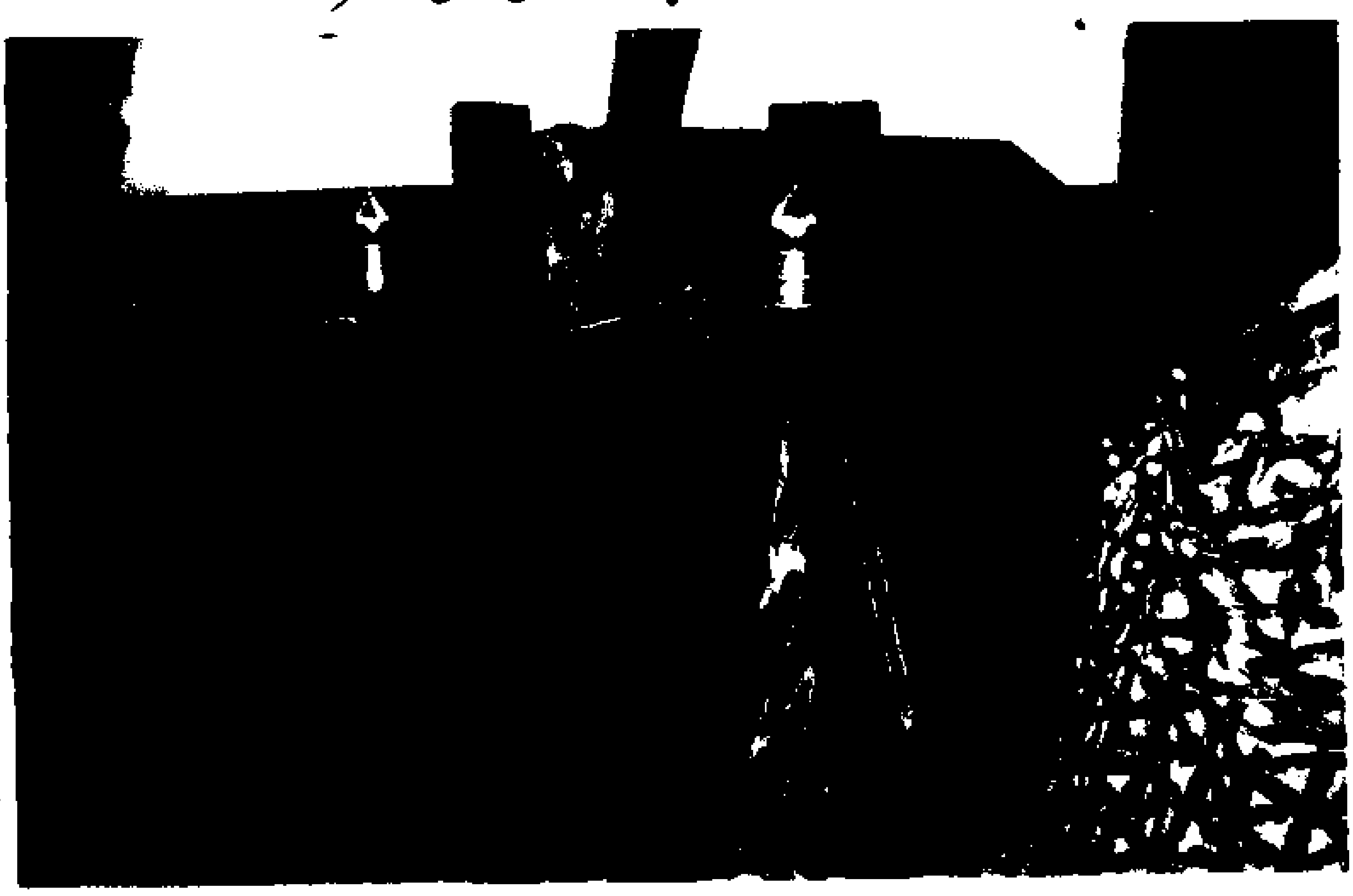

ابوبکر عدنی
کا مزار (عدن)

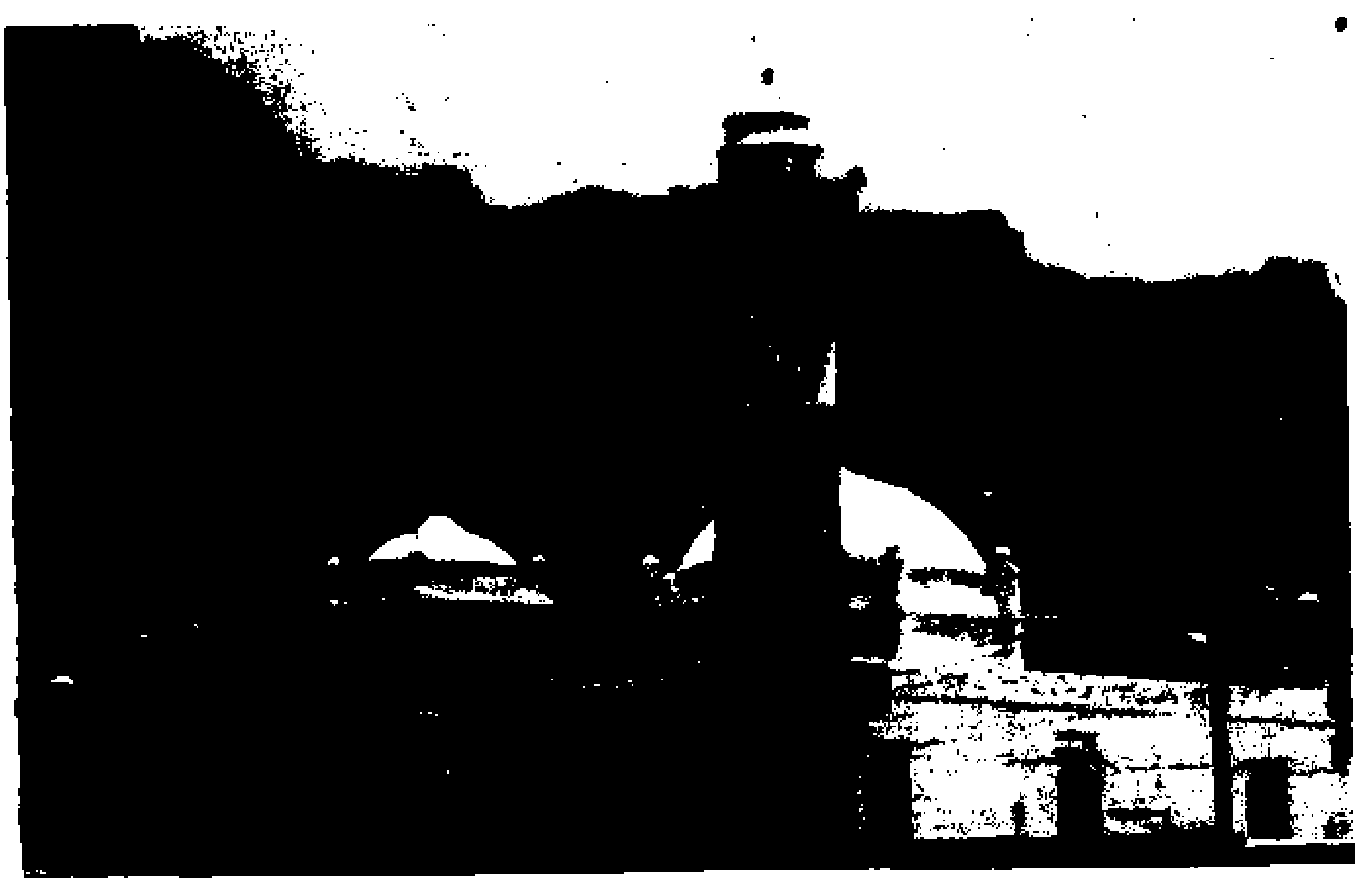

جامعہ ابوبکر عدنی

Marfat.com

جبل سابی سے اِب کا خوبصورت نظارہ (اب)

مسجد ابان (عدن)

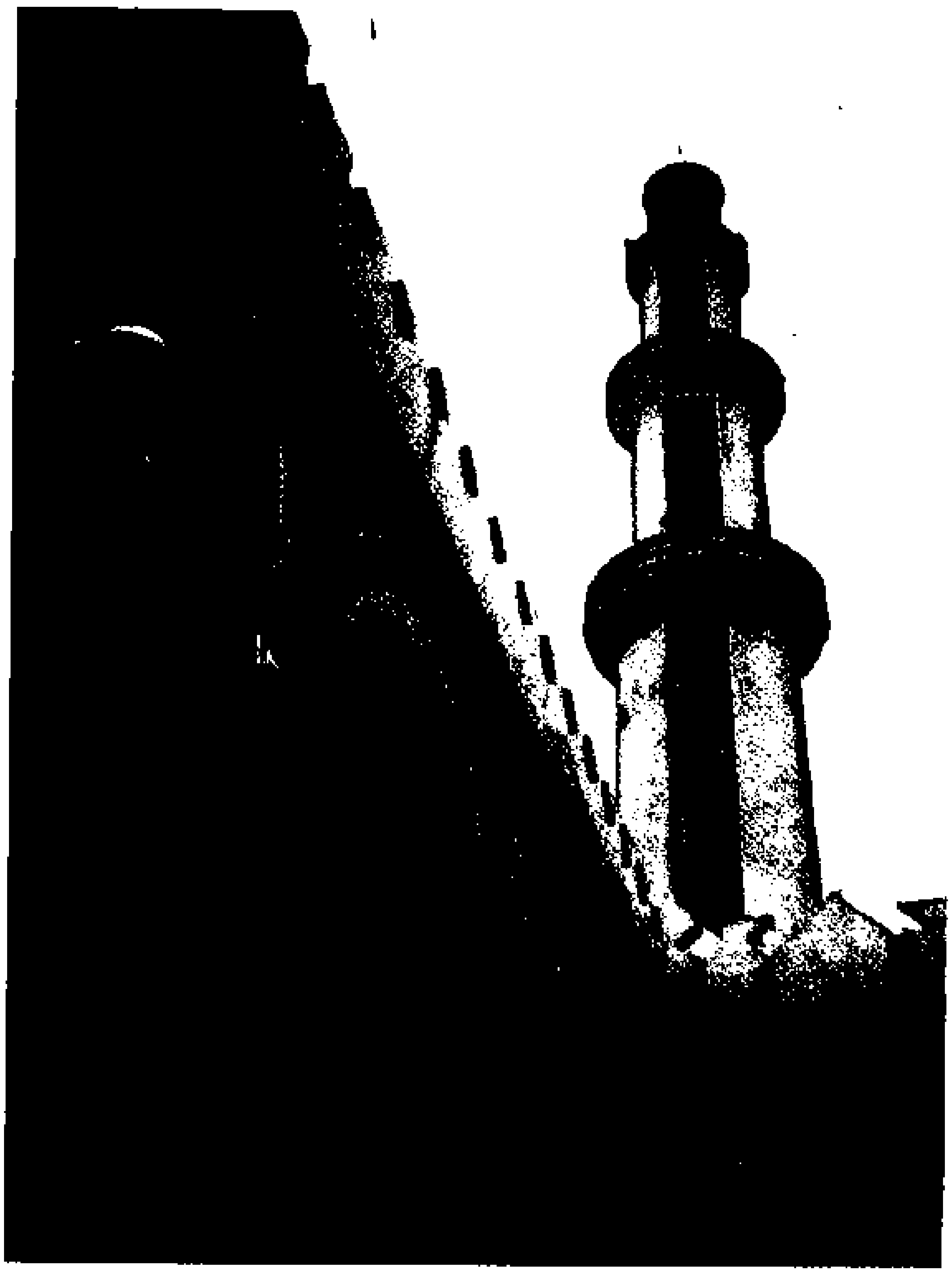

مسجد ابان کا منار (عدن)

Marfat.com

شہر کے وسط میں بہنے والی ندی کا خوبصورت نظارہ (مکلأ)

شہر کے وسط میں بہنے والی ندی کا پل (مکلأ)

پانچ منزلہ کچی تاریخی عمارات

Marfat.com

صنعاء سے حدیدہ کی مسافت تقریباً ساڑھے چھ گھنٹا ہے۔ اونچے پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی ہوئی کشادہ مگر پرخطر سڑک تھی، جس کے ڈھلوانی جانب صرف چند مقامات پر لوہے کی باڑ لگی ہوئی تھی۔ بس ایک دو مقامات پر ۱۰، ۱۵ منٹ کے لیے رکی۔ مسلسل اتار چڑھاؤ کے باعث بعض مسافرین کو متلی کی شکایت ہوئی، ہم بھی بس سے اتر گئے اور بلند و بالا چوٹیوں اور سرسبز وادیوں کا حسین نظارہ کیا، تصویر کشی کی اور موسم سے لطف اندوز ہوتے بس میں آ گئے۔

حدیدہ سے ڈیڑھ گھنٹا قبل میدانی سفر شروع ہو گیا، بس ۱۱۰ کی سپیڈ سے منزل کی طرف رواں دواں تھی، موسم تبدیل ہو چکا تھا، حدت کا احساس ہونے لگا تو بس کا ایئر کنڈیشنر آن کر دیا گیا۔ بالآخر رات ۸:۴۵ بجے حدیدہ پہنچ گئے۔

حدیدہ یمن کا بہت بڑا تجارتی شہر ہے، جس میں ایک ساحل سمندر بھی ہے۔ یہ شہر کراچی سے کہیں بڑھ کر گرم اور پر حبس ہے۔ شہر میں ہلکی ہلکی ''گھات'' (تمباکو پتے) کی بدبو آتی ہے۔ شہر سپر مارکیٹس، ہوٹلز، بلند و بالا عمارات اور صفائی میں صنعاء سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس میں ایئر پورٹ بھی ہے۔ ویسے یمن میں تقریباً ہر درمیانے درجہ کے شہر میں ایئر پورٹ موجود ہے، اگرچہ بعض شہروں میں پروازیں برائے نام ہی ہوتی ہیں۔

تریم کی گرمی میں تو پسینہ نہیں آتا مگر حدیدہ میں تو خوب پسینہ آتا ہے اور گرمی اور حبس میں سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ زندگی میں پہلی مرتبہ اتنے سخت موسم کا احساس ہوا۔ بس سے باہر نکلتے ہی گرم لو جسم سے ٹکرائی اور لمبے سفر کی تھکان میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ آفتاب عالم خان کا ایک دوست ہمیں لینے آیا ہوا تھا، اس نے گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا اور اپنے گھر لے گیا۔

Marfat.com

جامعة دارالعلوم الشرعية

حدیدہ میں ''جامعة دارالعلوم الشرعية'' ہے، جس کی شہرت پورے یمن میں پھیلی ہوئی ہے۔اس جامعہ میں آٹھ سالہ کورس کی تکمیل پر جامعة الأزهر میں ''الشهادة العالمية'' کے کورس میں داخلہ مل جاتا ہے۔شیخ الجامعہ کا نام العلامة الشيخ محمد علی مرعی ہے۔آپ بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ، نحوی اور علم فصاحت و بلاغت پر کامل دسترس رکھتے ہیں۔ان کا شمار یمن کے اکابر علماء میں سے ہوتا ہے۔آپ پستہ قد، گندمی رنگت، بھاری جسم کے مالک ہیں، نہایت ہی شفیق، ہنس مکھ اور سادہ طبیعت کی حامل شخصیت ہیں۔یمن میں قبائل کی قوت کے بل بوتے پر حکومتیں بنتی ہیں، آپ کی قدآور شخصیت تمام قبائل میں مسلم ہے، جب بھی کبھی قبائل کے مابین اختلاف ہوتے ہیں تو حضرت کی ثالثی میں ان کے درمیان مصالحت ہوتی ہے۔اسی وجہ سے عوام الناس کے علاوہ حکومتی حلقوں میں بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

جامعہ دارالعلوم شرعیہ کئی ایکڑ تک پھیلا ہوا ہے، جس میں وسیع گراؤنڈ، کلاس رومز اور وسیع و عریض مسجد ہے۔رہائشی ہاسٹل کئی بلاک پر مشتمل ہے، ہر بلاک پانچ منزلہ ہے، جس میں وسیع، کشادہ، ہوادار کمرے، وضوخانہ اور باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔جامعہ میں تین ہزار سے زائد طلباء رہائش پذیر ہیں، جنہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشتہ اور دو وقت کا کھانا بھی مفت فراہم کیا جاتا ہے۔جامعہ کے ساتھ طالبات کے لیے علیحدہ عمارت بنی ہوئی ہے، جس میں تقریباً ۱۰۰۰ سے زائد طالبات مقیم ہیں اور علوم شرعیہ کی تحصیل میں مصروف ہیں۔آج کے دور میں اتنے بڑے جامعہ کا منتظم اعلیٰ ہونا اور طلباء، اساتذہ اور عملے کے لیے معقول اسباب مہیا کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ہم دوست کے گھر گئے، سامان رکھا، ہاتھ منہ دھویا، کھانا کھاتے ہی جامعہ روانہ ہوئے۔

Marfat.com

شیخ الجامعہ سے ملاقات

حدیدہ آنے کا مقصد ہی شیخ الجامعہ سے ملاقات اور یہاں کے نظام سے آگاہی تھی، اس لیے غیر ضروری تاخیر اور بے مقصد سیر و سیاحت کو ترک کرتے ہوئے سیدھے جامعہ روانہ ہوئے۔ جامعہ قریب ہی تھا، اس لیے پیدل روانہ ہوئے۔ چوکیدار نے گیٹ پر روک لیا، تعارف کرایا اور شیخ سے ملاقات کی اجازت چاہی۔ اس نے شیخ کے سیکرٹری سے بات کرائی تو اس نے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ شیخ آخری کلاس کو درس دے رہے ہیں، آپ کچھ دیر انتظار کرلیں، ہم تو اتنی دور سے طلبِ علم کے لیے آئے تھے، لہٰذا فی الفور کلاس روم میں داخل ہو گئے۔ شیخ، السید احمد الہاشمی کی کتاب ''جواهر البلاغة'' کا آخری درس دے رہے تھے، ہم خاموشی سے دروازے کے پاس ہی فرش پر بیٹھ گئے اور طلباء کے ساتھ مل کر بلاغت کا درس سننے لگے۔ طلباء تھوڑی تھوڑی عبارت پڑھتے اور شیخ اس کی تشریح فرماتے۔ بلاغت پڑھاتے ہوئے عام مدرسین کے اسلوب سے ہٹ کر اشعار کی خوب تصحیح کروا رہے تھے اور علم عروض کے قوانین کے مطابق بعض اشعار اسی اتار چڑھاؤ کے ساتھ خود دہراتے ہوئے طلباء کو اسی طرح پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ درس بلاغت میں تقریباً ۶۰ سے زائد طلباء شریک تھے، جو سخت گرمی اور حبس میں بڑی دل جمی سے درس بلاغت سن رہے تھے۔ شیخ نہایت سادگی سے جلوہ افروز تھے اور بڑے محبت بھرے انداز سے طلباء کے سامنے علمی خزانے بانٹ رہے تھے۔ درس ہماری توقعات کے برعکس ڈیڑھ گھنٹا سے تجاوز کر گیا، کتاب کے اختتام پر ہمیں علم ہوا کہ یہ آخری کلاس کا اختتامی سبق ہے۔ درس کے بعد طلباء نے قرآن، علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، بلاغت، منطق، صرف، نحو اور دیگر علوم میں

Marfat.com

اجازات طلب کیں، تو آپ نے نہایت شفقت سے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور تمام علوم وفنون کا نام لے کر اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

أجزتکم کما أجازنی أساتذتی و مشائخی و أوصیکم بتقوی اللّٰہ تعالیٰ فی السر و الإعلان---

دعا کے بعد تمام طلباء نے دست بوسی کی، ہم بھی آگے بڑھے اور دست بوسی کرتے ہوئے شیخ کے ساتھ چلتے چلتے ملاقات کی۔ شیخ گاڑی میں بیٹھ گئے، تین چار منٹ عطا فرمائے اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ کل سے جامعہ کے امتحانات کا آغاز ہو رہا ہے، اس کی مصروفیات بھی ہیں اور کل ۲۷/رجب المرجب کی رات ہے، مصروفیات اور موانع کے باعث اتنی فرصت نہیں کہ آپ کی خاطر مدارات کرسکوں۔ ہم نے اجازت کے لیے درخواست کی تو فرمایا:

لکم ألف مبروک لقد نلتم جمیع ما نال الطلّاب بعد ثمان سنوات لکم ألف مبروک---

"تمہیں ہزار مبارک بادیاں ہوں، تم نے تو سب کچھ پا لیا جو ان طلباء نے آٹھ سال کے عرصہ کے بعد حاصل کیا ہے، تمہیں ہزار مبارکیں ہوں"---

تحریری اجازات کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ فتنہ کے پیش نظر آج کل تحریری اجازات نہیں دیتا ہوں۔ (یاد رہے کہ شیخ یمن میں ایک قد آور شخصیت ہیں، بعض لوگ حکومتی سطح پر ان کی عطا کردہ اجازات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، اسی لیے شیخ تحریری اجازات سے گریز کرتے ہیں) جامعہ کے نظام سے آگاہی کے لیے ناظم تعلیمات سے ملاقات کا حکم فرمایا اور دعا دیتے ہوئے جامعہ سے رخصت ہوئے۔

Marfat.com

ناظم تعلیمات سے ملاقات

جامعہ کے وسیع گراؤنڈ رات ۱۲:۳۰ بجے بھی طلباء سے بھرے پڑے تھے، گہما گہمی کا سماں تھا، ادارہ کے اساتذہ نے ہمیں ایک کمرے میں بٹھایا، خاطر تواضع کی، ہم نے باہمی مشورہ سے یہی فیصلہ کیا کہ رات یہیں گزاری جائے تا کہ جامعہ کے شب وروز کے معمولات سے آگاہی ہو۔ عشاء کی نماز ادا کی، آرام کے لیے بستر لگا دیے گئے، گرمی اور حبس کے باعث طلباء نے چھت کے دو پنکھوں کے علاوہ دو عدد ٹیبل فین بھی ہمارے دائیں بائیں لگا دیے لیکن سخت تھکاوٹ کے باوجود گھٹن اور گرمی کے باعث نیند ذرا بھی نہ آئی۔ تریم کی طرح یہاں بھی طلباء تہجد کے لیے بیدار ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی مدارس کے طلباء کو بھی یمن کے دینی مدارس کے طلباء کا ذوقِ عبادت نصیب فرمائے۔

اذانِ فجر کے قریب ہم بھی وضو کر کے مسجد میں چلے گئے، وسیع و عریض مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گئی۔ نماز فجر کے بعد کئی ایک طلباء گراؤنڈ میں لیٹ کر، کچھ بیٹھ کر اور کچھ چہل قدمی کرتے ہوئے آنے والے امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ حبس اور گھٹن کے باعث حدیدہ میں صبح کی تازگی کا بھی اتنا خاص احساس نہ ہوا۔ ناظم تعلیمات سے تین گھنٹے کے بعد ملاقات طے تھی، اس لیے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے ہم ساحل سمندر روانہ ہوئے۔ ویگن کے ذریعے ساحل پہنچے، حدیدہ کا ساحل کراچی کلفٹن کی طرح سجا ہوا نہیں تھا، تاہم نظارہ کے لیے لکڑی کے بینچ رکھے ہوئے تھے، اس کا پانی صبح سویرے بھی اتنا خاص ٹھنڈا نہ تھا، جب کہ اس کے ساحل کی ریت پاؤں سے چمٹ جاتی ہے، جسے سڑک پر آنے کے بعد پانی سے اتارنا پڑتا ہے۔ سمندر کی لہریں کافی پرجوش ہیں اور بعض مقامات پر تو چٹانوں سے خوب زور سے

Marfat.com

ٹکراتی ہیں۔ آفتاب عالم کے دوست اور جامعہ کے استاذ تو سمندر میں خوب نہائے، میں نے بھی سمندر میں پاؤں گیلے کر ہی لیے۔ ساحل پر کچھ نوجوان فٹ بال کھیل رہے تھے، میں نے بھی چار پانچ مرتبہ کک لگاتے ہوئے پاکستان کی نمائندگی کر دی۔ چہل قدمی کی، گھومے پھرے اور تصاویر بناتے ہوئے واپس ہوئے۔ واپسی پر ایک ہوٹل میں تنوری روٹی اور باسولیہ کا ناشتہ کیا، پیپسی پی اور کچھ انگور، سیب اور کیلے خریدتے ہوئے جامعہ آ گئے۔ تاخیر کے باعث رات کو مہمان خانہ بند تھا، اس لیے ہاسٹل کے ایک کمرے میں قیام کرنا پڑا، لیکن اب مہمان خانہ کھل چکا تھا، اس لیے ہمیں اسی وقت مہمان خانہ میں ٹھہرا دیا گیا۔ مہمان خانہ فل ایئر کنڈیشنڈ تھا، ہم نے سکھ کا سانس لیا اور ٹھنڈے پانی سے فروٹ دھو کر خوب مزے سے کھایا اور گھنٹا ڈیڑھ آرام کیا، اس کے بعد ناظم تعلیمات آ گئے، ان سے جامعہ کے نظام، قواعد وضوابط اور نصاب تعلیم کے متعلق مفصل گفتگو کی، انہوں نے مجھ سے پاکستان کے مدارس اور نظام تعلیم کے متعلق کافی معلومات لیں۔ میں نے پاکستانی طلباء کے داخلہ کے لیے جب ان سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا کہ پاکستانی فضلاء کو بھی ہمارے جامعہ کا آٹھ سالہ کورس کرنا ضروری ہے، لیکن میں نے دلائل کے ساتھ انہیں اس بات کا قائل کر لیا کہ پاکستانی طلباء کے لیے تین چار سال کا کورس ہونا چاہیے، کیوں کہ وہ درسیات میں تو پختہ ہوتے ہیں، لیکن ان میں بول چال کی کمی ہوتی ہے، جو عربی ماحول ملنے کی وجہ سے چار پانچ ماہ میں پوری ہو جاتی ہے۔ چناں چہ انہوں نے میری بات کو تسلیم کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اگر آپ پاکستان سے ہمارے جامعہ کے لیے طلباء بھیجیں گے تو ہم انہیں تین یا چار سالہ کورس کروا کر سند فراغت دیں گے (یاد رہے کہ وہی طلباء یمنی مدارس، خصوصاً حدیدہ میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں

Marfat.com

جو سخت جان، مستقل مزاج اور نازک طبیعت کے مالک نہ ہوں، ورنہ ٹکٹ کے پیسے ہی برباد کریں گے) ناظم تعلیمات سے تقریباً دو گھنٹے گفتگو جاری رہی، اس کے بعد ہم نے امتحانی مرکز کا دورہ کیا، دوپہر کے کھانا سے معذرت چاہی اور الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے جامعة دار العلوم الشرعية سے رخصت ہوئے۔

کچھ اور علماء سے بھی ملاقات کا ارادہ تھا، لیکن ۲۷ رجب کی مصروفیات کے باعث کسی سے بھی ملاقات نہ ہو سکی، چناں چہ وقت کی کمی کے پیش نظر ہم نے سامان لیا، ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھایا اور محدثین وفقہاء کے ملجاء اور زمانہ قدیم سے علم وحکمت کے گہوارہ مشہور گاؤں زَبِید کی طرف روانہ ہونے کے لیے ۱:۳۰ بجے دوپہر بس اسٹینڈ روانہ ہوئے۔

زَبِید

حدیدہ سے زبید تقریباً دو گھنٹے کی مسافت ہے، زبید کے لیے ویگن اور ٹیکسیاں اپنے اپنے سٹینڈ سے روانہ ہوتی ہیں، بعض اوقات بڑی ایئر کنڈیشنڈ بس میں بھی خالی سیٹ مل جاتی ہے، جس کا روٹ حدیدہ سے براستہ زبید تَعِز ہے۔ ہم ویگن اڈے پر آئے لیکن ایک ویگن بھر چکی تھی اور دوسری ویگن بھرنے کے لیے 18 سواریاں درکار تھیں، جن کا دوپہر کی گرمی میں اکٹھا ہونا تقریباً ناممکن تھا، بعض لوگوں نے تو سابقہ تجربہ کی بنا پر کہہ دیا کہ عصر سے پہلے اتنے مسافروں کا اکٹھا ہونا خاصا دشوار ہے، کیوں کہ یہاں کے لوگ دوپہر کے وقت قیلولہ کے عادی ہیں۔ ویران ویگن اڈے پر ڈرائیور جھوٹے وعدوں سے ٹکٹ کی خریداری کے سبز باغ دکھا رہا تھا لیکن ہم بھی پاکستانی تھے، بھلا دیارِ غیر کے ڈرائیوروں کی چال بازی میں کہاں آنے والے تھے، لہٰذا تھوڑی دیر انتظار کے بعد دوسرے اڈے کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو ایک ٹیکسی میں سامان رکھ کر بیٹھ گئے

Marfat.com

تھوڑی دیر میں بقیہ تین مسافروں سے ٹیکسی بھر گئی اور روانگی کے لیے تیار ہوئی۔ ٹیکسی میں بیٹھے، جس کے مارے طبیعت بوجھل ہوگئی، تاہم چلتی گاڑی سے آنے والی گرم لو پسینہ سے شرابور جسم کو سکون کا احساس دلانے لگی اور قدرے سکون میسر آیا۔ گاہے گاہے نیند کے جھونکے بھی آئے۔ سڑک کشادہ تھی، تقریباً سارا سفر ہی صحرائی تھا، کہیں کہیں کچھ کھجور کے درخت اور سبزہ بھی نظر آیا۔ تقریباً ساڑھے تین بجے کے قریب ہم زبید پہنچ گئے۔ دار المصطفیٰ سے کچھ طلباء فقہ حنفی کی تحصیل کے لیے زبید آئے ہوئے تھے، آفتاب عالم نے انہیں آمد کی اطلاع دے رکھی تھی، اس لیے وہ بھی اڈے پر آ گئے اور سامان اٹھاتے ہوئے پیدل زبید میں داخل ہوئے۔

زبید زمانہ قدیم سے ملجأ علم وعلماء ہے۔ کتنے ہی محدثین، فقہاء اور صوفیہ زبید کے سینہ پر علم کی خدمت میں مصروف رہے۔ شافعی المذہب خطہ یمن کے وسط میں واقع چھوٹا سا گاؤں زبید آج بھی فقہ حنفی کا علم بلند کیے ہوئے ہے۔ فقہ حنفی کے مشہور متن ''القدوری'' کی شہرہ آفاق شرح ''الجوهرة النيرة'' کے مؤلف الامام ابوبکر بن علی بن محمد الحدّاد الیمنی بھی زبید کے ایک قبرستان میں مدفون ہیں۔ وہ کیسا زمانہ ہوگا، جب الامام ابوبکر الحداد مسند تدریس پر جلوہ گر ہو کر فقہ حنفی کی خدمت کرتے ہوں گے۔ ابن حجر عسقلانی جیسے محدثین طلبِ اسناد میں زبید کے چکر لگا رہے ہیں۔ یمنی علماء کی اکثر اسناد علماء زبید کی طرف لوٹتی ہیں، آج بھی زبید ایک دیہات کا منظر پیش کر رہا ہے اور فقہ حنفی کا روشن چراغ زبید کی دھرتی پر ٹمٹماتا ہوا آخری سانسیں لے رہا ہے۔ کچے مکان اور سادہ ماحول میں بسنے والے علماء غربت وافلاس کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی مساجد، رباط اور گھروں میں حسبِ استطاعت

Marfat.com

دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

زبید ایک قلعہ نما گاؤں ہے، اس کے اردگرد کہیں کہیں پرانی بلند و بالا دیواروں کے آثار اب بھی موجود ہیں۔ چھوٹی چھوٹی بل کھاتی گلیوں کے دونوں اطراف میں کچے مکانات بکثرت موجود ہیں، تاہم خال خال پختہ عمارات بھی بنی ہوئی ہیں۔ گاؤں کے باہر جدید سہولیات سے آراستہ ایک ہوٹل ہے، جو مکمل ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ چوں کہ زبید ایک تاریخی اہمیت کا حامل گاؤں ہے، اس لیے یہ ہوٹل اکثر اوقات سیاحوں سے بھرا رہتا ہے۔

دعوت ولیمہ

ہم پیدل چلتے ہوئے ایک رباط کے قرب واقع چھوٹی سی مسجد میں آ ٹھہرے۔ سامان رکھا، وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی۔ تھوڑا آرام کیا، نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد غسل کیا اور باتوں باتوں میں مغرب ہوگئی۔ مسجد کے پڑوس میں دعوت ولیمہ کی تقریب تھی، جن میں طلباء کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ہماری آمد پر انہوں نے ہمیں بھی ولیمہ میں شرکت کی خصوصی دعوت دی۔ نمازِ مغرب کے بعد دعوت ولیمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ میدان کے ایک کونہ میں اسٹیج سجا ہوا تھا، مہمان آرہے تھے، تھوڑی دیر بعد آتش بازی ہوئی۔ کھانا تیار تھا، پہلے طلباء اور باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ ہم بھی کمرے میں داخل ہوئے۔ فرش پر دستر خوان بچھے ہوئے تھے، لوگ آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ دستر خوان پر بریانی کے بڑے تھال سجا دیے گئے، آلو کی مزے دار بھجیا اور تیز چٹنی دستر خوان پر رکھ دی گئی۔ کھانا لذیذ تھا، کھانے کے بعد قہوہ پلایا گیا۔ میزبان دروازے کے قریب کھڑے تھے اور ہر گزرنے والے کو

Marfat.com

دعوت ولیمہ میں شرکت پر شکریہ کے کلمات سے نواز رہے تھے۔

ہم واپس آئے تو عشاء کی اذان آ گئی۔ نماز ادا کی اور زبید میں رہنے والے علماء کے بارے میں کافی دیر گفتگو کی۔ موسم ابر آلود ہو گیا اور ہلکی ہلکی بونداباندی شروع ہو گئی۔ یہ ۲۷/ویں شب تھی اور ہر طرف معراج النبی ﷺ کے سلسلہ میں محافل منعقد ہو رہی تھیں۔ علمائے زبید میں سے اکثر دور دراز شہروں میں محافل معراج میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے، اس وجہ سے صرف چند علماء سے ہی ملاقات ہو سکی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ، بارہ بجے شب آرام کے لیے لیٹ گئے۔ اذان فجر سے آدھ گھنٹا پہلے بیدار ہوئے، تہجد کے بعد صحن میں بیٹھ گئے۔ موسم قدرے خوش گوار تھا۔

زیارات

نمازِ فجر کے بعد غسل کیا اور کپڑے تبدیل کیے۔ آج ہمارا پروگرام تھا کہ صبح صبح زیارت قبور کے لیے روانہ ہوں، کیوں کہ سورج کی تپش میں چلنا پھرنا کافی دشوار تھا۔ زبید کے ایک جانب بازار تھا، ہم گلیوں سے گزرتے ہوئے بازار پہنچ گئے۔ چھوٹا سا بازار تھا، جس میں مختلف اشیاء ریڑھیوں پر اور دکانوں میں سجی ہوئی تھیں۔ بازار کے ایک کونے میں جانور بک رہے تھے۔ ایک طرف سبزیوں اور پھلوں کی بولیاں ہو رہی تھیں۔ ہم نے بھی ایک ریڑھی سے تازہ پھل خریدے اور ناشتہ کیا۔ چوں کہ قبرستان دور دور تھے، اس لیے ہم نے کرائے پر ایک ویگن لی اور بہت سے علماء و مشائخ کی قبور پر حاضری دی۔ چناں چہ سب سے پہلے ہم سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روضہ پر حاضر ہوئے، بعد ازاں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک مزار اور الامام ابو بکر الحداد اور القاموس المحیط کے مصنف کی قبور پر حاضری دی۔

Marfat.com

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

آفتابِ امت، شمع ملت، سہیل یمنی، نفسِ رحمٰن، قبلہ تابعین حضرت اویس بن عامر القرنی رضی اللہ عنہ اہل تصوف کے عظیم مشائخ میں سے ہوئے ہیں۔آپ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق جاں باز تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد مبارک پایا لیکن صحبت نبوی سے مستفیض نہ ہو سکے۔آپ دو وجوہ کی بناء پر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ایک تو آپ کی والدہ ماجدہ ضعیف تھیں، ان کی خدمت میں حاضر رہتے، دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں مغلوب الاحوال رہتے۔ضروریات زندگی شتربانی سے پوری کرتے۔جو کچھ کماتے، والدہ کی خدمت میں لا رکھتے۔جو بچ جاتا، غریبوں میں بانٹ دیتے۔لوگ آپ کو حقارت سے دیکھتے، تمسخر اڑاتے اور بچے دیوانہ سمجھ کر آپ کو کنکر مارتے تھے۔حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسا اوقات یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے:

Marfat.com

إني لأجد نفس الرحمٰن من قبل اليمن---[تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۱۹]

''مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے''---

حضور ﷺ فرمایا کرتے کہ قیامت کے دن اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) کی شکل میں ستر ہزار فرشتوں کا مجمع آپ کو اپنی جلو میں لے کر جنت میں داخل ہوگا۔[مصدر سابق]

امام نووی لکھتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابو عمر تھی، بنی قرن قبیلہ سے تعلق کی بنا پر ''قرنی'' کہا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اہلِ نجد کے میقات ''قرن منازل'' کی مناسبت سے آپ کو قرنی کہا جاتا ہے، مگر یہ سراسر غلط ہے۔[شرح مسلم للنووی، جلد۲، صفحہ۳۱۱]

خیر التابعین

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنّ خير التابعين رجل يقال له أويس و له والدة و كان به بياض فمروه فليستغفر لكم---

[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل اویس القرنی رضی اللہ عنہ]

''تابعین میں سب سے افضل شخص ایک آدمی ہے جس کا نام اویس ہوگا، اس کی ایک والدہ ہے، اس کو برص کی بیماری ہے، اس سے کہنا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے''---

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: قرن میں اویس نامی ایک شخص ہے جو قیامت کے دن قبیلہ مضر اور ربیعہ کی بکریوں کے ریوڑوں کے برابر میری امت کی سفارش کرے گا۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا، تم اسے ملو گے،

Marfat.com

وہ میانہ قد اور لمبے بالوں والا ہوگا، اس کے پہلو پر درہم کی مقدار سفید نشان ہوگا اور اس کی ہتھیلی پر بھی برص کی طرح سفید داغ ہوگا۔ جب تم اس سے ملو تو میرا اسلام پہنچانا اور اسے کہنا کہ وہ میری امت کے حق میں دعا کرے۔[کشف المحجوب]

حضرت عمر اور حضرت علی (رضی اللہ عنہما) کی ملاقات

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی جستجو میں رہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی حیات کے آخری حج کے موقع پر جبل ابوقبیس پر چڑھے اور بلند آواز سے اہل یمن کو پکارا اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی اویس نام کا آدمی ہے؟ ایک بوڑھے آدمی نے عرض کی! اس نام کا میرا ایک بھتیجا ہے، جو نہایت گم نام، کم مال اور بے وقعت ہے، وہ اس لائق نہیں کہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ کہاں ہے؟ بوڑھے نے عرض کی، وہ میدان عرفات میں اونٹ چرا رہا ہے۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جلدی سے عرفات پہنچے۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، نماز سے فراغت کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا تو جواب میں اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا:

و علیکم السلام یا امیر المؤمنین و یا ابن ابی طالب و رحمة الله و بر کاته---

اور اس کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بولے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) کی صفات اور حلیہ بتایا تھا۔ بالوں کی سرخی، نیلگوں آنکھیں تو ہم نے دیکھ لیں، کندھے کے نیچے سفیدی کا نشان دیکھنا باقی ہے، کیا آپ ہمیں یہ نشان

Marfat.com

دکھانے کی زحمت گوارا کریں گے؟ اویس قرنی نے اپنا کندھا دکھایا تو وہ سفیدی موجود تھی۔
حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے سفیدی کو بوسہ دیا اور فرمایا، ہم گواہی دیتے ہیں
کہ آپ ہی اویس قرنی ہیں۔

عمر: ہمارے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

اویس قرنی: میں تو دعاء و استغفار میں کسی فرزند آدم کی تخصیص نہیں کرتا
(سب کے لیے دعا مانگتا ہوں) اصرار پر آپ سربسجود ہو گئے اور روتے ہوئے
امت محمدیہ کے لیے دعائے مغفرت کرنے لگے۔ ندا آئی، تمہاری التجا پر قبیلہ مضر
اور ربیعہ کے ریوڑ کی مقدار امت کو بخش دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں آپ کے لیے کچھ خرچ اور کپڑے لاتا ہوں۔
اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے پاس چادر اور لنگی موجود ہے، اتنی جلدی تو انہیں
پھاڑ نہ سکوں گا اور میرے پاس مضبوط سلا ہوا جوتوں کا جوڑا بھی ہے، یہ ابھی
کہاں ٹوٹتے ہیں اور آپ کو خبر نہیں، میں تو اونٹ چرانے کی اجرت چار درہم لیتا ہوں،
آپ جانتے ہیں کہ میں انہیں کب تک کھاؤں گا؟

امیر المؤمنین! ہمارے اور آپ کے مابین ایک نہایت سخت گھاٹی
آنے والی ہے، اس پر سے وہی پار جائے گا جو ہلکا اور دبلا ہوگا، لہٰذا آپ بھی
ہلکے ہی رہیں۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی
تو اپنے کوڑے کو زمین پر مارتے ہوئے بلند آواز سے پکارا۔ اے کاش، عمر! تجھے تیری ماں
پیدا ہی نہ کرتی تو بہتر تھا۔ کاش! وہ عقیم (بانجھ) ہوتی اور تیرے حمل کی مصیبت نہ اٹھاتی۔

Marfat.com

اس کے بعد دونوں حضرات واپس تشریف لے گئے۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اونٹ ان کے مالکوں کے حوالے کیے اور شتربانی چھوڑ کر صرف عبادت میں لگ گئے، یہاں تک کہ وصال فرما گئے۔ [حلیۃ الأولیاء، الجزء الثانی، صفحہ ۸۱ بتغیر]

ابن حیان سے عارفانہ گفتگو

ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے احوال سن کر کوفے پہنچا۔ ان سے ملاقات کے علاوہ میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا۔ دوپہر کے وقت میں نے انہیں دریائے فرات کے کنارے وضو کرتے ہوئے دیکھا، ان کا جو حلیہ اور اوصاف میں نے سن رکھے تھے، ان سے انہیں فوراً پہچان گیا۔ گندم گوں، غمگین صورت، سر کے بال منڈے ہوئے، باہیبت آدمی تھے۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور میری جانب دیکھا، میں نے مصافحے کو ہاتھ بڑھایا مگر انہوں نے مصافحہ نہیں کیا۔

ہرم بن حیان: اللہ آپ کو رحمت و مغفرت سے نوازے، آپ کس حال میں ہیں؟

اویس قرنی: اے ہرم بن حیان! اللہ تعالیٰ تمہیں خوش و خرم رکھے، تم کس طرح ہو؟ اور تم کو میرا پتہ کہاں سے چل گیا۔

ہرم: اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی۔

اویس: بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمارا پروردگار، پاک اور منزہ ہے، اس کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

ہرم: آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جانا؟ آج سے قبل تو ہم لوگوں نے کبھی باہم ملاقات نہیں کی۔

Marfat.com

اویس: نبأني العليم الخبير --- "علیم وخبیر رب نے بتا دیا" ---

ہرم: مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں؟

اویس: مجھے تو رسول اللہ ﷺ کی زیارت وصحبت نصیب نہ ہوئی، البتہ میں نے ان لوگوں کی زیارت کی ہے، جنہوں نے حضور ﷺ کی زیارت کی تھی۔ مگر میں محدث، قاضی یا مفتی ہونا پسند نہیں کرتا اور میری طبیعت لوگوں سے اکتاتی ہے۔

ہرم: قرآن مجید کی کچھ آیات ہی سنادیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ سے کچھ سنوں اور مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں، جسے میں یاد رکھوں۔ یہ سن کر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پڑھا:

أعوذ بالله السميع العليم من الشيطٰن الرجيم ---

اور فرمایا کہ بے شک سب سے سچی بات میرے پروردگار کی ہے اور سب سے صادق قول اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○﴾ --- [الأنبياء، ۲۱:۱۶]

"اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو عبث (بے مقصد) پیدا نہیں کیا۔ اگر ہم کھیل تماشا بنانا چاہتے تو اپنے پاس سے اسے بنا لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا" ---

یہاں سے آخر سورۃ تک تلاوت کی اور ایک سرد آہ کھینچی، جسے سن کر میں نے سوچا کہ اب بے ہوش ہوئے۔ پھر فرمایا:

Marfat.com

''اے ابن حیان! تمہارے والد تو مر ہی چکے ہیں، عنقریب تم بھی مر جاؤ گے، معلوم نہیں اس کے بعد تم جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں، اس کے علاوہ دیکھو کہ بابا آدم اور اماں حوا بھی انتقال کر چکے۔ حضرت نوح نجی اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت داؤد خلیفۃ اللہ، محمد رسول اللہ (صلوات اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ جمیع الأنبیاء و المرسلین) اور حضور ﷺ کے خلیفہ ابو بکر صدیق اور میرے بھائی اور میرے دوست عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) سب کے سب وصال فرما چکے''---

ہرم: ابھی امیر المؤمنین عمر بن خطاب تو بحیات ہیں، ان کا تو انتقال نہیں ہوا۔

اویس: نہیں، ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ میں نے یہی سنا ہے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہی معلوم ہوا ہے اور میرا دل بھی یہی کہتا ہے اور ہم تم بھی مرنے والوں ہی میں ہیں۔ اس کے بعد درود اور دعا پڑھی اور فرمایا:

میری تمہیں اتنی وصیت ہے کہ موت کو یاد رکھنا اور زندگی میں پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس ذکر کو دل سے الگ نہ کرنا اور جب اپنے اہل وعیال میں پہنچنا تو انہیں خوف خدا کی تاکید کرنا اور ساری امت کو سمجھانا۔ جماعت سے علیحدہ نہ رہنا، ورنہ دین سے جدا ہو کر دوزخ میں پہنچ جاؤ گے اور تم میرے لیے اور اپنے لیے دعا کرو۔ پھر دیر تک میرے لیے دعا کرتے رہے اور فرمایا، آج کے بعد اب تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے۔ کیوں کہ میں شہرت کو ناپسند کرتا ہوں اور تنہائی کو عزیز رکھتا ہوں، اب نہ کسی سے میرے بارے میں سوال کرنا اور نہ مجھے ڈھونڈنا۔

Marfat.com

بس یاد کر کے دعا کرتے رہنا، میں بھی تمہارے حق میں دعا کرتا رہوں گا۔
اب تم چلے جاؤ میں چل رہا ہوں۔
مجھے ان کے ہمراہ کچھ دیر چلنے کی خواہش تھی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور میں روتا ہوا ان سے جدا ہوا۔ وہ بھی روتے رہے، میں انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک گلی میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے انہیں بہت تلاش کیا اور لوگوں سے دریافت کیا، مگر ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

[حلیۃ الاولیاء، الجزء الثانی، صفحہ ۸۴، باختصار]

محبت رسول ﷺ

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت کی معراج پر تھے۔ جنگ احد کے موقع پر حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہونے کی خبر سنی تو تفصیل معلوم نہ کر سکے کہ کون سا دانت شہید ہوا ہے، لہٰذا عشق و محبت کی بے خودی اور غلبہ حال میں ایک ایک کر کے سارے دانت شہید کر دیے۔ [تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۲۳]

مگر علامہ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں:

"قسم بخدا! حضور ﷺ کا دانت شہید ہوا تو خود بخود میرا دانت بھی ٹوٹ گیا، آپ کا چہرۂ مبارک زخمی ہوا تو میرا چہرہ بھی زخمی ہو گیا، آپ کی پشت مبارک کو صدمہ پہنچا تو میری پشت کو بھی پامال کیا گیا"۔۔۔

[طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۲۴]

عبادت

حضرت اصبغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Marfat.com

اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب شام ہوتی تو کہتے یہ رکوع کرنے کی رات ہے اور پھر پوری رات رکوع ہی میں گزار دیتے۔ کبھی فرماتے یہ رات سجدے کی رات ہے اور رات سجدہ ہی میں بسر ہو جاتی۔ بعض اوقات شام کو کچھ کھانا بچ جاتا تو شام ہی کو خیرات کر دیتے۔ پھر دعا کرتے:

اللّٰھم من مات جوعا فلا تؤاخذنی بہ و من مات عریانا فلا تؤاخذنی بہ---[حلیۃ الأولیاء، الجزء الثانی، صفحہ ۸۷]

''اے اللہ! اگر کوئی بھوکا مر جائے تو مجھ سے مواخذہ نہ فرمانا اور کوئی ننگا ہو تو بھی مجھ سے مواخذہ نہ فرمانا''---

شھادت

حضرت داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

دورِ فاروقی میں آذر بائیجان میں جہاد ہوا تھا، جس میں ہم لوگ شریک ہوئے تھے، اس میں خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ واپسی پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، ہم نے انہیں اٹھانا چاہا مگر ان کی طبیعت سنبھل نہ سکی اور وہیں انتقال فرما گئے۔ وہاں کفن، خوشبو اور قبر تیار تھی۔ ہم لوگوں نے غسل و کفن دے کر نماز جنازہ ادا کی اور انہیں دفن کر کے چلے آئے۔ ہم میں سے کسی نے دوسرے سے کہا کہ ہم ان کی قبر جان لیتے تو اچھا ہوتا مگر لوٹ کر دیکھا تو نہ قبر نظر آئی، نہ نشانِ قبر۔

آپ کی قبر کے بارے کوئی حتمی رائے قائم نہیں ہو سکی۔ تا ہم عراق، شام اور

Marfat.com

یمن وغیرہ مختلف مقامات پر قبور آپ کی طرف منسوب ہیں۔ان میں سے ایک مقام یمن کا گاؤں زبید بھی ہے۔

ہم نے مزار پر حاضری دی، گنبد نما کمرے میں آپ کی قبر بنی ہوئی ہے، جو چار فٹ چوڑی اور تقریباً ساڑھے تین فٹ اونچی ہے،اس کی لمبائی عام قبور کی طرح ہے۔ قبر پر مخملی چادر ڈالی ہوئی تھی،مزار کی اندرونی چھت میں ملتانی پھول دار کام کیا ہوا تھا اور مزار کی اندرونی دیواروں پر آف وائٹ پینٹ کیا ہوا ہے۔قبر کے سر کی جانب دائیں کونے پر سرخ سیاہی کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ابو عامر أویس بن عامر بن حرب بن عمرو بن مسعدۃ بن عمرو ابن عصفوان بن قرن بن (بن رومان) ناجیۃ بن مراد المرادی ثــم القرنی خیر التابعین بشھادۃ سید المرسلین أدرك زمن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم و لم یرہ بشغلہ برہ بأمہ---

ہم فاتحہ خوانی کرتے ہوئے مزار سے باہر آئے اور یادوں کو دل اور کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کرتے ہوئے دیگر مزارات پر حاضری کے لیے روانہ ہوگئے۔

موقع کی مناسبت سے شاعر نعت محترم راجا رشید محمود زید مجدہ کی ایک منقبت اہلِ محبت کے ذوقِ طبع کے لیے پیش خدمت ہے۔

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک سے دائیں جانب چند قدم کے فاصلے پر ہم اس قبرستان پہنچے جس میں صحابی رسول حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک قبر ہے۔

Marfat.com

خیر التابعین حضرت اُویسِ قرنی رضی اللہ عنہ

پائی ہے جو بڑائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے
عشقِ نبی ﷺ میں پائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

گزری اُحد میں آپ ﷺ پر کیا، جب سنا یہ حال
رسمِ وفا نبھائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

وہ آخری منازلِ عشقِ حضور ﷺ تھیں
پائی جہاں رسائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

فاروق و مرتضٰی (رضی اللہ عنہما) گئے خود چل کے ان کے پاس
وہ آشنائی پائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

ملت کی مغفرت کے لیے مانگ کر دعا
امت کی کی بھلائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

دنیا میں عاشقانِ رسولِ کریم ﷺ کی
فرمائی رہنمائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

شامل کیا رشید کو خدام نعت میں
سرکار ﷺ کے فدائی قرن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

(شاعر نعت راجا رشید محمود)

Marfat.com

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار ابوموسیٰ الاشعری ہے، آپ کا اصلی وطن یمن ہے، آپ بہت سے رشتہ داروں اور دوستوں کے ہمراہ سمندر کے راستے روانہ ہوئے اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ ۷ھ میں یہود کے خلاف خیبر کے مشہور نخلستان میں صف آراء تھے۔ چناں چہ آپ بیعت ہو کر خدام رسالت پناہ میں شامل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ مختلف غزوات میں شرکت کی۔

آپ دبلے، پستہ قد اور خفیف اللحیہ تھے، آپ کی والدہ کا نام ظبیۃ بنت وھب تھا، جو شرف اسلام سے مشرف ہوئیں۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حضرت سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، زاہد، عابد، قاری، فقیہ اور ان مجتہدین صحابہ میں سے ایک تھے، جنھیں قضا میں مہارت تھی، چناں چہ لوگ فیصلوں کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کو زبید اور عدن کا عامل مقرر فرمایا۔

Marfat.com

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو بصرہ کا عامل متعین کیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں تاکید کی کہ کسی شخص کو بھی ایک جگہ سال سے زیادہ عامل مقرر نہ کیا جائے لیکن حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو چار سال تک ایک جگہ عامل برقرار رکھا جائے۔

شعبی کہتے ہیں کہ:

كان القضاة أربعة عمر بن الخطاب و علی بن أبی طالب و زيد بن ثابت و أبو موسیٰ ---

چار حضرات قضاء کے منصب پر فائز تھے:

① ...... سیدنا حضرت عمر بن خطاب

② ...... سیدنا حضرت علی بن ابی طالب

③ ...... سیدنا زید بن ثابت

④ ...... سیدنا حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہم

علی بن عبداللہ بن المدینی کہتے ہیں کہ چھ صحابہ کرام فتویٰ دیتے تھے:

① ...... سیدنا حضرت عمر بن خطاب

② ...... سیدنا حضرت علی بن ابی طالب

③ ...... سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود

④ ...... سیدنا حضرت زید بن ثابت

⑤ ...... سیدنا حضرت ابوموسیٰ

⑥ ...... سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم

حضرت سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بہترین قاری تھے، آپ کی آواز حسین تھی۔

Marfat.com

ایک رات ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے آواز سنی تو رک گئے اور کافی دیر تک تلاوت سماعت کرنے کے بعد تشریف لے گئے۔

اگلی صبح جب ابوموسیٰ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

یا ابا موسیٰ مررت بك البارحة و معی عائشة و انت تقرأ فی بیتك فقمنا فاستمعنا---

"اے ابوموسیٰ! میں رات تیرے پاس سے گزرا، میرے ساتھ عائشہ (رضی اللہ عنہا) بھی تھی، جب کہ تم اپنے گھر میں تلاوت کر رہے تھے، سو ہم رک گئے اور کان لگا کر قرآن سنا"---

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ لو علمتُ لحبّرتُك تحبیرًا---

"یارسول اللہ! اگر مجھے علم ہوتا تو میں تلاوت میں مزید حسن پیدا کرتا"---

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) کو قراءت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:

کان صوت ھذا من مزامیر آل داؤد---

"گویا کہ اس کی آواز آل داؤد کی سارنگیوں میں سے ہے"---

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ کو فرمایا کرتے تھے:

شوّقنا الی ربنا فقرأ---

"ہمیں ہمارے رب کا شوق دلاؤ تو آپ قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگتے"---

Marfat.com

غزوۂ اوطاس کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اللّٰھم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ و أدخِلہ یومَ القیامۃ مدخلا کریمًا---

''اے اللہ! عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی لغزشیں معاف فرما اور اسے قیامت کے دن اپنے لطف وکرم کی جلوہ گاہ میں داخل فرما''---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

یقدَمُ علیکم غدًا قومٌ أرقّ قُلوبا لِلْإسلام منکم---

''تمہارے پاس کل ایک ایسی قوم آئے گی جو اسلام کے لیے تم سے بڑھ کر نرم دل ہوں گے''---

راوی کہتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جب مدینہ شریف کے قریب ہوئے تو کہنے لگے:

غدًا نلقی الأحبَّۃ، محمداً و حزبُہ---

''کل ہم اپنے محبوبوں، محمد ﷺ اور ان کے گروہ سے ملاقات کریں گے''---

جب وہ مدینہ شریف پہنچے تو انہوں نے مصافحہ کیا۔ یاد رہے کہ مصافحہ کا طریقہ انہیں کا ایجاد کردہ ہے۔[تاریخ دمشق الکبیر]

حضرت سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ---[المائدہ:۵۴]

''تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ

Marfat.com

ان کا پیارا"---

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هُم قومك يا أبا موسیٰ أهل اليمن---

"اے ابوموسیٰ! اس قوم سے مراد تم اہل یمن ہو"---

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن سے قرب کی انتہا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

هم مني و أنا منهم---

"وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں"---

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی شجاعت بیان کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا:

سيد الفوارس أبو موسیٰ---

"گھڑسواروں کے سردار تو ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) ہیں"---

[سير أعلام النبلاء، تاريخ دمشق الكبير]

اقوال أبو موسیٰ الأشعری رضی اللہ عنہ

- من كثُر صديقُه ركب أرقاب أعدائِه---

"جس آدمی کے دوست کثیر ہوں وہ اپنے دشمنوں کی گردنوں پر سوار ہوتا ہے"---

- ما استويتُ قائما لغسل منذ أسلمتُ---

"جب سے میں اسلام لایا ہوں کبھی کھڑے ہو کر غسل نہیں کیا"---

- إني لأغتسل في البيت المظلم فأحني ظهري حياءً من ربّي---

"بے شک میں تاریک کمرے میں غسل کرتا ہوں اور اپنے رب سے حیا کرتے ہوئے اپنی کمر جھکائے رکھتا ہوں"---

Marfat.com

- لأن يمتلي منخري من ريح جيفة أحبّ إليّ من أن يمتلي من ريح امراءة---

"(غیر) عورت کی خوشبو سے بہتر ہے کہ مردار کی بو سے میری ناک بھر جائے"---

- صالح بن موسیٰ الطلحی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے پہلے عبادت و ریاضت میں بہت زیادہ کوشش کرنے لگے تو کسی نے عرض کی کہ کاش آپ کچھ آرام کر لیتے اور اپنے نفس کو راحت دیتے، آپ نے فرمایا:

إنّ الخيل إذا أرسلت فقاربت رأس مجراها أخرجت جميع ما عندها و الّذي بقي من أجلي أقلّ من ذلك---

"جب گھوڑے (مقابلہ کے لیے) چھوڑے جائیں تو یقیناً وہ اپنے نشانہ کے قریب پہنچ جائیں تو اپنی ساری قوت صرف کر دیتے ہیں اور میری زندگی کے بقیہ ایام تو اس (نشانہ) سے بھی کم ہیں"---

- وفات کے وقت آپ نے وصیت کی کہ:

"میری قبر کو گہرا رکھنا"---

آپ کی وفات کے بارے مختلف آرا ہیں، عبداللہ بن محمد البغوی کہتے ہیں:

"حضرت سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ کوفہ میں مسجد کے پڑوس میں رہتے تھے اور مجھے خبر پہنچی کہ آپ کی وفات ۴۳ھ یا ۴۴ھ کو کوفہ میں ہوئی اور آپ کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی"---

ابونعیم اور ابوبکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات ۴۴ھ کو ہوئی۔ جب کہ

Marfat.com

ابن سعد نے الہیثم بن عدی کے حوالے سے آپ کا سنہ وصال ۴۲ھ اور واقدی نے ۵۵ھ تحریر کیا ہے۔

[سیر اعلام النبلاء، تاریخ دمشق الکبیر]

زبید میں آپ کی قبر کے بارے میں کوئی روایت نظر سے نہیں گزری مگر چوں کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو زبید اور عدن کا عامل مقرر کیا تھا، شاید یہی وجہ ہے کہ زبید میں بھی آپ کی طرف ایک قبر منسوب ہے، ممکن ہے جہاں آپ کا قیام رہا ہو، اس جگہ کو لوگوں نے بطور یادگار محفوظ کر لیا ہو اور بعد میں کسی نے قبر کا نشان بنا دیا۔

ہم نے یہاں جمیع مؤمنین و مؤمنات کے لیے بالعموم اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے بالخصوص فاتحہ خوانی کی۔

سیدنا اویس قرنی اور سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہما کے مزارات پر حاضری سے فارغ ہوئے تو گاڑی نے ہمیں زبید گاؤں کے کونے پر واقع قبرستان میں اتارا۔ ہم صاحب القاموس المحیط کے مزار پر حاضر ہوئے۔ سیمنٹ کی بنی ہوئی انتہائی سادہ قبر تھی، کہیں کہیں سے پلستر اکھڑا ہوا تھا، قبر پر کوئی چھت نہ تھی اور نہ ہی لوح تھی، جس پر آپ کا نام وغیرہ لکھا ہوا ہو۔ ہم نے اس قبرستان کے جمیع مسلمان بالخصوص محمد بن یعقوب الفیروز آبادی کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

محمد بن یعقوب الفیروز آبادی

آپ کا نام مجد الدین أبو الطاہر محمد بن یعقوب بن إبراہیم بن عمر الفیروز آبادی ہے۔ امام سخاوی نے الضوء اللامع میں ذکر کیا ہے کہ آپ ۷۲۹ھ کو فارس کے شہر کارزین میں پیدا ہوئے، سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا، آٹھ سال کی عمر میں طلب علم کے لیے شیراز آئے، آپ نے اپنے والد الشیخ سراج الدین

Marfat.com

یعقوب اور شیراز کے متعدد علماء سے ادب اور لغت کی تعلیم حاصل کی اور طلب علم کے لیے عراق روانہ ہوئے۔ واسط شہر میں مدرسہ نظامیہ بغداد کے قاضی اور مدرس عبداللہ بن بکتاش سے علم حاصل کیا، پھر مصر کے شہر قاہرہ آئے اور علماء سے اخذ کیا۔ آپ نے طلب علم کے لیے شام، دمشق، یمن، طائف، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، حلب، روم اور ہند کے سفر کیے۔ زندگی کے آخری بیس سال یمن کے گاؤں زبید میں بسر کیے اور آخری دم تک اشاعت علم میں مصروف رہے۔

ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں کہ آپ جس علاقہ سے گزرتے وہاں کے بادشاہ آپ کی عزت افزائی اور اکرام میں مبالغہ کرتے، جیسے تبریز کے شاہ منصور بن شجاع، والی روم بایزید خان بن عثمان، بغداد کے ابن اویس وغیرہم۔

بادشاہ اشرف اسماعیل نے آپ کی بہت زیادہ خدمت کی، آپ کی ضروریات کا خیال رکھا، وہ آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوتا۔ اس نے اپنی بیٹی آپ کے نکاح میں دے دی۔

آپ کو کتابوں سے بہت شغف تھا، آپ نے ۵۰ ر ہزار مثقال کی خطیر رقم سے کتب خریدیں۔ آپ جہاں بھی سفر کرتے، کتب سے لدے اونٹ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے۔ نامور علماء نے آپ سے کسب فیض کیا، جن میں ابن الحجر العسقلانی، الصلاح الصفدی، ابن عقیل اور الجمال الاسنوی قابل ذکر ہیں۔

ابن حجر تحریر فرماتے ہیں کہ آپ سریع الحفظ تھے، روزانہ سونے سے پہلے ۲۰۰ سطر زبانی یاد کرتے تھے۔ آپ نے مختلف فنون میں متعدد کتب تالیف کیں، جن سے چند ایک یہ ہیں:

القاموس المحیط (لغت)، بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز (تفسیر)، البلغة فی تراجم أئمة النحاة و اللغة (تاریخ وتراجم)،

Marfat.com

شوارق الأسرار العلية فی شرح مشارق الأنوار النبوية (حدیث)، سفر السعادة (حدیث)، عمدة الحكام فی شرح عمدة الأحكام (فقہ)، الإسعاد بالإصعاد إلی درجة الاجتهاد۔

آپ مکۃ المکرمہ میں وفات کی خواہش کیا کرتے تھے، لیکن ۲۰ ر شوال ۸۱۷ھ، بدھ کی رات زبید میں دار فانی سے کوچ کر گئے اور شیخ اسماعیل الجبرتی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

[ماخذ: شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، الضوء اللامع، العقد الثمین، هدية العارفين]

یہاں فاتحہ خوانی کے بعد گاڑی پر بیٹھ کر ابوبکر الحداد کے مزار کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کا مزار اس قبرستان کے بالمقابل زبید گاؤں کا پورا چکر کاٹتے ہوئے دوسری جانب واقع تھا، تقریباً دس بارہ منٹ میں ہم وہاں پہنچ گئے۔

الإمام أبوبكر الحداد

آپ کا نام ابوبکر بن علی بن محمد الحداد العبادی الیمنی ہے۔ موصوف فقہ حنفی کے عظیم فقیہ ہیں، آپ یمن کے گاؤں زبید میں اشاعت علم میں مصروف رہے، انھوں نے فقہ حنفی کے مشہور متن ''القدوری'' کی تین جلدوں پر مشتمل شرح لکھی، جس کا نام ''السراج الوهاج الموضح لكل طالب محتاج'' رکھا۔ پھر اس شرح کو مختصر کیا اور اس کا نام ''الجوهرة النيرة'' رکھا، جو دو جلد پر مشتمل ہے۔ آپ کی یہ شرح مقبول عام ہے، ہر دور کے اساتذہ اور طلباء الجوهرة النيرة سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں:

الرحيق المختوم شرح قيد الأوابد، سراج الظلام و بدر التمام فی شرح المنظومة الهاملية، كشف التنزيل فی تحقيق

Marfat.com

المباحث و التأويل، النور المستنير في شرح منظومة النسفي

آپ نے ۸۰۰ھ کو زبید میں وفات پائی اور زبید کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

ہم آپ کے مزار پر حاضر ہوئے، یہاں بھی قبر پر کوئی لوح موجود نہ تھی اور نہ ہی قبر پر چھت تھی۔ البتہ نزدیک ہی ایک درخت ہے جو آپ کی قبر پر جھکا ہوا سایہ دے رہا ہے۔

افسوس کہ دنیا کے مختلف خطوں میں بالعموم علماء، فقہاء اور محدثین کی قبور کا یہی حال ہے، کوئی بھی ان بلند پایہ علماء کی قبور کی تزیین و آرائش کی طرف دھیان دینے والا نہیں، جب کہ بعض نام نہاد پیروں کے مزارات پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، میلے اور عرس منعقد کیے جاتے ہیں، جب کہ رسول اللہ ﷺ کے نائب عظیم القدر ہستیوں کی قبور کو کوئی پوچھنے والا بھی نہیں مگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان نفوس قدسیہ کو جس اجر عظیم سے نوازا ہے، اس کا ظہور آخرت میں ہی ہوگا۔

مزار پر فاتحہ خوانی کی اور علماء کی قبور کی یہ حالت دیکھتے ہوئے رنجیدہ و ملول واپس ہوئے۔

[ماخذ: کشف الظنون، هدية العارفين، معجم المطبوعات]

ہم زبید کے لاری اڈے سے "تعز" جانے کے لیے ٹکٹیں بک کروا کر مسجد میں آ پہنچے، جہاں تھوڑی دیر بعد مفتیٔ زبید سے ہماری ملاقات طے تھی۔ دن کے دس بج چکے تھے، لیکن تپش اور گرمی اتنی کہ الامان الامان

حنفی مفتی محمد قاسم صاحب سے ملاقات

تقریباً دس پندرہ منٹ بعد زبید کے حنفی مفتی "محمد قاسم حنفی" مسجد میں تشریف لائے، درمیانہ قد، نحیف جسم، خفیف داڑھی اور نہایت سادہ طبیعت کے حامل تھے۔ تعارف کے بعد مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ زبید میں فقہ حنفی کی بقا کے حوالہ سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ یہاں فقہ حنفی کی حالت ناگفتہ بہ ہے، کتب مذہب دستیاب نہیں، خود مفتی صاحب کے پاس

Marfat.com

خال خال چند بوسیدہ کتب موجود تھیں، جو ہر وقت اپنے تھیلے میں لیے گھومتے پھرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دور دراز علاقوں سے فقہ حنفی کی تحصیل کے لیے آنے والے طلباء کی رہائش کا مسئلہ سنگین ہے۔ مفتی صاحب نے اپیل کی کہ ہمیں پاکستان اور انڈیا سے حنفی کتب ارسال کی جائیں، تا کہ زبید کے علماء اور طلباء کی کتب حنفی تک رسائی ممکن ہو سکے۔

کافی دیر گفتگو جاری رہی، میں نے حضرت فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز اور ان کے بلند پایہ مجموعہ فتاویٰ "فتاویٰ نوریہ" کا تعارف کرایا اور آپ کے چند عربی فتاویٰ کی فوٹو اسٹیٹ پیش کی۔ زبید میں صرف یہی حنفی مفتی باقی ہیں، ان کے استاذ کی وفات کے بعد اب زبید میں حنفیت آخری سانسیں لے رہی ہے۔

تھوڑی دیر بعد مفتی صاحب کے استاذ مرحوم کے صاحب زادے تشریف لائے، انہوں نے دو پہر کے کھانے کی دعوت دی، تقریباً سوا بارہ بجے ہم مفتی صاحب کی معیت میں ان کے گھر پہنچ گئے، تھوڑی دیر بعد دستر خوان لگ گیا کہ اچانک گھٹا چھا گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چھما چھم بارش ہونے لگی۔ موسم یک لخت تبدیل ہو گیا، ہم نے برآمدے میں کھانا کھایا اور بارش کے عجیب منظر سے لطف اندوز ہوئے۔ کھانا واقعی مزے دار تھا، کھانے میں وافر مقدار میں "ثَرِید" موجود تھا۔ دیسی گھی کی روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گوشت میں بھگوئے ہوئے تھے اور اوپر شہد ڈالا ہوا تھا، ہم نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ مفتی صاحب وقفے وقفے سے اپنی پلیٹ کی بوٹیاں ہماری پلیٹ میں ڈال رہے تھے اور نہایت شفقت سے ہمیں کھانے کی تلقین کر رہے تھے۔

کھانے کے بعد گروپ فوٹو ہوئے اور اس کے بعد مفتی صاحب سے تحریری اجازات طلب کیں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آج تک کسی کو تحریری اجازت نہیں دی، لیکن اصرار کرنے پر حضرت نے تحریر لکھوائی اور دستخط ثبت کرتے ہوئے ہمیں اجازات سے نوازا۔

بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور ہمیں روانگی کی فکر تھی، انہوں نے اصرار کیا کہ آج یہیں رک جائیں، کیوں کہ بارش کے باعث اڈے تک جانا مشکل ہے۔ چوں کہ زبید گاؤں قلعہ نما ہے، اس لیے نشیبی گلیاں چار چار فٹ پانی سے بھری پڑی تھیں، لیکن ہم نے پیدل اڈے تک جانے کا اصرار کیا تو بارش ہلکی ہونے کے بعد انہوں نے اجازت دے دی اور دو موٹر سائیکل کے ذریعے ہمیں بس اڈے بھجوایا۔

تھوڑی دیر بعد ''تعز'' جانے والی بس انتہائی تیزی سے اڈے سے گزر گئی، ہمیں خاصی تشویش ہوئی، ہمیں اڈے پر چھوڑنے والے ایک ساتھی کا کافی اثر و رسوخ تھا، اس نے اڈے سے ڈرائیور کو فون پر بس روکنے کی ہدایت کی اور حدیدہ میں بھی ڈرائیور کی شکایت درج کروائی، جس کا اثر یہ ہوا کہ بس سات آٹھ کلو میٹر دور ایک اڈے پر رک گئی۔ انہوں نے ہمیں ایک ٹیکسی پر سوار کرا کے بس کی جانب روانہ کیا۔ دس بارہ منٹ بعد ہم وہاں پہنچ گئے، بس کی فرنٹ سیٹیں خالی کروائی گئیں اور یوں ہماری جان میں جان آئی۔ بس تعز کی طرف روانہ ہوگئی۔

زبید سے تعز کا فاصلہ تقریباً پانچ گھنٹے ہے، موسم نہایت خوش گوار تھا، کھڑکی سے ہلکی ہلکی نم ہوا کے جھونکے حدیدہ اور زبید کے پر مشقت سفر کی تھکان میں راحت کا سامان پیش کر رہے تھے۔ بس، بل کھاتی، پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی پختہ سڑک پر رواں دواں تھی۔ مغرب کے قریب ہم ہرے بھرے، انتہائی ٹھنڈے، خوب صورت پہاڑی شہر اور یمن کی جنت ''تعز'' نامی شہر میں پہنچ گئے۔

Marfat.com

تعز

تعز خطۂ یمن کا سرسبز، ٹھنڈا، خوش گوار پہاڑی شہر اس اعتبار سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس شہر کے مضافات میں حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مسجد ہے، جو آپ نے اس وقت تعمیر کروائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا۔ اس کے علاوہ یہ شہر یمن کی جنت کہلاتا ہے۔ سیاح موسم گرما میں سیر و سیاحت کے لیے تعز کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ ہم مغرب کے بعد خوب صورت بل کھاتی سڑکوں سے گزرتے ہوئے شہر کے وسط میں پہنچ گئے۔ تمام مسافر بس سے اترنے لگے، ہم بھی اپنا سامان اٹھائے بس سے اتر گئے۔ شام کی تاریکی چھا رہی تھی، ہلکی ہلکی پھوار کے باعث سڑکیں نم تھیں اور یخ بستہ ہوا اپنے وجود کا اچھا خاصا احساس دلا رہی تھی۔ ہمیں تعز کے بارے کوئی خاص معلومات نہ تھیں اور نہ ہی اس شہر کی سیر گاہوں کے متعلق آگاہی تھی۔ ہم سامان اٹھائے قریب ہی ایک ہوٹل میں داخل ہوئے، کاؤنٹر پر کھڑے مینجر سے

Marfat.com

ڈبل بیڈ کمرے کا کرایہ پوچھا تو ۵۰۰۰ ریال بتانے لگا۔ اس پیشہ کے حامل افراد رات کی تاریکی میں کمرے کی تلاش میں سرگرداں اجنبی، پردیسی خصوصاً غیر ملکی مسافرین کی بے بسی کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے اسے سر سے پاؤں تک نگاہ ڈالتے ہوئے بزبان فصیح چند کلمات خیر سے نوازا، تا کہ اسے بھی ''دلی سکون'' میسر آئے اور سامان اٹھائے ہوئے اگلے ہوٹل کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہاں بھی تقریباً یہی صورت حال تھی، میرا ساتھی تو اچھا خاصا پریشان ہوگیا، لیکن میں نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے تھوڑا صبر کرنے کی تلقین کی اور اڈے سے تقریباً دس پندرہ منٹ دور آگے کی جانب خوش گوار موسم کا مزہ لیتے ہوئے پیدل روانہ ہوئے۔ یہاں ہوٹلز کے کمرے نسبتاً مناسب دام کے تھے۔ مجھے چوں کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی سیر و سیاحت کا اچھا خاصا تجربہ تھا، اس لیے میں نے اپنے ساتھی کو سامان دیتے ہوئے ایک ہوٹل میں بٹھایا اور اکیلا آس پاس کے ہوٹلز میں بھاؤ تاؤ کرنے لگا، کیوں کہ سامان اٹھائے ہوئے فکر مند اور پریشان مسافر ہی ان لوگوں کا شکار بنتے ہیں۔ تقریباً چھ سات ہوٹلز پھرنے کے بعد ایک ہوٹل کا ڈبل بیڈ کمرہ پسند آیا، جو کشادہ روشن، ہوادار اور اٹیچ باتھ پر مشتمل تھا، لیکن اس کا کرایہ ۱۷۰۰ ریال بتایا گیا۔ میں نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے مسافر، پاکستانی اور اجنبی ہونے کا شکوہ کیا اور ان کی مہمان نوازی پر تنقید کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بالآخر ۱۳۰۰ ریال میں کمرہ دینے پر راضی ہوگیا۔ ضروری کارروائی مکمل کی اور ایڈوانس پے منٹ کرتے ہوئے کمرے کی چابی لے لی اور تھوڑی دیر میں اپنے ساتھی کے ساتھ سامان اٹھائے ہوئے کمرے میں آگئے۔ سامان رکھا، کھڑکیاں تازہ ہوا کی آمد و رفت کے لیے کھول دیں اور وضو کر کے نماز مغرب ادا کی۔ اس کے بعد کاؤنٹر سے

Marfat.com

لذیذ کھانوں کے بارے میں معلومات لیں۔ رہائش اور کھانے کے متعلق ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ رہائش کے لیے کمرہ نہایت صاف ستھرا، ہوادار اور پرسکون ہونا چاہیے اور کھانا لذیذ اور معیاری ہو، اگرچہ نسبتاً مہنگا کیوں نہ ہو۔ ہاں اشیاء اور ہوٹلز کے حد سے متجاوز ریٹ سن کر کبوتر کی طرح بے بس ہو کر آنکھیں بند کر لینے اور سہل پسندی اور سستی سے کام لیتے ہوئے ایسی مہنگی رہائش گاہیں اور آب وطعام پر اکتفاء کرنا، قطعاً مناسب نہیں، بلکہ معیاری اور عمدہ اشیاء کے حصول کے لیے تھوڑی محنت اور جدوجہد کرنا ہی تو سیر کو پرلطف بناتا ہے اور یہی لحات یادگار بن جاتے ہیں۔ ہوٹل سے تھوڑی دور ایک ریسٹورنٹ پسند آیا، وہاں گرم گرم کلونجی کا چھٹا لگی ہوئی تنوری روٹیاں اور کڑاہی گوشت کا مزہ لیا اور اس کے ساتھ کوکا کولا مشروب کے طور پر لی۔ کھانا کھانے کے بعد ٹہلتے ہوئے ہوٹل کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں فروٹ کی دکان سے تازہ کالے انگور خریدے، جو نہایت شیریں تھے، جب کہ آفتاب بھائی نے آم کھانے کا ارادہ کیا۔ میں نے آموں کی عجیب وغریب شکل دیکھتے ہی بھانپ لیا کہ یہ کیسے ہوں گے۔ بطور مشورہ آم کے ذائقہ پر متنبہ کیا، لیکن انہوں نے اصرار کے ساتھ دو بڑے آم لیے، کمرے میں آنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے فروٹ دھو کر کھانے لگے تو انہوں نے مجھے بھی آم کھانے کی دعوت دی، لیکن میں نے معذرت کر لی۔ جب انہوں نے آم چکھا تو نہایت ہی بے مزا اور کھٹا تھا، میں نے انہیں بتایا کہ لذیذ، خوش ذائقہ اور رسیلے آم تو ہمارے ہاں پائے جاتے ہیں، بھلا یمنی لوگ آم کے ذائقہ اور اقسام کے بارے کیا جانیں؟ میں نے انہیں انگور کھانے کی دعوت دی اور آئندہ پھلوں کے بارے میں خاص احتیاط کی تاکید کی۔ کسی بھی ملک کے پھل کھانے میں کوشش ہونی چاہیے کہ ایسے پھل کا

Marfat.com

انتخاب کیا جائے جو خاص اسی ملک کی پیداوار ہو، ایک تو وہ پھل سستا ہوگا، دوسرا اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوگا۔

نماز عشاء ادا کرنے کے بعد بستر پر لیٹ گئے۔ پچھلے تین دن سے سخت گرم علاقوں کے مسلسل سفر اور ادھوری نیند سے چکنا چور جسم پرسکون نیند سے توانا ہو گئے۔ علی الصبح بیدار ہوئے، نماز فجر ادا کی اور کھڑکی سے شہر کا نظارہ کیا۔ اس وقت شہر میں کافی دھند تھی اور سردی کی شدت بھی تھی۔ ہم دوبارہ بستر پر لیٹ گئے، تقریباً ساڑھے نو بجے بیدار ہوئے اور کپڑے تبدیل کر کے نیچے روڈ پر آ گئے۔ ناشتہ کیا، ٹیکسی اور ویگن ڈرائیوروں سے مسجد معاذ بن جبل کے بارے معلومات حاصل کیں۔

مسجد حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

دار المصطفیٰ سے روانگی کے وقت کچھ دوستوں نے بتایا کہ مسجد شہر کے قریب ہی ہے، اس لیے ٹیکسی ڈرائیوروں کے چکر میں نہ آنا۔ اسی لیے ہم ان کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے لوکل ویگن پر بیٹھ گئے۔ ایک سٹاپ پر ڈرائیور نے اتارتے ہوئے دوسری طرف جانے والی ویگن پر سوار ہونے کی تلقین کی۔ ہمیں چار پانچ ویگنیں بدلنی پڑیں، بالآخر ڈرائیور نے شہر کے باہر ایک ویران سی سڑک پر ایک جگہ اتار کر ایک گلی کی طرف اشارہ کیا کہ چند قدم کے فاصلہ پر مسجد معاذ بن جبل واقع ہے۔ ویران ماحول سے کافی ڈر محسوس ہوا، ہم کچی جھونپڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے، چند قدم کے فاصلے پر مسجد کا منار نظر آنے لگا، مسجد کے قریب چند ملنگ ٹائپ افراد نے ڈیرہ لگایا ہوا تھا، یہاں ہلکی ہلکی بدبو بھی محسوس ہوئی۔ چند بچے مسجد کے باہر کھیل رہے تھے، ہم نے ادھر ادھر دیکھا، وضو خانہ کہیں نظر نہ آیا۔ ایک آدمی نے راہنمائی کرتے ہوئے چند قدم دور

Marfat.com

سڑک کی دوسری جانب ایک کمرے کا دروازہ کھولا تو اس میں کافی لمبا وضو خانہ اور کثیر تعداد میں واش روم بنے ہوئے تھے۔ ہم نے تازہ وضو کیا اور مسجد کی طرف بڑھے۔

مسجد کا منار تقریباً ۴۵ فٹ اونچا ہوگا۔ مسجد خاصی وسیع تھی، مرکزی دروازے کی جانب ایک قطار میں سفیدے کے کافی درخت لگے ہوئے تھے، مسجد سطح زمین سے کافی نیچی ہے، مرکزی دروازے میں داخل ہونے کے لیے چھ سات سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے۔

ہم اترتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ مسجد کا صحن وسیع و عریض تھا، صحن کے تین اطراف میں برآمدے بنے ہوئے تھے اور ایک جانب چھتی ہوئی مسجد تھی۔

مسجد کا دروازہ مقفل تھا، کافی تلاش کے بعد خادم مسجد مل گیا، اس نے ہماری درخواست پر دروازہ کھول دیا۔ مسجد کے اندر سرخ قالین بچھا ہوا تھا اور تقریباً ۱۳، ۱۴ صفیں بنی ہوئی تھیں، ایک صف میں تقریباً ۱۰۰ سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ محراب کے پاس ایک بلند و بالا منبر رکھا ہوا ہے، جس کی دس بارہ سیڑھیاں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس منبر پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ خطبہ دیا کرتے تھے۔ مسجد کی توسیع ہو چکی تھی، لیکن پرانی مسجد کی حدود کی نشان دہی ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی دروازے کے دائیں جانب دیوار پر نوٹس بورڈ لگا ہوا ہے، جس پر اس تاریخی مسجد کے متعلق معلومات آویزاں ہیں، اس کے علاوہ مسجد کا نقشہ اور آداب مسجد کے حوالہ سے مضامین بھی آویزاں ہیں۔

تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کیے اور مسجد کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد باہر آ گئے۔

صحن کے وسط میں پانچ چھ فٹ کا ایک ستون بنا ہوا تھا، ایک بزرگ نے بتایا کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز کے اوقات کے تعین کے لیے ایک آلہ بنا کر بھیجا تھا، جو اس مقام پر نصب تھا، غالباً زوال شمس اور مثلِ اوّل و ثانی کے لیے ایک چھڑی نما آلہ ہوگا، تا کہ ظہر

Marfat.com

اور عصر کے اوقات متعین ہو سکیں۔ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرنے کے بعد باہر نکلے اور ویگن پر سوار ہو کر شہر آ گئے اور تین چار ویگنیں بدلتے ہوئے ہوٹل پہنچ گئے۔ جن دوستوں نے ویگن پر جانے کی نصیحت کی اور شہر کے قریب ہی مسجد کی نشان دہی کی، دراصل انہوں نے محض تخمینے اور اندازے ہی لگائے تھے، مسجد شہر سے کافی دور تھی، ہمیں وہاں جانے کے لیے تقریباً سوا گھنٹا لگا تھا۔ ہمارے خیال میں ۲۰۰۰ ریال تک ملنے والی ٹیکسی پر مسجد کی زیارت کے لیے جانا ویگن کی نسبت زیادہ موزوں اور سکون کا باعث ہے۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کھانا کھایا اور سو گئے۔ عصر کی نماز کے وقت بیدار ہوئے، نماز عصر کے بعد ہوٹل میں رہے اور مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد شہر کی سیر گاہوں کے متعلق معلومات لیں۔ پتا چلا کہ اس شہر کی خوب صورت جگہ جبل صبر ہے، جو دیکھنے کے لائق ہے۔ چناں چہ طے پایا کہ کل صبح جبل صبر کی سیر کی جائے۔ رات کا کھانا کھایا، گھومے پھرے اور واپس آ گئے۔ اگلی صبح جمعرات کا دن تھا، ہم جلدی اٹھ گئے، تیار ہو کر روڈ پر آئے اور ایک ٹیکسی کے ذریعے جبل صبر کی طرف روانہ ہوئے۔

جبل صبر

اس پہاڑ کی بلند و بالا چوٹی پر واقع ایک نہایت اعلیٰ درجے کا ہوٹل ہے، جو اس انداز سے تعمیر کیا گیا ہے کہ وہاں سے سارے شہر اور اس کی وادیوں کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہوٹل کویت کے سابق شیخ نے بنوایا ہے، ہم ٹیکسی کے ذریعے جبل صبر روانہ ہوئے، چوں کہ کافی زیادہ چڑھائی چڑھنا پڑتی ہے، اس لیے ٹیکسی ڈرائیور منہ مانگے دام وصول کرتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ اس روڈ تک کسی لوکل ویگن کے ذریعے پہنچا جائے، پھر وہاں سے دوسری لوکل ویگن کے ذریعے جبل صبر کی طرف روانہ ہونا چاہیے، کیوں کہ

Marfat.com

ٹیکسی والے ۲۰۰۰، ۱۵۰۰، ۱۰۰۰ تک کرایہ مانگتے ہیں، جب کہ ویگن کا کرایہ صرف ۳۰/ریال ہے۔ چوں کہ ہمیں بھی معلومات نہ تھیں، اس لیے ہم بھی بھاؤ تاؤ کرنے کے بعد ۷۰۰ ریال والی ٹیکسی پر سوار ہو کر جبل صبر روانہ ہوئے۔ بل کھاتی، چڑھائی چڑھتی سڑکیں، مری کا نظارہ پیش کر رہی تھیں، اگر چہ یہ خطہ بھی خوب صورت تھا لیکن ہمارے پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی خوب صورتی کے سامنے ذرا بھی نہ ٹھہر سکے۔ ہوٹل کے مین گیٹ پر اتار کر ٹیکسی والا واپس چلا گیا۔ ہوٹل میں داخل ہونے کے لیے ۲۰۰ ریال کا ٹکٹ لینا اور کینٹین سے کچھ نہ کچھ خریداری کرنا بھی ضروری ہے، لیکن یاد رہے کہ ٹکٹ سنبھال کر رکھنا چاہیے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ کینٹین کے بل سے ٹکٹ کے ۲۰۰ ریال منہا کر دیے جائیں گے، لہٰذا اگر بچت کی خواہش ہو تو ۲۰۰ ریال کی ایک بوتل پی لیں، تاکہ آپ کا بل چکتا ہو جائے۔

ہم ہوٹل کے صحن میں لگے ہوئے ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے اور ہلکا پھلکا ناشتہ کیا، کیوں کہ اشیاء کی قیمتیں کافی زیادہ تھیں، کاؤنٹر پر بل ادا کرتے ہوئے اس نے ہم سے ٹکٹ کے متعلق پوچھا، ٹکٹ دکھانے کے بعد اس نے ہمارے بل سے ۴۰۰ ریال کم کر دیے اور ہمیں اس قانون سے آگاہ کیا۔ ہوٹل کے وسیع صحن میں اڑھائی فٹ چوڑے اور چار فٹ لمبے ٹیبل فکس ہیں، جس کے دونوں اطراف فوم کے نرم بینچ رکھے ہوئے ہیں، یہاں کا مجموعی ماحول خاصہ ایڈوانس تھا، نقاب پوش جوڑے آمنے سامنے بیٹھے، آنکھوں میں آنکھیں ڈالے، دنیا جہاں سے غافل، محو گفتگو ہوتے ہیں۔ ہاں اکا دکا فیملیز بھی ٹیبلز پر براجمان تھیں۔ کاؤنٹر سے پتا چلا کہ گہما گہمی رونق اور موج مستی کا وقت نماز عصر کے بعد ہوتا ہے اور رات دیر تک جاری رہتا ہے۔ شام کے وقت ٹیبل ملنا تو دور کی بات ہے،

Marfat.com

یہاں کھڑے ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس پرسکون ماحول کو غنیمت جانا اور صحن سے وادیوں کا خوب صورت نظارہ کیا، ہوٹل کے اندر گھومے پھرے۔ ہوٹل واقعی نہایت خوب صورتی سے سجا ہوا تھا، اس کا فرش نہایت ہی شفاف تھا، دیواریں لکڑی کے اعلیٰ کام سے مزین تھیں، جن پر اعلیٰ پینٹنگ آویزاں تھیں، آفتاب بھائی تو کاؤنٹر پر معلومات لینے لگ گئے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ سنگل بیڈ کا کرایہ ۷۰/امریکی ڈالر، ڈبل بیڈ کا کرایہ ۱۵۰/ڈالر اور چار بیڈ پر مشتمل کمرے کا کرایہ ۳۰۰/ڈالر ہے۔ آفتاب بھائی نے تو اصرار کے ساتھ ایک کمرہ بھی دیکھ ڈالا۔ کمرے تقریباً P.C ہوٹل کا منظر پیش کر رہے تھے۔ ہم نے ہوٹل کی کافی تصاویر لیں اور تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے گھومنے کے بعد باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک ویگن آ گئی، ۳۰، ۳۰/ریال کرایہ دیتے ہوئے نیچے مین روڈ پر آ گئے، تھوڑی دیر تعز کے بازار گھومے پھرے اور پھر کھانا کھاتے ہوئے ہوٹل آ گئے۔ معلومات کی کمی کے باعث تعز میں ہمارا قیام خاصا طویل ہو گیا، منگل کی شام سے تعز آئے ہوئے تھے اور آج جمعرات تک صرف دو مقامات ہی دیکھ سکے۔ تعز کے پاس ہی ایک اور خوب صورت علاقہ ہے، جس کا نام اِب ہے، جو تعز کی طرح ٹھنڈا، سرسبز پہاڑی علاقہ ہے، وقت کی کمی کے باعث ہم نے طے کیا کہ کل صبح ۷:۰۰ کی بس سے اِب روانہ ہوا جائے اور تھوڑا گھوم پھر کر ۱۲:۰۰ بجے بس کے ذریعے تعز پہنچا جائے تاکہ ۲:۰۰ بجے دوپہر تعز سے یمن کے مشہور تجارتی شہر عدن کی طرف روانہ ہوا جا سکے۔ شام کے وقت ہم نے اِب اور عدن کی ٹکٹیں بک کروائیں اور رات کھانا کھانے کے بعد جلد ہی سو گئے۔ صبح جلدی بیدار ہوئے اور اڈے کے قریب ناشتہ کیا۔ ۷:۰۰ بجے بس اپنے مقررہ وقت پر اِب کی طرف روانہ ہوئی۔

Marfat.com

اِب

تعز سے ایک گھنٹا کے فاصلہ پر واقع ایک پہاڑی شہر ہے، جس کی وادیاں انتہائی خوب صورتی کا منظر پیش کرتی ہیں۔ موسم تعز کی نسبت زیادہ ٹھنڈا ہے۔ ہم ۸:۱۰ بجے اِب پہنچ گئے، اڈے سے واپسی کی ٹکٹیں بک کروائیں اور اِب کے متعلق معلومات لیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب میں سیاحت کے لیے کم از کم چار پانچ دن قیام ضروری ہے اور ایک کاغذ پر کئی مقامات تحریر کر دیے جو دیکھنے کے لائق ہیں۔ اسی طرح تعز کے کئی ایک مقامات کے متعلق آگاہی کی۔ وقت کی کمی کے باعث انہوں نے ہمیں جبل ربّی کی سیر کا مشورہ دیا۔

جبل ربّی

پہاڑ کی چوٹی کا نام ہے، جس پر شہر کے وسط سے بل کھاتی نسبتاً چوڑی سڑک کے ذریعے ہی جایا جاتا ہے۔ ہم بذریعہ ٹیکسی روانہ ہوئے، تقریباً ۲۰، ۲۵ منٹ کے بعد جبل ربّی پہنچ گئے۔ چوٹی پر نظارہ کے لیے کشادہ میدان بنا ہوا تھا، جس کے اردگرد لوہے کی مضبوط باڑ لگی ہوئی تھی۔ وہاں سے حدِ نگاہ تک وادیاں اور بلند و بالا پہاڑ نظر آرہے تھے، میدان کی ایک جانب وسیع سوئمنگ پول بھی بنا ہوا تھا، جہاں تیراکی کے شوقین نوجوان، بوڑھے اور بچے نہانے کا لطف لے رہے تھے، ہم وہاں تقریباً ایک گھنٹا ٹھہرے اور واپس بس اسٹینڈ آ گئے۔ ۱۲:۰۰ بجے بس کے ذریعے تعز روانہ ہوئے اور ۱:۰۰ بجے اپنے ہوٹل سے سامان لیا اور دوپہر کا کھانا کھاتے ہوئے اڈے آ پہنچے۔ ۲:۰۰ بجے بس اپنے مقررہ وقت پر تعز سے عدن روانہ ہوئی۔ ہم تعز اور اِب کی خوش گوار یادوں کو دل اور کیمرے کی آنکھ سے سمیٹتے ہوئے عدن کی طرف رواں دواں ہوئے۔

Marfat.com

عدن

یمن کا بہت بڑا تجارتی شہر عدن ہے، جس میں ایک وسیع بندرگاہ بھی ہے، جہاں پوری دنیا سے آئے ہوئے بحری جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں۔ جب بحری جہاز کے ذریعے حج وعمرہ کا سفر کیا جاتا تھا، تو ان دنوں پاکستان سے جدہ جانے والے بحری جہاز عدن کے ساحل پر آرکتے تھے اور ضروری سامان، کھانا وغیرہ لے کر جدہ روانہ ہوتے تھے۔

ہم بروز جمعہ، ۲:۰۰ بجے تعز سے عدن روانہ ہوئے اور ۵:۱۵ بجے سہ پہر عدن پہنچ گئے۔ عدن کی آب وہوا تقریباً کراچی کی طرح ہے، سارا دن ہلکی ہلکی ہوا چلتی رہتی ہے، جس کے باعث سورج کی گرمی کم محسوس ہوتی ہے اور شام ڈھلتے ہی موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔ ہم اڈے سے بذریعہ ویگن شہر آئے اور وہاں سے بذریعہ ٹیکسی شیخ ابوبکر العدنی کے دارالعلوم آ گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور انڈین تھا، اس لیے اسے شہر گھمانے کے لیے نماز مغرب کے بعد آنے کا پابند کر دیا۔ یاد رہے کہ عدن ایسا شہر ہے، جہاں ہندوستان سے

Marfat.com

بے شمار لوگ ہجرت کر کے آئے ہوئے ہیں اور سال ہا سال سے یہیں بس رہے ہیں، بلکہ ہم ایک محلہ سے گزرے، جہاں صرف ہندو رہتے ہیں۔

شیخ ابوبکر کے مدرسہ کے ساتھ مسجد بنی ہوئی ہے اور مسجد کے سامنے ان کے جد امجد سیدنا الإمام أبوبکر العدنی کا مزار ہے، جو مرجع خلائق ہے۔ ہم انتظامیہ سے ملے اور دار المصطفیٰ کا حوالہ دیا تو انہوں نے ہمیں مہمان خانہ میں ٹھہرا دیا۔ ہاتھ منہ دھویا اور تازہ دم ہونے کے بعد نماز عصر اور پھر مغرب ادا کی اور سیدنا امام ابوبکر العدنی کے مزار پر حاضری دی۔

سیدنا امام ابوبکر العدنی

السید أبوبکر العدنی بن عبد اللہ العیدروس بن أبی بکر بن عبد الرحمٰن السقاف بن محمد بن علی بن علوی بن الفقیہ المقدم۔

حضر موت کے شہر تریم میں ۸۵۱ھ کو پیدا ہوئے، آپ کی والدہ کا نام السیدۃ عائشۃ بنت عمر المحضار ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد عبداللہ العیدروس سے حاصل کی اور آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ طلب علم کے لیے عدن، زبید اور حرمین شریفین کے سفر کیے۔ اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد ۸۶۵ھ کو تدریس کا آغاز کیا۔ ۸۸۹ھ کو عدن میں سکونت اختیار کر لی اور مسجد العیدروس تعمیر کروائی اور اس کے بائیں جانب ایک کنواں کھدوایا، جو آج بھی بطور یادگار موجود ہے۔ مختلف اطراف و اکناف سے طلباء آپ کی طرف کھنچے چلے آئے اور آپ سے کسب فیض کیا۔ آپ ۱۴ رشوال ۹۱۴ھ، منگل کی رات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور مسجد کے سامنے مدفون ہوئے۔ چوں کہ آپ ۲۵ سال کا عرصہ عدن میں مقیم رہے،

Marfat.com

اس لیے آپ العدنی کے لقب کے ساتھ شہرت پا گئے۔

آپ کی متعدد تالیفات میں سے ایک کتاب الجزء اللطیف ہے، جس میں آپ کے مشائخ، جن سے آپ نے اخذ کیا اور ان کی متصل اسانید کا تذکرہ ہے، اس کے علاوہ آپ کا مشہور شعری دیوان حجة السالك بھی ہے، جو متعدد بار چھپ چکا ہے۔ شیخ ابوبکر عدنی کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور آپ کی روح کو ایصال ثواب کیا۔ اتنے میں ٹیکسی ڈرائیور آ پہنچا، وہ ہمیں ساحل سمندر لے گیا، موسم اچھا ہو گیا تھا، کافی سکون تھا، تھوڑی دیر میں ہم ساحل سمندر پہنچ گئے، ساحل کے پاس میز کرسیاں پڑی ہوئی تھیں، کافی گہما گہمی تھی، فیملیز اپنے اپنے ٹیبلز پر بیٹھے گپ شپ لگاتے ہوئے خورونوش میں مصروف تھے، بچے ریت پر دوڑ رہے تھے، کافی شور شرابہ تھا، لیکن سمندری لہروں کے نظارہ کے لیے روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا، ہم تھوڑی دیر گھومتے پھرتے واپس آ گئے۔ نماز عشاء ادا کی، کھانا کھایا اور جلدی لیٹ گئے۔

صبح نماز فجر کے بعد ادارہ کے ایک خادم کو ہمارے ساتھ پابند کر دیا گیا تاکہ وہ ہماری ملاقات علماء سے کرائے اور ہمیں شہر کے قریبی مقامات دکھائے۔ صبح ۱۰ بجے ہم تیار ہو کر مسجد کے صحن میں آ گئے، ادارہ کے خادم مختلف خانقاہوں اور مساجد میں لے گئے، ان میں قابل ذکر مسجد أبان ہے۔

مسجد أبان

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابان کی طرف منسوب مسجد ابان، نہایت خوب صورت اور وسیع و عریض ہے، اس مسجد کا اونچا منار خوب صورت منظر پیش کر رہا ہے۔ مسجد کا صحن تو چھوٹا ہے، البتہ ہال کے اندر تقریباً ۱۴ صفیں بچھیں ہوئی ہیں،

Marfat.com

ہر صف میں تقریباً ۴۰، ۴۵ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ ہم مسجد میں داخل ہوئے، تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرنے کے بعد تھوڑا گھومے پھرے اور پھر ادارہ پہنچ گئے۔ نمازِ عصر کے بعد الشیخ السید صادق محمد العید روس سے ملاقات کا وقت طے تھا۔

شیخ السید صادق محمد العیدروس سے ملاقات

نمازِ عصر کے بعد بذریعہ ٹیکسی ہم شیخ سے ملاقات کے لیے ان کے گھر روانہ ہوئے، خادم نے دروازہ کھولا اور ہمیں کمرے میں بٹھا دیا، تھوڑی دیر بعد شیخ تشریف لائے، شیخ کی عمر ۶۵، ۷۰ کے لگ بھگ ہوگی۔ وہ درمیانے قد اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک، ہنس مکھ اور ملن سار ہیں۔ موصوف یادگارِ اسلاف اور جید عالم دین ہیں اور پشت در پشت دین حنیف کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ شیخ نے ہماری تواضع کے لیے جوس منگوائے۔ تعارف کے بعد مختلف موضوعات پر بات چیت ہوئی۔ دورانِ گفتگو شیخ نے ہمارے امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہایت ادب سے کیا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ بھی سنایا، جب آپ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور رفع الیدین ترک کر دیا۔

باتوں باتوں میں حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ چھڑ گیا۔ شیخ آب دیدہ ہوگئے اور آپ کی کرامات اور فضائل و مناقب بیان کرنے لگے اور آپ کے قصیدہ غوثیہ کے کتنے ہی اشعار بڑی روانی سے کہتے گئے۔

فرمانے لگے کہ ہمارے ہاں بھی بڑے ذوق و شوق سے گیارہویں منائی جاتی ہے، کیوں کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے بیٹے ہیں، ان کے طفیل آپ کا بھی دنیا میں بول بالا ہے۔ یہاں آستانوں پر خوب رش ہوتا ہے۔

Marfat.com

آخر میں ہم نے شیخ سے اجازت طلب کی تو آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے خادم کو تحریر لکھوائی اور ہمیں اجازات عطا فرمائیں اور دعائیں دیں۔ ہم اجازات لے کر شیخ کی دست بوسی کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ شیخ ابو بکر عدنی ان دنوں تریم گئے ہوئے تھے، اس لیے ہم ان کی اجازات اور ملاقات سے محروم رہ گئے۔ تریم جانے کے لیے ہم اتوار کا ٹکٹ بک کروانے بس اسٹینڈ پہنچے تو کسی بھی کمپنی کی بس کی سیٹ اتوار کے لیے میسر نہ تھی، کافی کوشش کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ مُـکَلّا کی سیٹ بک کروائی جائے اور پھر وہاں سے تریم روانہ ہوا جائے، چناں چہ بڑی مشکل سے اتوار کی شام مُـکَلّا کے لیے سیٹیں دستیاب ہوسکیں۔ اگلے دن نماز فجر کے بعد تھوڑا آرام کیا، اس کے بعد تیار ہوئے، دوپہر کا کھانا کھایا اور سب سے الوداعی ملاقات کرتے ہوئے بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے۔ تقریباً ۴:۳۰ بجے بس آ پہنچی، ہم سامان رکھتے ہوئے اپنی سیٹوں پر آ بیٹھے۔ ۵:۰۰ بجے بس اپنے مقررہ وقت پر مکلا کے لیے روانہ ہوئی۔

Marfat.com

مُکلّا

یمن کا تجارتی شہر مکلا نہایت خوب صورتی سے سجایا گیا ہے، یہ شہر بھی ساحل سمندر کے قریب واقع ہے، سمندر سے ایک ندی شہر کے وسط تک نکالی ہوئی ہے، جس کے دونوں اطراف میں ٹریفک کے لیے ایک ایک کشادہ سڑک بنی ہوئی ہے۔ یہ شہر ساحل کے قریب ہونے کے باعث تریم سے نسبتاً کم گرم ہے۔ ہم رات کے ڈیڑھ بجے مکلا پہنچ گئے، اس وقت کسی ہوٹل میں قیام کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے، کیوں کہ ہمیں صبح صبح تریم کے لیے روانہ ہونا تھا۔ گاڑی سے اترنے کے بعد تھوڑی دیر شہر کا نظارہ کیا۔ شہر کے وسط میں بہتی ندی نہایت خوب صورت ماحول پیش کر رہی تھی۔ ندی کے اطراف سبزہ لگا ہوا تھا اور نظارہ کے لیے بینچ رکھے ہوئے تھے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ندی عبور کرنے کے لیے پل بنے ہوئے تھے، جو جدید اور خوب صورت تھے۔ کچھ دیر

Marfat.com

گھومنے پھرنے کے بعد ہم ایک ہوٹل آ گئے، انہوں نے سڑک کے کنارے پر بیٹھنے کے لیے ٹیبل لگائے ہوئے تھے، ہم بھی ایک ٹیبل پر آ گئے۔ دیر تک بیٹھے گپ شپ لگاتے رہے اور کھانا کھایا۔ رات ۳:۳۰ بجے ٹہلتے ٹہلتے پل عبور کیا اور دوسری جانب آ گئے۔ یہاں سے پانچ پانچ افراد کو لے جانے والی ٹیکسیاں صبح صبح تریم کے لیے روانہ ہوتی ہیں، اگر ائیر کنڈیشنڈ بس کے ذریعے تریم جانا ہو تو پہلا ٹائم ۸:۳۰ بجے روانہ ہوتا ہے، جس کے لیے مزید انتظار کرنا پڑتا ہے۔ وقت کی بچت کرتے ہوئے ہم نے بذریعہ ٹیکسی تریم روانہ ہونے کا ارادہ کیا۔ وقت گزارنے کے لیے ہم بنچوں پر لیٹ گئے اور باتیں کرتے کرتے صبح ہو گئی۔

نماز فجر کے فوراً بعد ایک ٹیکسی والے سے بات کی، اتفاقاً مزید تین افراد اسی وقت آ پہنچے، چناں چہ سامان رکھتے ہی ہم صبح ۵:۰۰ بجے تریم کے لیے روانہ ہوئے، راستے میں ایک ہوٹل سے ناشتہ کیا اور پھر سفر شروع ہو گیا۔ سارا رستہ ویران اور خشک پہاڑوں پر مشتمل تھا، مکلا سے تریم کا فاصلہ تقریباً سوا پانچ گھنٹے کا تھا، ہم ۱۰:۳۰ بجے تریم پہنچ گئے۔ اڈے سے ۱۵۰/ ریال ٹیکسی والے کو دیے اور ہم دارالمصطفیٰ پہنچے۔ پاکستان سے آئے ہوئے ساتھیوں نے گیٹ پر استقبال کیا، ایک دوسرے سے گلے ملے، انہوں نے ہمارا سامان اٹھایا اور کمرے میں پہنچایا۔

غسل اور کپڑے تبدیل کرنے کے بعد تھوڑا آرام کیا، نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کھانا کھایا اور ساتھیوں کو سفر کی روداد سنائی۔ ہمیں پتا چلا کہ کل ۵/ اگست، بروز منگل، نماز مغرب کے بعد الوداعی تقریب منعقد ہو رہی ہے، چناں چہ ہم بھی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ ایک دوسرے سے الوداعی ملاقاتیں کرنے لگے۔ ٹیلی فون اور ایڈریس لیے۔

Marfat.com

دورۂ تصوف کی اختتامی تقریب

نمازِ مغرب سے پہلے صحن میں قالین بچھ گئے، کافی گہما گہمی تھی، انیس بھائی اپنی بیوی، بچوں سمیت تریم آ چکے تھے اور ان سے صنعاء میں اس وقت ملاقات ہوئی تھی، جب ہم زیارات کے لیے صنعاء سے روانہ ہو رہے تھے، جب کہ وہ تریم کے لیے۔ نمازِ مغرب کے وقت دار المصطفیٰ طلباء، اساتذہ اور مقامی لوگوں سے کچھا کچھ بھر گیا، میڈیا کے افراد بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ نمازِ مغرب کے بعد تقریب کا آغاز ہوا تو ہم ادارہ کے صحن میں آ بیٹھے۔

تھوڑی دیر بعد خطابات کا سلسلہ شروع ہو گیا، علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب کرنے لگے، بعض خطباء نے سیدنا ہود علیہ السلام کے مزار کی حاضری اور آپ کے فضائل و مناقب کے حوالہ سے گفتگو کی۔ اچانک موسم خراب ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ مجال ہے کہ کوئی ہلا بھی ہو، سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، بارش سے سب کے کپڑے بھیگ گئے۔ تھوڑی دیر بعد بارش رک گئی اور ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی۔ بارش کے باعث موسم قدرے خوش گوار ہو گیا۔ آخری خطاب کے لیے شیخ سالم شاطری کو دعوت دی گئی، آپ نے مختصر اور جامع خطاب فرمایا اور زیارت ہود اور اولیاء و صلحاء کے مزارات کی حاضری پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کا علمی محاسبہ فرمایا۔ آخر میں الشیخ حبیب عمر نے جملہ حاضرین، معاونین، علماء و طلباء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دورۂ تصوف ۲۰۰۸ء کے اختتام کا اعلان فرمایا اور دعا پر محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

اختتامی تقریب کے موقع پر ہر عام و خاص کے لیے لنگر کا وسیع انتظام تھا، ہم ایک دوسرے سے الوداعی ملاقاتیں کرتے رہے۔ رش قدرے کم ہوا تو ہم نے بھی

Marfat.com

کھانا کھالیا۔ تھوڑی دیر بعد جامعہ کے وسیع گراؤنڈ میں طلباء کی طرف سے سالانہ طنز و مزاح اور وعظ و نصیحت سے بھرپور ڈرامہ پیش کیا گیا، جو رات دیر گئے تک جاری رہا۔ حاضرین ڈرامے سے کافی لطف اندوز ہوئے۔

یمن سے واپسی کا سفر

اگلے دن صبح ۱۱:۰۰ بجے میں اور انیس بھائی بکنگ آفس گئے اور جمعرات صبح ۵:۰۰ بجے صنعاء واپسی کے لیے ٹکٹ بک کرائے، پھر بازار کا رخ کیا، کچھ خریداری کی۔ تقریباً ۲:۰۰ بجے واپسی ہوئی۔ گھنٹا بھر آرام کرنے کے بعد سامان پیک کیا، عصر کی نماز سے فارغ ہو کر کچھ خریداری کی، جن میں بالخصوص تل والے حلوہ جات تھے، جو یہاں سے نہایت معیاری اور سستے داموں ملتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد اپنا سامان ادارہ سے انیس بھائی کے گھر منتقل کیا، کیوں کہ فجر کی اذان کے وقت روانگی تھی، اس لیے زیادہ سہولت اسی میں تھی کہ سامان سے بے فکری ہو جائے۔ نماز عشاء کے بعد شیخ حبیب عمر سے الوداعی ملاقات کی۔ انیس بھائی نے دعوت کا اہتمام کیا، سب دوست ان کے گھر روانہ ہوئے، کھانا کھایا اور دیر تک گپ شپ کرتے رہے، تقریباً ۱۲:۳۰ بجے شب دار المصطفیٰ پہنچے، تھوڑا آرام کیا اور رات ۲:۳۰ بجے بیدار ہوئے۔ سب سے الوداعی مصافحہ کیا اور انیس بھائی کے گھر روانہ ہوئے۔ مقررہ وقت پر گاڑی ان کے گھر کے سامنے آرکی، سامان لے کر اڈے کی طرف روانہ ہوئے، بس مقررہ وقت پر نہ آئی، پوچھنے پر بتایا گیا کہ شدید بارش کی وجہ سے راستوں میں لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے، لہٰذا ڈیڑھ دو گھنٹا تاخیر سے پہنچے گی۔ میں نے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں واپس بھیج دیا، تقریباً ۷:۰۰ بجے بس آن پہنچی، تمام مسافر سامان اٹھاتے ہوئے بس میں

Marfat.com

داخل ہونے لگے، میرا سامان رکھا جا چکا تھا کہ اچانک ڈرائیور نے میرے لباس سے اندازہ لگاتے ہوئے استفسار کیا، کیا تم اجنبی ہو؟ میں نے غیر متوقع سوال کا جواب ہاں میں دیا تو اس نے میرا سامان نیچے اتروا دیا، پوچھنے پر بتایا کہ ان دنوں بلقیس مآرب سے اجنبیوں کے لیے دھمکیاں موصول ہوئی ہیں (کیوں کہ وہاں شیعہ کی کثرت ہے اور وہ آئے دن حکومت کو گرانے کے لیے فسادات کرتے رہتے ہیں) اس لیے حکومت نے غیر ملکیوں کے بذریعہ بس سفر پر پابندی لگا دی ہے۔ بس کی روانگی کے بعد میں نے ٹیکسی پکڑی اور واپس دارالمصطفیٰ آ پہنچا۔ اگلے دن جمعہ تھا اور صبح ۱۰:۰۰ بجے کی فلائٹ سے میری سیٹ O.K تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا، پریشانی میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔ دارالمصطفیٰ کے آفس سے جہاز کی ٹکٹ بک کروانے گئے تو پتا چلا کہ اگلے ۵ دن تک جہاز کی ٹکٹس بک ہیں، تریم سے صنعاء بذریعہ ہوائی جہاز ۱۵۰۰۰ ریمنی ریال کرایہ تھا، (ان دنوں تقریباً ۵۰۰۰ روپے پاکستانی) جب کہ ٹیکسی کے ذریعے جانے کا آپشن بھی موجود تھا، لیکن اوّل تو تریم سے کوئی ڈرائیور دارالحکومت تک جانے کو تیار نہ تھا، دوسرے ٹیکسی کا کرایہ تقریباً ۲۷۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰ ریمنی ریال تک تھا، جو جہاز کے کرایہ سے بھی دگنا تھا۔ ایک رسک تھا کہ اگر بس سے روانہ ہو جائے، جو اگلے دن صبح ۵:۰۰ بجے کے قریب پہنچے، لیکن اس میں خطرناک پہلو یہ تھا کہ اگر بس کی ٹکٹ ہی نہ ملی یا راستے میں بس کو رکنا پڑا تو؟

میری پریشانی انتہا کو پہنچ گئی، کیوں کہ اگر جمعہ کی فلائٹ مس ہو جاتی تو ۵۰ ڈالر جرمانہ پڑتا اور کراچی سے بصیرپور، فرید ایکسپریس کا ٹکٹ بھی ضائع ہو جاتا۔ بروقت پہنچنے کی کوئی سبیل نہ تھی، خیر انیس بھائی، آفتاب بھائی اور دیگر احباب سے مشورہ کیا تو طے پایا

Marfat.com

کہ یہاں رہنے کی بجائے سیئون سے صنعاء جانے کی کوشش کی جائے یا سیئون ہوائی اڈے سے براہ راست ٹکٹ لیا جائے، ممکن ہے کہ وہاں سے کوئی سیٹ مل جائے۔ چناں چہ توکلا علی اللہ ہر قسم کے خدشات پس پشت ڈالتے ہوئے انیس بھائی کے گھر گئے، ناشتہ کیا اور سامان لے کر اڈے پر آگئے اور بذریعہ ٹیکسی سیئون پہنچ گئے۔ ٹکٹ بک کروانے آفس پہنچے تو انہوں نے معذرت سے جواب دیا کہ ہمیں پولیس کی طرف سے اجازت نامہ لا دیں تو ہم ٹکٹ دے دیتے ہیں، انہیں بھاری سامان اپنے پاس رکھنے کی درخواست کی تو انہوں نے مہربانی کرتے ہوئے ہمارا سامان اپنے پاس رکھ لیا۔ ہم جلدی سے ہوائی جہاز کا ٹکٹ بک کروانے کے لیے یمنیہ ایئر لائن کے آفس کی طرف روانہ ہوئے، آفس پاس ہی تھا، وہاں سے بھی مایوسی ہوئی، لیکن انہوں نے تجویز دی کہ تم سامان لے کر ایئر پورٹ پہنچ جاؤ، بعض اوقات کوئی مسافر رہ جائے تو اس کی جگہ پر دوسرے کو بھیج دیا جاتا ہے اور ٹکٹ وہیں دستیاب ہوتے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہاں سے بھی رات کو بذریعہ بس یا ٹیکسی ہی روانہ ہونا پڑے گا۔ میں نے اصرار کیا کہ جب ہمارے پاس کوئی ذریعہ ہی نہیں تو کیوں نہ پولیس اسٹیشن جایا جائے، ہم کوئی مجرم تھوڑا ہیں، کم از کم انہیں اپنا مسئلہ تو بتائیں، آفتاب بھائی ذرا ہچکچائے لیکن میں ان کو اصرار کے ساتھ پولیس اسٹیشن لے گیا، وہاں کے مقامی آفیسر سے ملاقات کی، انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا کہ ہمارے لیے جہاز یا ٹیکسی کے ذریعے جانا ناممکن ہے، جب کہ بس کی اجازت نہیں مل رہی، ہم کیسے صنعاء پہنچیں اور کیسے کل پاکستان کے لیے روانہ ہوں؟

آفیسر نے تحمل سے بات سنی اور اجازت نامہ بناتے ہوئے اپنا موبائل فون نمبر دیا کہ اگر کسی جگہ چیک پوسٹ پر مسئلہ ہو تو میری بات کروا دیں۔ یہ سن کر ہماری جان میں جان آئی،

Marfat.com

ہم خوشی خوشی واپس ہوئے، ۲:۰۰ بجے کا ٹکٹ بک کروایا، ہمارے پاس ابھی ۲ گھنٹے باقی تھے، ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا، نماز ظہر پڑھی اور تھوڑا گھوم پھر کر واپس ہوئے۔ بس مقررہ وقت پر آ گئی، سامان رکھا اور آفتاب بھائی سے گلے ملے اور الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوئے۔ راستے میں تین، چار بار سخت چیکنگ کے مراحل سے گزرنا پڑا، لیکن میں تو بس کے اندر ہی براجمان رہا۔ یاد رہے کہ یمنی، پاکستانیوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ رات آٹھ بجے بلقیس مآرب پہنچ گئے، وہاں ہوٹل پر کھانا کھایا، کھانے کے دوران بڑا محتاط رہا اور جلدی جلدی واپس بس میں آ پہنچا، ساتھ والی سیٹ پر دو بچے سفر کر رہے تھے، جو تریم سے میرے ساتھ ہم سفر تھے، ان سے خوب گپ شپ رہی، میرے پاس سامان زیادہ تھا، ایسے میں ہوٹل کی تلاش خاصی دشوار لگ رہی تھی، جب میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے مدد کی ہامی بھر لی۔ تقریباً رات سوا ایک بجے یمن کے دارالحکومت صنعاء پہنچ گئے، وہاں سے ٹیکسی لی اور تھوڑی کوشش کے بعد ایک ہوٹل کا مناسب کمرہ مل گیا۔ سامان کمرے میں رکھا اور انہیں الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے رخصت کیا۔ واپس کمرے میں آیا اور سامان سلیقے سے باندھا، نماز عشاء ادا کی اور الارم لگا کر سو گیا۔ احتیاطاً کاؤنٹر پر اطلاع بھی دے دی کہ مجھے جلدی اٹھا دیا جائے۔ بستر پر لیٹا تو مجھے تھوڑا خوف کا احساس بھی تھا، واپسی کی خوشی بھی اور دن بھر کی تھکاوٹ اور پریشانی بھی تھی، اس لیے باوجود کوشش کے نیند کوسوں دور تھی۔ جیسے تیسے رات گزاری، نماز فجر کے بعد کپڑے تبدیل کیے اور ائیر پورٹ روانہ ہوا۔

ایئرپورٹ پر کافی گہما گہمی تھی، میں بھی ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے کاؤنٹر پر گیا۔

Marfat.com

شناخت کے بعد اندر داخل ہوا، مجھے سامان کے وزن کی زیادہ فکر تھی، کیوں کہ ایمریٹس کا سخت قانون ہے کہ ۳۰ کلو سے زیادہ وزن نہ ہو۔ جب سامان کا وزن کیا گیا تو خلاف توقع وزن صرف دو تین کلو زیادہ نکلا، لیکن اس کا جرمانہ بھی تقریباً ۲۰ ڈالر تھا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد سامان پر ٹیگ لگائے گئے اور خودکار مشین کے ذریعے روانہ کر کے مجھے بورڈنگ کارڈ تھما دیا گیا۔ میں نے بھی طنزاً ان سے درخواست کی کہ ایک طالب علم سے جرمانہ تو وصول کر لیا ہے، اگر آپ چاہتے تو گنجائش نکل سکتی تھی، اب کم از کم ونڈ وسیٹ ہی جاری کر دو، تو وہ کافی شرمندہ ہوا اور اس نے ونڈ وسیٹ کا بورڈنگ کارڈ جاری کر دیا۔ اس کے بعد ویٹنگ روم میں آ کر مقررہ وقت کا انتظار کرنے لگا۔ بورڈنگ تک کے سارے معاملات خوش اسلوبی سے حل ہو گئے تو میں نے انیس بھائی سے فون پر بات کی اور بقیہ بیلنس ختم کرنے کے لیے پاکستان بھی بات چیت کی۔ ۱۰:۰۰ بجے کی فلائٹ سے ۱:۳۰ بجے دبئی پہنچ گئے، وہاں سے شام ۶:۳۰ بجے کی فلائٹ سے کراچی روانگی تھی۔

ائرپورٹ پر رات کی نسبت دن کو کافی سکون تھا اور واہیات مناظر میں بھی نسبتاً کمی تھی۔ نماز ظہر ادا کی اور کافی گھومے پھرے۔ ایک کارڈ لیا اور پاکستان بات کی۔ نماز عصر کے بعد آہستہ آہستہ اپنے مقررہ Entry گیٹ کی طرف بڑھا۔ بورڈنگ صنعاء میں ہی ہو چکی تھی، اس لیے صرف معمولی کارروائی کے بعد لاؤنج میں آ گیا۔ مقررہ وقت پر جہاز میں داخل ہوئے، اتفاق ایسا ہوا کہ صنعاء سے کراچی تک ساتھ والی سیٹ خالی رہی، جس کے باعث مزے سے پورا سفر بیت گیا۔ رات ۱۰:۰۰ بجے کراچی کے قائداعظم انٹرنیشنل ائرپورٹ پر ایمریٹس ائرلائن مقررہ وقت پر لینڈ کر گئی۔ ائرپورٹ کے ضروری معاملات سے فراغت میں کوئی زیادہ تاخیر نہ ہوئی، لیکن سامان کا

Marfat.com

کڑا مرحلہ ایک گھنٹا تاخیر کا باعث بنا، کیوں کہ فلائٹس بدلنے کی وجہ سے سامان آخر میں جا پہنچا ہوگا۔ اس مرحلہ کے دوران مختلف مقامات سے دوست احباب کے فون ریسیو کرتا رہا، بالآخر پونے بارہ بجے ائیر پورٹ سے باہر آیا۔ حضرت سیدی فقیہ اعظم کے خادم بابو رشید احمد نوری کے منجھلے بیٹے احمد مکی مجھے ریسیو کرنے آئے ہوئے تھے، ہم گلے ملے اور پھر سامان گاڑی میں رکھتے ہوئے ان کے گھر روانہ ہوئے۔ گھر پہنچ کر نماز عشاء ادا کی، کھانا کھایا اور لیٹ گیا۔ نماز فجر پڑھ کر تھوڑا آرام کرنے کے بعد غسل کیا، ہلکا ناشتہ کیا اور استاذ مفتی ابو القاسم صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے گھر روانہ ہوئے۔ یہاں تقریباً تین گھنٹے قیام کیا، سفر یمن اور وہاں بھیجے جانے والے طلباء کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی، وہیں دوپہر کا کھانا کھایا اور اجازت لے کر رخصت ہوئے۔ بابو جی کے گھر سے سامان اٹھایا اور ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔

نئے ٹائم کے مطابق شام ۸:۰۰ بجے بذریعہ فرید ایکسپریس بصیر پور روانگی تھی، لیکن گاڑی آدھا گھنٹا لیٹ ہوگئی، جس کے باعث یمن کے خواب چکنا چور ہوگئے اور مجھے اپنے پاکستانی ہونے کا یقین ہوگیا۔ ساری رات سفر جاری رہا، اگلے دن اذان مغرب کے وقت گاڑی بصیر پور شریف کے اسٹیشن پر آرکی، طلباء، اساتذہ اور مریدین کا جم غفیر اسٹیشن پر موجود تھا، میں نے ۱۰ اگست ۲۰۰۸ء بصیر پور شریف کی سرزمین پر قدم رکھا اور یوں میرا یہ علمی، روحانی اور مطالعاتی سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔

✿✿✿✿✿

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

(إجازة علمية)

أعلى سند جامع صحيح البخاري

للسيد سالم بن عبد الله ين عمر الشاطري

أنا الفقير إلى الله (محمد نعيم الله بن محمد محبت الله) اروي صحيح البخاري بالإجازة عن السيد سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري عن شيخه الحبيب عبد الله بن صالح بن هاشم الحبشي قراءة عليه كله أو أكثره (في قبة السيد أبي بكر العدني بن عبد الله العيدروس بعدن)عن الحبيب محمد بن هادي بن حسن السقاف عن سيدنا الحبيب عيدروس بن عمر الحبشي عن السيد عبد الرحمن بن سليمان الأهدل عن شيخه ابن السنة صالح الفلاني عن سيدنا أحمد بن محمد ابن العجيل اليمني المعمر ١٤٧ سنة ، عن شيخه المعمر مفتي مكة قطب الدين محمد بن أحمد الهروي عن شيخه أبو الفتوح الطاووسي عن شيخه المعمر باباباباريوسف الهروي قال أخبرنا شيخنا عبد الرحمن بن محمد بن يوسف الفارسي الفرغاني المعمر ١٣٠ سنة قال أخبرنا شيخنا أبو لقمان يحيى بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلاني المعمر١٤٣ سنة قال أخبرنا شيخنا الحافظ أبو عبد الله محمد بن يوسف بن مطر بن صالح الفربري قال أخبرنا شيخنا أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري .

كتبه الفقير إلى الله سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري

التوقيع : ([signature]) التاريخ : ١٩/ ٧/ ١٤٢٩ هـ
٢١/٧/٢٠٠٨م

موقع الختم : ( )

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

سند صحيح الإمام مسلم

لقد أجزت الطالب(محمد ابراهيم الله بن محمد محب الله)بما وقع لي بالأسانيد السابقة إلى الإمام مسلم عن رواية الغربري رحمه الله تعالى.

وأخبرني به شيخي العلامة الفاضل النبيل كامل عبد الله صلاح عن شيخه العلامة السيد عبد الله بن حامد الصافي رحمه الله تعالى عن العلامة عمر بن عثمان الدوعني عن العلامة عثمان بن حسن الدمياطي ـح ـ وأخبرني به شيخي المذكور قال أخبرني به السيد الجليل شيخ الساحة بمكة، السيد محمد بن علوي السقاف عن والده العلامة الجليل علوي بن أحمد السقاف عن شيخه العلامة السيد أحمد زيني دحلان عن العلامة عثمان بن حسن الدمياطي عن العلامة محمد بن محمد بن أحمد الأمير المالكي عن نور الدين أبي الحسن علي بن محمد بن علي النقاط عن ولي الله الشيخ إبراهيم الفيومي عن الشيخ أحمد الفوقابي المالكي عن الشيخ علي الأزهري عن نور الدين علي العراقي عن الحافظ جلال الدين السيوطي عن علم الدين الصالح بن عمر بن رسلان البلقيني عن الحافظ برهان الدين ابن إسحاق إبراهيم بن أحمد التنوخي عن سليمان بن حمزة عن أبي الحسن علي بن نصر عن الحافظ عبد الرحمن بن منده عن الحافظ أبي بكر بن محمد بن عبد الله مكي بن عبد الله النيسابوري عن مؤلفه الإمام الحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري رحمه الله تعالى ورضي عنه (اهـ).

وأرويه بهذا الإسناد عن شيخي المذكور عن مغيث بلد الله الحرام السيد حسين بن محمد الحبشي عن العارف بالله السيد أحمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن المحدث عبد الرحمن الكزبري عن العلامة أحمد العطار عن المحدث إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني الشهير بالجراحي الشافعي العجلوني عن العارف بالله تعالى عبد الغني النابلسي عن النجم محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان بن أبي شريف عن البدر القباني عن ابن الخباز عن الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف النووي عن أبي إسحاق بن أبي حفص عمر بن خضر الواسطي عن الإمام أبي القاسم منصور ابن عبد المنعم الفراوي الصاعدي عن محمد بن عيسى الجلودي عن أبي إسحاق إبراهيم بن محمد بن سفيان الفقيه عن مؤلفه الإمام مسلم رحمه الله تعالى ورضي عنه.

المجيز الفقير إلى الله تعالى السيد سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري

التوقيع : (سالم عبد الله الشاطري)　　　التاريخ : ١٩ / ٧ / ١٤٢٩ هـ

موقع الختم : (　　　　　)　　　٢٦ / ٧ / ٢٠٠٨ء

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

إجـــازة ووصيـــة

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومـن تبعـهم بإحسان إلى يوم الدين .

أما بعد .

فقد طلب مني الإجازة الطالب المبارك إن شاء الله /

...محمد نعيم الله بن محمد حبيب الله...............................

فتح الله عليه وملأ من الخير قلبه ويديه آمـــين ..

فأقول نزولاً على حسن ظنه ورغبته :

اجزت الطالب المذكور في كل ما يقربه إلى الله من الأعمال الصالحة ، وفي طلـــب العـــلم النافع ونشره وتعليمه الناس ، وفي الدعوة إلى الله على بصـيرة وهدى وبالتي هي أحسن ، كمـا اجزته في قراءة أوراد السلف الصالح ولاسـيما أوراد الســادة آل باعـــلوي والسـلوك في طريقتهم ،كما أجزته في قراءة اسم يـالـــطيف يوميـاً صباحا ومساءا (١٢٩) مرة فيكـــون ملطوفا به في جميع اموره ، وأجزته أيضا لحصول الفهم والحفظ و الفتوح في العلوم النافعة من غير تعب أن يقرأ الـفاتحة يوميـــاً وقت السحر (٤١) مرة ويقرأ اسم يامبدئ يا خالق يوميـــا (مائة) مرة ، ولأن يكون مجاب الدعوة يقرأ كل يوم يا سميع يا بصير (مائة) مـــرة . وأوصيـــه بتقوى الله في السر والعلن ، والمبادرة بالتوبـــة الصادقة عند وقوع أي هفوة ، كـــما أوصيه بترتيب الأوقات وتنظيمها في الأعمال الصالحة ونشر العلم والسير على طريقة الـسلف الصالح من آل باعلوي علما وعملا وسلـــوكا وعقيــدة وأن لاينساني من دعائه في كل وقت .

أجزت الطالب المذكور فيما ذُكر كما ذُكر ، له ولمن احب وأذنت له أن يجيز في ذلك مـــن يحب ، وأسأل الله له التوفيق والنجاح والسَّداد في كل أموره والنصر والتأييد على أعدائه إن شاء الله وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ، والحمد لله رب العالمـــــين.

حرر بتاريخ : ١٩/١١/١٤٢٩هـ

الموافـــق : ١٧/١١/٢٠٠٨م

التوقيع والخـــتم :

[illegible]

المـجـيـــز

الفقير إلى الله

سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري

عفا الله عنه آمين

مدينة تريم – حضرموت

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

إسنادنا لرواية كتب الإمام النووي رحمه الله بالإجازة ولاسيما شرح صحيح مسلم والمنهاج والأذكار والأربعين وسائر مصنفاته رحمه الله ورضي عنه.

هذا إسنادنا إلى الإمام النووي رحمه الله ورواية كتبه كلها بالإجازة إلى المؤلف المذكور. أقول أنا الواضع اسمي أدناه الفقير إلى الله سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري

أجزت الطالب(محمد نعيم الله بن محمد محبت الله)في رواية كتب الإمام النووي عني بهذا الإسناد أروي ذلك بالإجازة عن شيخي الشيخ العلامة الجليل كامل عبد الله صلاح رحمه الله وغفر له آمين عن السيد العلامة عبد الله بن حامد الصافي رحمه الله تعالى عن السيد علي بن محمد البطاح عن السيد داود بن عبد الرحمن حجر عن القاضي محمد بن علي العمراني عن القاضي صفي الدين أحمد بن محمد قاطن عن عماد الدين السيد يحيى بن عمر مقبول الأهدل عن عبد الله بن سالم البصري عن محمد بن علاء الدين البابلي عن نور الدين علي بن يحيى الزيادي عن الجمال السيد يوسف بن عبد الله الأرميوني عن الحافظ أبي الفضل جلال الدين عبد الرحمن السيوطي عن علم الدين صالح بن عمر بن رسلان البلقيني عن والده سراج الدين عمر بن رسلان البلقيني عن أبي الحجاج يوسف بن عبد الرحمن المزني عن الإمام القطب محيي الدين أبي زكريا يحيى بن شرف النووي رحمه الله تعالى ورضي عنه.

وأرويها أيضا عن شيخنا كامل المذكور عن السيد محمد بن علوي عن والده علوي بن أحمد بن عبد الرحمن السقاف عن شيخه السيد أحمد زيني دحلان عن عثمان بن حسن الدمياطي عن محمد بن محمد الأمير عن نور الدين أبي الحسن علي بن أحمد الصعيدي عن محمد بن أحمد عقيلة المالكي عن حسن بن علي العجيمي عن العارف بالله أحمد بن محمد القشاشي عن الشمس محمد بن أحمد الرملي عن شيخ الإسلام زكريا الأنصاري عن أبي إسحاق الشروطي عن محمد الرفاء عن ابن الربيع سليمان بن سالم المقري عن أبي الحسن علي بن إبراهيم بن داود العطار عن المؤلف محيي الدين يحيى بن شرف النووي رحمه الله تعالى ورضي عنه.

وأرويها أيضا عن شيخنا المذكور أيضا عن طريق السيد حسين بن محمد الحبشي عن السيد أحمد بن عبد الله البار عن الشيخ عبد الرحمن الكزبري عن أحمد العطار عن إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي ابن عبد الغني الشهير بالجراحي الشافعي العجلوني عن عمر البصري المكي عن العارف بالله تعالى عبد الغني النابلسي عن النجم محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان ابن أبي شريف عن البدر القباني عن ابن الخباز عن المؤلف القطب محيي الدين بن شرف النووي رحمه الله ورضي عنه آمين.

التوقيع : ( ) التاريخ : ١٩ / ٧ / ١٤٢٩ هـ

موقع الختم : ( ) ٢١/٧/٢٠٠٨ء

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

فائدة لتقوية الحفظ

هذه فائدة علمية قيمة أخِذتْ من سفينة الحبيب العلامة السيد الفاضل : سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري التي كتبها من المشائخ ودروسهم أيام طلبه للعلم بمكة المكرمة بالمسجد الحرام من عام ١٣٧٦هـ إلى عام ١٣٨١هـ التي تبلغ عدة مجلدات توجد في مكتبته.

وهو يقول ومما أفادني به سيدي وشيخي السيد علوي بن عباس المالكي رحمه الله آمين أنه كان في ابتدائه في طلب العلم يحفظ وينسى فشكى ذلك إلى شيخه الشيخ عمر حمدان فأفادهُ بهذا الدعاء وأمره أن يكرِّرَهُ وأن يدعوَ به قال فمن حين ماكررتُهُ ودعوت الله به صرت إذا حفظت شيئًا لا أنسه أبدًا وهو هذا الدعاء :

((اللهم أنت الذي انعمتَ فعلَّمتَ وأنت الذي فتحتَ فألْهَمْتَ فلك الحمد مولانا كما أكرمتَ ففهَّمْتَ وقلتَ وقولك الحق ووعدك الصدق﴿ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ﴾وقلتَ﴿وعلم الإنسان مالم يعلم﴾وقلتَ﴿وعلّمنهُ من لدنّا علما﴾وقلتَ﴿وعلم آدم الأسماءَ كلها﴾وقلتَ﴿ففهمناها سليمان﴾أسألك يا الله يا الله يا الله يا حي يا قيوم يا حي يا قيوم يا حي يا قيوم يا ذاالجلال والإكرام يا ذاالجلال والإكرام يا ذاالجلال والإكرام أن تعلمني كما علمتهم وأن تلهمني كما ألهمتهم وأن تفهّمني كما فهمتهم وأن تحفظ ما مننتَ به عليَّ كما حفظتَهُ عليهم فقلتَ﴿إنّا نحن نزّلنا الذكر وإنّا له لحافظون﴾وقلتَ﴿ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم)) (اهـ) .

وقد أجازني فيه والحمد لله

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

سند دلائل الخيرات لولي الله محمد بن سليمان الجزولي

رحمه الله تعالى ورضي عنه

لقد أجزت (محمد عظيم الله بن محمد محب الله) بما أرويه عن شيخي العلامة كامل عبد الله صبلاح رحمه الله تعالى عن شيخه السيد عبد الله بن حامد الصافي عن السيد محمد بن حسين الحبشي عن والده السيد حسين بن محمد الحبشي عن السيد عبد الرحمن بن سليمان الأهدل عن المعمر محمد بن سنة العمري الفلاني عن الشريف محمد بن عبد الله عن وجيه الدين السيد عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد الحسني المغربي المكناسي الشهير بالمحجوب عن أبيه السيد أحمد عن جده السهد محمد عن أبي جده السيد أحمد عن مؤلفها الشيخ محمد بن سليمان الجزولي رحمه الله تعالى ورضي عنه آمين .

المجيز الفقير إلى الله تعالى السيد سالم بن عبد الله بن عمر الشاطري

التوقيع : ([illegible]) التاريخ : ١٩/ ٧/ ١٤٢٩ هـ

٢١/٧/٢٠٠٨م

موقع الختم : ( )

Marfat.com

الموضوع:

التاريخ: / /

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وبعد فقد حصلت الاجازة من السيد صادق بن محمد العيدروس للاخوين محمد نعيم الله بن محمد محب الله وأفتاب عالم خان بن خورشيد عالم عندما وصلوا الى عدن للزيارة وزاروا الحبيب صادق العيدروس يوم السبت الاول من شعبان ١٤٢٩ هـ الموافق ٢ أغسطس ٢٠٠٨م أجازهما في دوام قراءة القرآن وفي علم الحديث وفي علم التفسير وفي جميع العلوم الشرعية وسمح لهما ان يجيزا من يستحق الاجازة وبالله التوفيق

توقيع السيد صادق

[illegible] بن محمد العيدروس

خطيب مسجد العيدروس

شهد بذلك كاتب الخط العبد الفقير الى الله طالب الدعاء عبد القادر بن عبد الله بن علي المحضار

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم وبعد:

فقد طلب مني الإجازة الشيخ العلامة/ محمد نعيم الله والشيخ العلامة/ [illegible] أفتاب عالم خان عند زيارتهما لنا في مدينة زبيد وبعد المذاكرة طلبا مني الإجازة وإن كنت لست أهلاً لذلك ولكن جبراً لخاطرهما ما أقول
أجزت المذكورين بما أجازني به شيخي أسد حمزه عبد القادر الأدرسي رواية ودراية وأوصيتهم ألا ينسوني في خلواتهم من صالح دعواتهم والمزيد من طلب العلم والعمل به لتنال الثمرة المنشودة في ذلك.
وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

قاسم صالح محمد كريم

وحرر بتاريخ
٢٧ رجب ١٤٢٩هـ
ت ٧٧٢٥١٧٦٢
٧٧٧٨٥١٧٧

Marfat.com

Marfat.com

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم

صاحبزادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری زید مجدہ

کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- ظہور نور مصطفیٰ ﷺ
- میلاد النبی --- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
- افضلیت مدینہ منورہ
- ارمغان محبت (نعتیہ کلام)
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبّ اہل بیت
- بلال باکمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- ورفعنا لک ذکرک کا کے سایہ میں --- (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- چند روز مصر میں (سفرنامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول) --- بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک
- حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
- استاذ ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
- صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- وقت کی قدر کیجئے

ترتیب وتدوین

فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو --- جلد سوم تا ششم تدوین وترتیب)

- خطبات نوریہ
- سترہ تقریریں
- میلاد النبی ﷺ
- میلاد مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑا)

Marfat.com